مسلسل اشاعت کا سال اڑتالیس

بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

577

ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ

ستمبر 2013

ماہنامہ الحق

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

اپیل قربانی کی کھالوں کا بہترین مصرف
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر تا قیامت ثواب دارین حاصل کریں

جامعہ میں زیر تعلیم تین ہزار طلباء کی دینی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے کیلئے چرمہائے قربانی یا انکی قیمت' صدقات وعطیات وغیرہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان مہمانانِ رسول ﷺ کے سالانہ لازمی اخراجات کا تخمینہ دو کروڑ روپے سے زیادہ ہے جو اہل خیر حضرات کے عطیات' صدقات اور زکوٰۃ و تعاون سے پورا ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی یہ خدمت اور نصرت آپ کیلئے صدقہ جاریہ بنے گی جو قیامت تک علم دین کی شکل میں جاری و ساری رہے گی۔

فون نمبر : 0333 9006637 - 0333 5196486 -- (0923) 630435-630341-630560

فیکس نمبر :(0923) 630922 **ای میل ایڈریس**:editor_alhaq@yahoo.com

اکاؤنٹ نمبر :یونائیٹڈ بینک اکوڑہ خٹک 100-0001-7 (کوڈ 0288) **منتظم اعلیٰ** : جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تعمیر

قال الله جل جلاله :انما یعمر مساجد الله من آمن بالله والیوم الاخر (سورۃ توبہ ۱۸)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر ایمان لائے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول الله ﷺ قال احب البلاد الی الله تعالیٰ مساجدھا وابغض البلاد الی الله اسواقھا
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں میں سب سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں (مسلم)

قارئین کرام! جامعہ دارالعلوم حقانیہ جو بحمد اللہ ایشیاء کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے' ہزاروں طلباء اور دیگر نمازیوں کیلئے پہلے سے موجود مسجد کا دامن ناکافی ہونے کی وجہ سے عرصہ سے حقانیہ کے شایان اور ہزاروں مسلمانوں کو اس اہم عبادت کی ادائیگی کے لئے وسیع و عریض اللہ کے گھر کی تعمیر شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ انجینئرز حضرات نے مجوزہ مقام کی جگہ وغیرہ کے سروے کے بعد ایک عظیم الشان نقشہ ماڈل کی صورت میں پیش کر دیا ہے جسکے مزید جزئیات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ حضورؐ کے ارشاد کہ جس نے مسجد بنانے میں حصہ لیا اس نے اپنے لئے جنت میں اپنے لئے گھر مختص کرایا۔ تعمیری افتتاح عنقریب انشاء اللہ ہوگا۔ آپ بھی آیت کریمہ کے مطابق جو لوگ مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں گے' ان کا خاتمہ ایمان سے ہوگا میں شامل ہونے اور جنت میں اپنے لئے گھر الاٹ کرنے والوں کی فہرست میں نام درج کرنے کیلئے ''مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ'' کے تعمیر میں ابھی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

انتظامیہ :**جامع مسجد حضرت مولانا عبدالحقؒ** جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ نوشہرہ برانچ کوڈ (0120) مسجد اکاؤنٹ نمبر: 3710187-4

محمد شاہد حنیف
مجلس التحقیق الاسلامی، ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

اشاریہ ماہنامہ الحق جلد ۴۸ [۲۰۱۲-۱۳ء]

○ قرآن وحدیث

توقیر عالم فلاحی	اعجاز قرآن اور مستشرقین	جون ۲۰۱۳/ ۲۹-۳۸
محمد سلیم قاسمی	اُصولِ تخریج حدیث ونقد اسانید [۲/اقساط]	اگست ۲۰۱۳/ ۳۹-۴۶، ستمبر ۲۰۱۳/ ۳۱-۳۷
نور محمد ثاقب	علما اُصولِ حدیث میں علماءِ احناف کی تصنیفی خدمات [۸/اقساط]	نومبر ۲۰۱۲/ ۳۸-۴۳، جنوری ۲۰۱۳/ ۳۷-۴۴، فروری ۲۰۱۳/ ۲۷-۳۲، مارچ ۲۰۱۳/ ۲۵-۳۱، اپریل ۲۰۱۳/ ۲۲-۲۸، مئی ۲۰۱۳/ ۳۱-۳۷، جون ۲۰۱۳/ ۴۳-۵۰، اگست ۲۰۱۳/ ۲۷-۳۴
ادارہ (مبصر)	اختلاف ائمہ اور حدیث نبویؐ از شیخ محمد عوامہ [مترجم: شبیر احمد صالوجی]	جنوری ۲۰۱۳/ ۶۲
ادارہ (مبصر)	آسان اُصولِ حدیث از مولانا محمد انور بدخشانی [مترجم: محمد عمران ولی]	مارچ ۲۰۱۳/ ۶۳
ادارہ (مبصر)	ماہنامہ 'تعمیر افکار' کراچی کا قرآن کریم نمبر [مدیر: عزیز الرحمن]	جنوری ۲۰۱۳/ ۶۴
م-ا-م (مبصر)	آسان ترجمہ وتشریح قرآن مجید از خالد سیف اللہ رحمانی	اپریل ۲۰۱۳/ ۶۱

○ ایمانیات

انوار الحق، مولانا	مقصد تخلیق عالم اور حضرت انسان کی ذمہ داریاں [خطبہ جمعہ]	اگست ۲۰۱۳/ ۲۰-۲۶
محمد الیاس بھٹکلی	اہانت آمیز فلم اور ہمارا غیر دعوتی ردعمل	نومبر ۲۰۱۲/ ۵۲-۵۹
ادارہ (مبصر)	العقیدۃ الطحاویۃ از امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاویؒ [مرتب: محمد سعد بن رحمت اللہ]	مارچ ۲۰۱۳/ ۶۳
ادارہ (مبصر)	عقیدہ شیخ القرآن فی الحیات بعد الممات از مولانا عبدالمعبود	مارچ ۲۰۱۳/ ۵۷
ادارہ (مبصر)	مرام الکلام فی عقائد الاسلام از علامہ عبدالعزیز فرہارویؒ	نومبر ۲۰۱۲/ ۷۱
اسرار مدنی (مبصر)	توہین رسالت کا مسئلہ اور عمار خان ناصر از مفتی عبدالواحد	اپریل ۲۰۱۳/ ۶۲

○ معاشرت وعبادات

عبدالرشید عراقی	اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال [از مولانا سمیع الحق]	اپریل ۲۰۱۳/ ۴۲-۴۳
کائنات فاطمہ	اسلام کا فلسفہ تعددِ ازدواج	اپریل ۲۰۱۳/ ۳۷-۴۱
لقمان الحق حقانی	روزے کی فضیلت	جون ۲۰۱۳/ ۶۹-۷۲
محمد یوسف بجیریؒ	اسلام کے عائلی نظام اور مغرب زدہ طبقوں کی ریشہ دوانیاں [۲/اقساط]	جنوری ۲۰۱۳/ ۲۵-۳۶، فروری ۲۰۱۳/ ۲۱-۲۶
انوار الحق، مولانا	مناسک حج اور عظمت اسلام	ستمبر ۲۰۱۳/ ۲۴-۳۰
سعید الحق جدون، مولانا	اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق	ستمبر ۲۰۱۳/ ۴۳-۴۵
لقمان الحق، مولانا	عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل ومسائل	ستمبر ۲۰۱۳/ ۴۶-۵۱
ادارہ (مبصر)	والد کا پیغام' اولاد کے نام از مولانا عبدالقیوم حقانی	مارچ ۲۰۱۳/ ۵۹
م-ا-م (مبصر)	اسلامی بینکاری وجمہوریت از زاہد صدیق مغل	اپریل ۲۰۱۳/ ۶۳-۶۴
م-ا-مدنی (مبصر)	حج وعمرہ (فضائل وآداب) از محمد عابد ندوی	فروری ۲۰۱۳/ ۶۲

○ سیرت النبیؐ اور صحابہ کرامؓ

ابو فاطمہ	شہید محراب رسولؐ، جناب عمر فاروقؓ کی سیرت [فضائل عمرؓ]	اکتوبر۲۰۱۲/۴۶-۵۶
حبیب اللہ حقانی	مرادِ پیغمبرﷺ......فاروقِ اعظمؓ	مئی۲۰۱۳/۳۸-۴۰
شائستہ پروین	خواتین کی آزادیٔ اظہار رائے عہد رسالت میں	جون۲۰۱۳/۶۵-۶۸
محمد شمیم اختر قاسمی	رسول اللہﷺ کے غزوات اور اُن کے محرکات [۲/اقساط]	نومبر۲۰۱۲/۲۹-۳۷، جنوری۲۰۱۳/۴۶-۵۶
م-ا-م (مبصر)	پاکستان میں اردو سیرت نگاری از عزیز الرحمٰن	جون۲۰۱۳/۷۹
ادارہ (مبصر)	اُسوہ حسنہ سیریز' پانچ کتابچے [ناشر: زوار اکیڈمی کراچی]	مارچ۲۰۱۳/۶۱
ادارہ (مبصر)	پیام سیرت عصر حاضر کے پس منظر میں از سیف اللہ خالد رحمانی	اگست۲۰۱۳/۶۳
ادارہ (مبصر)	سیرۃ المصطفیٰ از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	مارچ۲۰۱۳/۵۸
ادارہ (مبصر)	محبتِ نبویؐ کے تقاضے از محمد اکرم طوفانی	نومبر۲۰۱۲/۷۲
ادارہ (مبصر)	اشاریہ السیرہ عالمی از محمد سعید شیخ	جون۲۰۱۳/۷۹
م-ا-مدنی (مبصر)	ماہنامہ 'مسیحائی' کراچی کا مجاہد اعظمؒ نمبر [مدیر: احمد خیر الدین انصاری]	فروری۲۰۱۳/۶۲
ادارہ (مبصر)	حیاۃ الصحابہ [حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ]	ستمبر۲۰۱۳/۶۲

○ فقہ و فتاویٰ

انوار الحق، مولانا	فرقہ واریت کے نقصانات' اسباب و تدارک [خطبہ جمعہ]	نومبر۲۰۱۲/۲۳-۲۸
حبیب اللہ حقانی	اسلامی سال کا دوسرا مہینہ صفر المظفر اور جاہلانہ رسومات	نومبر۲۰۱۲/۶۷-۶۸
محمد ابراہیم فانی، حافظ	ماہِ ربیع الاول: ظہورِ قدسی کا مہینہ	جنوری۲۰۱۳/۷-۸
محمد نسیم، قاضی	ووٹ کی شرعی حیثیت	مارچ۲۰۱۳/۳۲-۳۶
ادارہ (مبصر)	اسلام اور منشیات از مفتی حفیظ الرحمٰن	جنوری۲۰۱۳/۶۳
ادارہ (مبصر)	اسلامی شریعت مقاصد و حکمت از ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ	مارچ۲۰۱۳/۶۲
ادارہ (مبصر)	اشرف الفوائد شرح اُردو شرح عقائد از مفتی محمد فدا	جنوری۲۰۱۳/۶۰
ادارہ (مبصر)	ثمرۃ النجاح شرح نور الایضاح از مولانا ثمر الدین قاسمی	جنوری۲۰۱۳/۶۱
ادارہ (مبصر)	درسِ ہدایہ از مولانا سعید الرحمٰن [مرتب: نوید احمد حقانی]	اکتوبر۲۰۱۲/۶۲
ادارہ (مبصر)	مجموعۃ الفتاویٰ جدید (کفایت المفتی و فتاویٰ محمودیہ) ۷ جلد	نومبر۲۰۱۲/۷۱
ادارہ (مبصر)	نور الایضاح از شیخ حسن بن علی شرنبلانی	جنوری۲۰۱۳/۶۱
م-ع-زیب (مبصر)	ماہنامہ 'حکمتِ بالغہ' جھنگ کا ''یاجوج ماجوج'' نمبر [مدیر: مختار فاروقی]	فروری۲۰۱۳/۶۳

○ دعوت و تبلیغ اور تزکیہ نفس

انوار الحق، مولانا	اخلاص کی برکتیں [خطبہ جمعہ]	فروری۲۰۱۳/۱۴-۲۰
انوار الحق، مولانا	اولیاء اللہ کے اوصاف [خطبہ جمعہ]	مارچ۲۰۱۳/۱۸-۲۴
انوار الحق، مولانا	ایفائے عہد اور اسلامی تعلیمات [خطبہ جمعہ]	جنوری۲۰۱۳/۲۰-۲۴
انوار الحق، مولانا	رقتِ قلبی، خشیتِ الٰہی اور یادِ آخرت [خطبہ جمعہ]	مئی۲۰۱۳/۲۵-۳۰
انوار الحق، مولانا	عذابِ الٰہی کی مختلف صورتیں: اجتماعی توبہ، استغفار اور دُعا کی ضرورت [خطبہ جمعہ]	جون۲۰۱۳/۲۳-۲۸
عبد الحقؒ، شیخ الحدیث	معالج ڈاکٹروں سے خطاب [مرتب: محمد عمر علی حقانی]	اکتوبر۲۰۱۲/۷-۱۰

محمد راشد ڈسکوی	تبلیغ اور تبلیغی جماعت کی اہمیت وضرورت [افادات مولانا محمد یوسف بنوریؒ]	نومبر۲۰۱۲/۴۴-۵۱
ادارہ (مبصر)	اصلاح المسلمین از عبداللہ شاہ	جنوری۲۰۱۳/۶۲
ادارہ (مبصر)	زاد المتقین از مفتی محمد احمد	جنوری۲۰۱۳/۶۴
ادارہ (مبصر)	نقش الفرید (تصوف) از گوہر رحمٰن نقشبندی	مارچ۲۰۱۳/۶۳
م-ا-م (مبصر)	اعتدال پسندی از مولانا محمد زکریاؒ	اپریل۲۰۱۳/۶۱
م-ا-مدنی (مبصر)	خطبات ومواعظ جمعہ از مشتاق احمد عباسی	فروری۲۰۱۳/۶۳
م-ا-مدنی (مبصر)	کیا آپ جانتے ہیں؟ (مسنون اذکار وادعیہ) از ایوب مامون	فروری۲۰۱۳/۶۲

○ تعلیم وتعلم اور دینی مدارس

ابوالکلام آزادؒ مولانا	علم مقصد ہے وسیلہ نہیں! [خطاب]	جون۲۰۱۳/۳۹-۴۲
ذاکر حسن نعمانی	تعلیم وتربیت کی اہمیت	فروری۲۰۱۳/۴۴-۴۸
عبدالحقؒ، شیخ الحدیث	دینی مدارس روایت اور تجدید	اپریل۲۰۱۲/۴-۸
محمد تبریز عالم قاسمی	دینی مدارس میں تعلیم وتربیت	مئی۲۰۱۳/۵۲-۵۵
ادارہ (مبصر)	الافاضات ترجمہ وشرح مقامات حریری از محمد میاں صدیقی	اکتوبر۲۰۱۲/۶۳
ادارہ (مبصر)	النحو الیسیر تعریب نحو میر [مرتب: محمد فاروق حسن زئی]	اکتوبر۲۰۱۲/۶۴

○ تصویر وطن

راشد الحق سمیع، حافظ	اے این پی کی منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس اور مولانا سمیع الحق کا دوٹوک مؤقف [اداریہ]	فروری۲۰۱۳/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	پیپلز پارٹی اور نام نہاد جمہوریت کے پانچ سال [اداریہ]	مارچ۲۰۱۳/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	جنرل پرویز مشرف کی گرفتاری [اداریہ]	اپریل۲۰۱۳/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	شہر کراچی میں دینی مدارس پر یلغار [اداریہ]	اکتوبر۲۰۱۲/۳-۴
راشد الحق سمیع، حافظ	متحدہ دینی محاذ کا قیام [اداریہ]	نومبر۲۰۱۲/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	مسلم لیگ (ن) کی مرکزی اور تحریک انصاف کی صوبائی حکومتوں کی تشکیل اور تحریک طالبان [اداریہ]	مئی۲۰۱۳/۲-۳
عبدالرؤف فاروقی	تقریباً نو لاکھ ووٹ لے کر بھی متحدہ دینی محاذ کو خفیہ ہاتھ زیرو بنا رہے ہیں	مئی۲۰۱۳/۴-۵

○ اُمتِ مسلمہ وعالمِ مغرب

اسلم بیگ، مرزا	مصر میں فوجی مداخلت کے پسِ پردہ سازشیں	اگست۲۰۱۳/۳۵-۳۸
انوار الحق، مولانا	عالم میں قیامِ امن کے چھ بنیادی اُصول [خطبہ جمعہ]	اکتوبر۲۰۱۲/۱۹-۲۷
دوست محمد خان	مصر میں اسلامی جمہوری حکومت کا ظالمانہ قتل	اگست۲۰۱۳/۴۷-۵۱
راشد الحق سمیع، حافظ	اسلام اور پاکستان دشمن 'بال ٹھاکرے' اپنے ابدی انجامِ بد کی طرف [اداریہ]	اکتوبر۲۰۱۲/۶
راشد الحق سمیع، حافظ	شام میں نہتے مسلمانوں پر سفاک بشار الاسد کے انسانیت سوز مظالم [اداریہ]	اگست۲۰۱۳/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مصر میں انسانیت موت کی دہلیز پر اور مسلم اُمہ کی مجرمانہ خاموشی [اداریہ]	اگست۲۰۱۳/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	مصر میں جمہوری حکومت کا قتل اور فوجی فراعنہ وامریکی سامری کی واپسی [اداریہ]	جون۲۰۱۳/۲-۴
راشد الحق سمیع، حافظ	معصوم فلسطینیوں پر یہودی درندوں کی یلغار [اداریہ]	اکتوبر۲۰۱۲/۲
راشد الحق سمیع، حافظ	ہیوگوشاویز امریکی استعمار کا مخالف اور محب وطن رہنما [اداریہ]	مارچ۲۰۱۳/۵

عنایت اللہ کوہاٹی	افغانستان میں اتحادی افواج کی شکست اور ہلاکتیں	مارچ۲۰۱۳/۳۷-۳۸
عنایت اللہ ندوی	شام کی تازہ صورت حال	اگست۲۰۱۳/۵۲-۵۹
محمد الیاس بھٹکلی	اِسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موج...... [دنیا مسلمانوں سے قائم ہے اور مسلمان دینی مدارس سے]	جون۲۰۱۳/۵۱-۵۸
یرید احمد نعمانی	عالم اسلام لہولہو!	مئی۲۰۱۳/۵۶-۵۸
یرید احمد نعمانی	۲۰۲۵ء تک اسرائیل کا ممکنہ سکوت؟ امریکی حکام کی پیش گوئی	اکتوبر۲۰۱۲/۵۷-۵۹
راشد الحق سمیع، حافظ	تحریک طالبان اور حکومت کے درمیان ممکنہ مذاکرات [اداریہ]	ستمبر۲۰۱۳/۸
امان اللہ شاویزئی،	امریکہ کی واپسی کے بعد افغانستان کا منظر نامہ	ستمبر۲۰۱۳/۵۲_۵۴

○ شخصیات [سوانح وخدمات اور تذکرے]

ابوفاطمہ	فرزند ناظم اعلیٰ مولانا اظہار الحق صاحب کی حادثاتی شہادت	جنوری۲۰۱۳/۶
ادارہ	حاجی حبیب الرحمٰن پراچہؒ کی وفات	جون۲۰۱۳/۷۷
انوار الحق، مولانا	اظہار تشکر [اہلیہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت کنندگان کا شکریہ]	نومبر۲۰۱۲/۴-۵
تہمینہ انجم	والد محترم (ڈاکٹر اصغر حسنؒ) کی وفات [مکتوب]	مارچ۲۰۱۳/۵۵
راشد الحق سمیع، حافظ	شیخ الحدیث مولانا انوار الحق کی اہلیہ کی وفات [اداریہ]	نومبر۲۰۱۲/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	امام حرم عبداللہ بن سبیلؒ کی وفات [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۲
راشد الحق سمیع، حافظ	پروفیسر غفور احمدؒ کی وفات [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۵
راشد الحق سمیع، حافظ	جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا نعمت اللہؒ کی وفات [اداریہ]	اکتوبر۲۰۱۲/۵
راشد الحق سمیع، حافظ	قاضی حسین احمدؒ کی وفات [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۳
راشد الحق سمیع، حافظ	قومی ہیرو غازی ایم ایم عالمؒ کی وفات [اداریہ]	مارچ۲۰۱۳/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ کی وفات [اداریہ]	مارچ۲۰۱۳/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا عبدالحلیم کوہستانیؒ کی وفات [اداریہ]	اگست۲۰۱۳/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا عبدالستار تونسویؒ کی وفات [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا محمد امیر بجلی گھر کی وفات [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۵
شفیق الدین فاروقی	دارالعلوم کے عقیدت مند نیاز خانؒ کی وفات	جنوری۲۰۱۳/۵۹
شفیق الدین فاروقی	دارالعلوم کے مخلص اور خادم حافظ عبدالستارؒ کی وفات	فروری۲۰۱۳/۵۹
شفیق الدین فاروقی	دارالعلوم کے مخلص ساتھی جناب عبدالحقؒ کی رحلت	مئی۲۰۱۳/۶۲
شفیق الدین فاروقی	ماہنامہ الحق کے سابق کاتب ڈاکٹر اصغر حسنؒ کی وفات	مارچ۲۰۱۳/۵۶
شفیق الدین فاروقی	مولانا عبدالقیوم حقانی کے سسر الحاج شیر علی خانؒ کی وفات	مئی۲۰۱۳/۶۲
عرفان الحق حقانی	عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات [قسط۱۴تا۲۳] اکتوبر۲۰۱۲/۱۱-۱۸، نومبر۲۰۱۲/۸-۲۲، جنوری۲۰۱۳/۹-۱۹، فروری۲۰۱۳/۴-۱۳، مارچ۲۰۱۳/۶-۱۷، اپریل۲۰۱۳/۹-۱۴، مئی۲۰۱۳/۸-۲۴، جون۲۰۱۳/۶-۲۲، اگست۲۰۱۳/۵-۱۹، ستمبر۲۰۱۳/۱۰_۲۳	
عرفان الحق حقانی	مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ کی رحلت	مئی۲۰۱۳/۶
عرفان الحق حقانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن حقانیؒ کی جدائی	مئی۲۰۱۳/۷
محمد ابراہیم فانی، حافظ	مولانا غلام حیدرؒ فاضل دیوبند کی جدائی	نومبر۲۰۱۲/۶-۷
یاسر احمد زیرک	امام بخاریؒ کے تعلیمی نظریات سے قدیم وجدید ماہرین تعلیم کا اتفاق [۲ اقساط] اپریل۲۰۱۳/۲۹-۳۶، مئی۲۰۱۳/۴۱-۴۵	

حبیب اللہ حقانی	شیخ الحدیث مولانا محمد نعیم اخونزادہ حقانی [فضلائے حقانیہ کی خدمات]	جون۲۰۱۳/۷۵-۷۶
حبیب اللہ حقانی	مولانا غلام حبیب ہزاروی حقانی [فضلائے حقانیہ کی خدمات]	جون۲۰۱۳/۷۳-۷۴
حنیف رسول کاکاخیل	الہلال: بیسویں صدی میں پہلی اذانِ حریت [مولانا ابوالکلام آزاد کا انقلابی اخبار]	اکتوبر۲۰۱۲/۲۸-۳۳
راشد الحق سمیع، حافظ	مشاہیر اُمت کی پے در پے رُخصتی [اداریہ]	جنوری۲۰۱۳/۲
رشید احمد حقانی	مولانا نور محمدؒ...... خلوص و وفا کا پیکر	مارچ۲۰۱۳/۴۶-۴۷
محمد ابراہیم فانی، حافظ	بوستانِ دہر سے گویا گلِ زیبا گیا [مرثیہ بیادِ عمیر الحق سمیؒ]	فروری۲۰۱۳/۵۳
محمد ابراہیم فانی، حافظ	خطابت کا مہر مبیں تھا گیا وہ [بیاد مولانا محمد امیرؒ صاحب بجلی گھر/نظم]	جنوری۲۰۱۳/۴۵
محمد امین دوست	مولانا حاجی غلام حیدرؒ	نومبر۲۰۱۲/۶۲-۶۶
حبیب اللہ حقانی	مولانا میاں ایاز حقانی۔ مولانا میاں سعد الباقی حقانی [فضلائے حقانیہ کی خدمات]	ستمبر۲۰۱۳/۵۵-۵۸

عبدالحکیم اکبری	مولانا سعید احمد رائے پوریؒ، افکار کی روشنی میں [مضمون از ڈاکٹر محمود الحسن عارف پر ایک نظر]	فروری۲۰۱۳/۳۳-۴۳
عبدالحکیم اکبری	مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کا اصل جانشین کون؟	مارچ۲۰۱۳/۴۸-۵۰
محمد اسرار ابن مدنی	مولانا سعید احمد رائے پوریؒ کا مکتوب بنام مولانا سمیع الحق	فروری۲۰۱۳/۴۹-۵۲
محمود الحسن عارف	حقائق سے چشم پوشی کیوں؟ [مولانا سعید احمد رائے پوریؒ کے حوالے سے چند گزارشات/۳ اقساط]	اپریل۲۰۱۳/۴۵-۵۳، مئی۲۰۱۳/۴۶-۵۱، جون۲۰۱۳/۵۹-۶۴
محمود الحسن عارف	مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ: ایک انقلابی اور نابغہ روزگار شخصیت	اکتوبر۲۰۱۲/۳۴-۴۵
نوید ارشد، حافظ	مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ؛ چند حقائق، چند وضاحتیں	مارچ۲۰۱۳/۵۱-۵۳
محمد اعظم، کرنل	دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی	ستمبر۲۰۱۳/۳۸-۴۲

ادارہ (مبصر)	امام اعظم ابوحنیفہؒ کا محدثانہ مقام از ظہور احمد الحسینی	اگست۲۰۱۳/۶۳
ادارہ (مبصر)	سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ از حبیب اللہ حقانی	مئی۲۰۱۳/۶۴
ادارہ (مبصر)	سہ ماہی 'الھدیٰ' چمن، بلوچستان کا شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی نمبر [مدیر: ......]	اکتوبر۲۰۱۲/۶۱
م۔ا۔فانی (مبصر)	الامام الکبیر تذکرہ وسوانح مولانا محمد قاسم نانوتویؒ از مولانا عبدالقیوم حقانی	فروری۲۰۱۳/۶۰
ادارہ (مبصر)	امیر عبدالقادر الجزائری [جان ڈبلیو کائزر]	ستمبر۲۰۱۳/۶۳

○ **مکتوبات:** محمد حسین بھٹی، تحریک خلافتِ راشدہ کا تعارف [مکتوب]......فروری۲۰۱۳/۵۴ ○ احمد خان نظام، کی تبدیلی [مکتوب]......فروری۲۰۱۳/۵۵ ○ بشیر حسین حامد، مشاہیر......[مکتوب]......فروری۲۰۱۳/۵۶ ○ خورشید زمان، تحریک تحفظِ پاکستان [مکتوب]......فروری۲۰۱۳/۵۷ ○ مجاہد الحسینی، مولانا، مجلّہ الحق اکوڑہ خٹک کا ۴۵ سالہ اشاریہ [ایک عظیم علمی کارنامہ]...... مارچ ۲۰۱۳/۴۴-۴۵ ○ ابوسلمان شاہجہانپوری، ۴۵ سالہ ماہنامہ الحق کا اشاریہ [مکتوب]......مئی۲۰۱۳/۵۹ ○ ایس ایم ظفر، ماہنامہ الحق اور ''اجتہاد'' کا تسلسل [مکتوب بسلسلہ اشاریہ کی اشاعت]......مئی۲۰۱۳/۵۹ ○ سعدیہ راشد، ماہنامہ الحق کے اشاریہ پر مبارکباد [مکتوب]......مئی۲۰۱۳/۵۹ ○ عارف اللہ، اپنی تہذیب پر غیروں کی ایک اور یلغار [مکتوب]......مئی۲۰۱۳/۶۰

دیگر مکتوبات: ○ محمد کفیل بخاری، جنوری۲۰۱۳/۵۷ ○ محمد اشرف علی، جنوری۲۰۱۳/۵۷ ○ محمد یٰسین، آزاد کشمیر، جنوری۲۰۱۳/ ۵۸ ○ محمد عبدالمعبود، مولانا، جنوری۲۰۱۳/ ۵۸+اپریل۲۰۱۳/۵۴ ○ محمد امان اللہ، جنوری۲۰۱۳/ ۵۸ ○ اسداللہ ساقی، جنوری ۲۰۱۳/۵۸ ○ محمد وہاب منگلوری، فروری۲۰۱۳/ ۵۷ ○ رحمت علی، چودھری، مارچ۲۰۱۳/۵۴ ○ عتیق الرحمٰن عباسی، اپریل۲۰۱۳/۵۴ ○ مشتاق احمد عباسی، اپریل۲۰۱۳/۵۵ ○ محمد مہر میانوالوی، اپریل۲۰۱۳/۵۵ ○ خاور چودھری، اپریل۲۰۱۳/۵۶ ○ رولیس خان، قاضی، اپریل۲۰۱۳/۵۶ ○ سعید الحق جدون، اپریل۲۰۱۳/ ۵۷ ○ محمد ابوبکر، اگست۲۰۱۳/۶۰ ○ عبدالرؤف فاروقی، اگست۲۰۱۳/۶۱ ○ محمد صادق الامین، اگست۲۰۱۳/۶۱ ○ کرنل (ر) محمد جاوید یونس، ستمبر۲۰۱۳/۵۸

○ متفرقات

ابوالکلام آزادؒ،مولانا	ابوالکلامیات [مرتب: شیر بہادر خان پنی]	نومبر۲۰۱۲/۶۰-۶۱
انوارالحق،مولانا	کراماتِ اولیاء: قرآن وسنت کی روشنی میں [خطبہ جمعہ]	اپریل۲۰۱۳/۱۵-۲۱
حبیب اللہ حقانی	دیوبند سے واپسی [آزادیٔ پاکستان کے گمنام مجاہد کا سفرنامہ]	مارچ۲۰۱۳/۳۹-۴۳
راشدالحق سمیع،حافظ	مکتبہ حقانیہ، ڈیجیٹل کمپیوٹرائز سرچ ایبل لائبریری کے تاریخی کام کا آغاز [اداریہ]	جون۲۰۱۳/۵
محمد ابراہیم فانی،حافظ	اشکِ غم [نظم بروفات اہلیہ مولانا انوارالحق صاحب]	نومبر۲۰۱۲/۶۹

ادارہ (مبصر)	تحفۃ الاسلام از محمد اکرام الدین	جون۲۰۱۳/۸۰
ادارہ (مبصر)	تسہیل المعانی از انیس احمد مظاہری	جون۲۰۱۳/۸۰
ادارہ (مبصر)	تقریظات حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ [مرتب: محمد عدنان مرزا]	اگست۲۰۱۳/۶۴
ادارہ (مبصر)	دیوانِ امام شافعیؒ از عبداللہ کاپودروی	جنوری۲۰۱۳/۶۲
ادارہ (مبصر)	ماہنامہ 'القاسم' نوشہرہ کا ''قلم وقرطاس'' نمبر [مدیر: مولانا عبدالقیوم حقانی]	مارچ۲۰۱۳/۶۱
ادارہ (مبصر)	ماہنامہ 'القاسم' نوشہرہ کا ''قلم وکتاب'' نمبر [مدیر: مولانا عبدالقیوم حقانی]	مارچ۲۰۱۳/۶۰
ادارہ (مبصر)	مآثر ومکاتیب مولانا عبدالمعبود صاحب [مرتب: محمد طیب حقانی]	اکتوبر۲۰۱۲/۶۳
م-ا-مدنی (مبصر)	حرمین شریفین فضائل وآداب از محمد عابد ندوی	فروری۲۰۱۳/۶۱
م-ا-مدنی (مبصر)	دَ اسلامی تاریخ لہ پانڑوخہ (اسلامی تاریخ کا انسائیکلوپیڈیا/پشتو) از کفایت اللہ وردگ	فروری۲۰۱۳/۶۲
ادارہ (مبصر)	تحفۃ الطالبین فی اجراء القوانین [مولانا محمد بلال عابد پشاوری]	ستمبر۲۰۱۳/۶۳

دارالعلوم کے شب وروز [و دیگر سرگرمیاں]

شفیق الدین فاروقی محترم مہتمم و دیگر اساتذہ کرام کا سفرحج: اکتوبر۲۰۱۲/۶۰ ○وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا کراچی میں اجلاس: اکتوبر۲۰۱۲/۶۰ ○صحافیوں اور مہمانوں کی دارالعلوم آمد: اکتوبر۲۰۱۲/۶۰ ○جامعہ میں تعطیلاتِ عیدالاضحیٰ کے بعد دوبارہ اسباق شروع: اکتوبر۲۰۱۲/۶۰ ○مولانا سمیع الحق صاحب کے اسفار: نومبر۲۰۱۲/۷۰ ○دارالعلوم میں مہمانوں کی آمد: نومبر۲۰۱۲/۷۰ ○مولانا سمیع الحق صاحب کے اسفار: جنوری۲۰۱۳/۵۹ ○دارالعلوم میں صحافیوں کی آمد: جنوری۲۰۱۳/۵۹ ○مولانا اخلد مدنی اور مراکش کی تبلیغی جماعت کی دارالعلوم آمد: فروری۲۰۱۳/۵۸ ○دارالعلوم کے وسطانی امتحانات اور تعطیلات: فروری۲۰۱۳/۵۸ ○غلام احمد بلور اور میاں افتخار حسین کی آمد: فروری۲۰۱۳/۵۸ ○دارالعلوم میں نئے ہاسٹل ''امام بخاریؒ'' کا افتتاح: فروری۲۰۱۳/۵۸ ○مولانا انوارالحق کی وفاق المدارس کی میٹنگ میں شرکت: فروری۲۰۱۳/۵۹ ○مولانا سمیع الحق کا دورہ مصر: مارچ۲۰۱۳/۵۶ ○زیرتعمیر جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی غیررسمی افتتاحی تقریب: اپریل۲۰۱۳/۵۹ ○دارالعلوم میں معزز علمائے کرام کی آمد: اپریل۲۰۱۳/۶۰ ○جلسہ دستار بندی وتقریب ختم بخاری شریف: مئی۲۰۱۳/۶۱ ○دارالعلوم کے سالانہ امتحانات: مئی۲۰۱۳/۶۱ ○الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے مولانا سمیع الحق مدظلہ سے مختلف انٹرویوز: مئی۲۰۱۳/۶۱ ○مولانا انوارالحق کے زیرصدارت مجلس تعلیمی کا ایک اہم اجلاس: مئی۲۰۱۳/۶۲ ○تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کے میٹرک کے امتحانات کے مثالی نتائج: مئی۲۰۱۳/۶۲ ○ادارہ/امریکی سفیر کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات: جون۲۰۱۳/۷۷ ○ادارہ/دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال ۳۵-۱۴۳۴ھ (۱۴-۲۰۱۳ء) کا آغاز: مئی۲۰۱۳/۶۳+ جون۲۰۱۳/۷۸+ اگست۲۰۱۳/۶۲ ○ادارہ/مولانا سمیع الحق کا سفر حرمین شریفین: اگست۲۰۱۳/۶۲ ○ادارہ/جناب شفیق الدین فاروقی کیلئے دُعائے صحت کی اپیل: اگست۲۰۱۳/۶۲ ○ادارہ/دارالعلوم کیلئے نئے اساتذہ کی تقرری: اگست۲۰۱۳/۶۲ ○ادارہ/جامعہ الازھر کے نمائندہ وفد کی آمد: ستمبر۲۰۱۳ء/۵۹ ○ادارہ/سینئر منسٹر جناب سراج الحق اور صحافیوں کی دارالعلوم آمد: ستمبر/۶۱ ○ادارہ/افغان ریڈیو ''طلوع'' ٹیم کی آمد۔ ستمبر۲۰۱۳/۵۹ ○ادارہ/دارالعلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس: ستمبر۲۰۱۳/۵۹ ○ادارہ/دارالعلوم کے قدیم خادم معین الدین کی وفات۔ ستمبر۲۰۱۳/۶۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّم تَسلِیمًا

اے بی سی آڈٹ بیوروسرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

جلد نمبر 48
شمارہ نمبر 12
ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ
ستمبر ۲۰۱۳ء

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی
ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

- نقش آغاز: تحریک طالبان اور حکومت کے درمیان ممکنہ مذاکرات ...... راشد الحق سمیع حقانی ۸
- عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات ...... مولانا حافظ عرفان الحق حقانی ۱۰
- مناسک حج اور عظمت اسلام .... حضرت مولانا حافظ انوار الحق ۲۳
- اصول تخریج حدیث ونقد اسانید .... ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی ۳۰
- دارالعلوم حقانیہ اوراس کے بانی .... کرنل (ر) محمد اعظم ۳۷
- اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق .... مولانا سعید الحق حقانی ۴۲
- عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل و مسائل .... مولانا لقمان الحق حقانی ۴۵
- امریکا کی واپسی کے بعد افغانستان کا منظر نامہ .... پروفیسر امان اللہ شادیزئی ۵۱
- فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات .... مولانا حبیب اللہ حقانی ۵۴
- افکار و تاثرات .... ادارہ ۵۸
- دارالعلوم کے شب وروز (نمائندہ خصوصی شیخ الازہر ودیگر کی آمد وخطاب) .... ادارہ ۵۹
- تعارف وتبصرہ کتب .... ادارہ ۶۲

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔ فون نمبر (0923) 630435
فیکس نمبر Fax(0923)630922
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
فیس بک ایڈریس Facebook\Alhaq Akora Khattak
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/25 روپے سالانہ -/250 بیرون ملک 25$ امریکی ڈالر
کمپوزنگ: بابر حنیف
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

تحریک طالبان اور حکومت کے درمیان ممکنہ مذاکرات

نائن الیون کی سازش کے بعد عالم اسلام اور خصوصاً پاک افغان خطہ جس ابتلاء آزمائش' جنگ و جدل اور خطرناک دور سے گزر رہا ہے اس کی مثال ماضی قریب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ ایک غدار آمر جنرل مشرف نے اپنے ذاتی اقتدار کی طوالت اور مفادات کے حصول کے لئے پرائی جنگ اپنے پیراہن میں ڈال لی۔اور جس کے نتیجے میں ایک دہائی سے پاکستان' افغانستان میں ایسی آگ جل رہی ہے جس میں ہر چیز بھسم ہوکر راکھ ہوچکی ہے۔اب جبکہ امریکہ و نیٹو افغانستان میں شرمناک شکست سے دوچار ہونے کے بعد راہ فرار اختیار کررہے ہیں اور وہ تحریک طالبان افغانستان کے ساتھ مذاکرات کرنے کا مسلسل راگ الاپ رہے ہیں اور قطر میں طالبان دفتر بھی انہی کوششوں کا تسلسل ہے لیکن حکومت پاکستان خدا جانے کیوں مذاکرات سے آٹھ دس برس سے کترا رہی ہے؟ گو کہ تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ ماضی میں ایک آدھ دفعہ نیم دلانہ مذاکرات و معاہدے ہو بھی چکے ہیں لیکن ''انجانی طاقتوں اور بیرونی قوتوں'' کے شدید دباؤ کے باعث چند ہی دنوں میں معاہدوں کے پرخچے اڑا دیئے گئے۔ اب حکومت نے الیکشن میں اسی مقصد کے لئے عوام سے ووٹ لئے اور پھر ہر فورم پر وعدے کئے گئے کہ اس خطے کو امن کا گہوارہ بنائے جائے گا' بامقصد اور نتیجہ خیز مذاکرات کئے جائیں گے۔ اسی مقصد کے لئے آل پارٹیز بھی منعقد کی گئی لیکن ایک ماہ ہونے کو ہے اور باقاعدہ مذاکرات کے لئے کوئی حکومتی سنجیدہ کوشش اور روڈ میپ نظر نہیں آرہا۔ اور اس سے پہلے کہ مذاکرات شروع ہوں پاکستان میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال پر قابو پایا جاسکے حسب سابق نادیدہ اور غیر مرئی پراسرار قوتوں نے وادی خیبر میں آگ وخون کی ہولی شروع کردی ہے تاکہ طالبان اور حکومت کے درمیان مذاکرات کو سبوتاژ کیا جائے کیونکہ اگر پاکستان میں طالبان اور حکومت کے درمیان سیز فائر اور امن معاہدہ ہوجاتا ہے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان امریکہ اور افغان حکومت کو ہوگا۔قابل توجہ امر یہ ہے کہ پشاور کے حالیہ بم دھماکوں سے تحریک طالبان اظہار لاتعلقی کررہی ہے اور ٹھیک اِسی دن شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے بھی ہورہے ہیں اگر تحریک طالبان اتنے زیادہ ڈرون حملوں کے باوجود مذاکرات کیلئے کمربستہ ہیں تو پھر حکومت بھی حالیہ دھماکوں سے صرف نظر کرکے مذاکرات پر خصوصی توجہ دے۔ لہٰذا دونوں اطراف سے صرف اور صرف مذاکرات کے ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہیے۔حکومت اور طالبان کے درمیان حالیہ کشمکش کو معروف دفاعی تجزیہ نگار جنرل اسلم بیگ نے اپنے

حالیہ تجزیے میں بڑے حقیقت پسندانہ انداز میں ذکر کیا ہے اور دونوں گروہوں کو اصل دشمن کی نشاندہی بڑے خوش اسلوبی سے انہوں نے کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''ہماری حکومت کو سوچنا چاہیے کہ ان حملوں کے پیچھے اصل کردار کون ہیں؟ افسوس یہ ہے کہ جب سے دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع ہوئی ہے لگتا ہے تفتیش اور سراغ رسانی کے مراحل طے کئے بغیر ہی اس بات کا تعین کرلیا جاتا ہے کہ فلاں گروہ اس واقعے کا ذمہ دار ہے۔ اگر کسی نے ذمہ داری قبول کر لی تو پولیس کو اطمینان ہوجاتا ہے کہ چلو جان چھوٹی۔ اس لئے وزیراعظم کا یہ کہنا کہ اب اے پی سی کے مقاصد پر عمل درآمد مشکل ہوگیا ہے' درست نہیں ہے۔ اے پی سی کے مقاصد پر عمل ضرور ہونا چاہیے۔ طالبان کے ساتھ مذاکرات بہت ضروری ہیں۔ اس راستے میں رکاوٹیں آئیں گی اور ان کو دور کرنا ہی اصل کام ہے۔ جنوبی وزیرستان میں امریکہ کا تازہ ڈرون حملہ بھی مذاکرات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ امریکہ کے ڈرون حملے رکوانے ہوں گے کیونکہ پاکستان کی حکومت نے جب بھی طالبان کے ساتھ مذاکرات کی کوشش کی امریکہ نے ڈرون حملہ کر کے مفاہمت کی فضا کو سبوتاژ کیا ہے۔ امریکہ کے ڈرون حملوں کا اولین مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی جاری رہے۔ پاکستان کی ایک لاکھ کے قریب فوج افغان سرحدوں پر ہی پھنسی رہے۔ حالانکہ قائداعظم کا کہنا تھا کہ پاکستان کی مغربی سرحدوں کی ذمہ داری وہاں کے قبائل پر ہے جو وہ اب تک بخوبی انجام دیتے رہے ہیں لیکن امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مقصد ہے کہ اب یہ ذمہ داری پاک فوج خود سنبھالے اور بھارتی سرحد کی طرف سے اپنی فوج کو ہٹالے۔ طالبان کے ساتھ ٹریک ٹو پالیسی اپنائی جانی چاہیے یعنی خفیہ روابط بھی ہونے چاہئیں اور علی الاعلان بات چیت کا سلسلہ بھی ہونا چاہیے۔ جب اتنا بڑا کام ہو رہا ہو تو اس کو خفیہ رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہوشیار رہنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے دشمن بہت ہیں جو تحریک طالبان کے ساتھ مجوزہ سمجھوتے میں بڑی رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں۔ پشاور کے واقعہ کو طالبان سے بات چیت میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے کیونکہ یہ معاملہ کچھ اور ہے۔ مذاکرات کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنے والے بہت سے عناصر پاکستان کے اندر موجود ہیں مثلاً جنہوں نے شمالی علاقہ جات میں پہاڑوں پر حملہ کر کے بیس کیمپ میں غیر ملکی سیاحوں کو مارا' وہ تحریک طالبان سے ٹوٹا ہوا ایک گروپ ہے اور ان میں پاکستان کی کالعدم فرقہ وارانہ تنظیموں کے لوگ بھی شامل ہیں۔ صرف تحریک طالبان پاکستان کو اس کام میں ملوث نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا امریکہ کی خواہش اور خطے میں اس کے مفادات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ وہ خطے میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے''

اس حقیقت پسندانہ اور ٹھوس تجزیے کے بعد ہمیں بلاتردد مذاکرات کے عمل کو ہر حالت میں بڑھانا چاہیے دونوں فریقوں کو اب چاہیے کہ طویل عرصے کی جنگ کے بعد اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں' اسی میں ملک وملت' حکومت' تحریک طالبان سمیت سب کا فائدہ مگر امریکہ بھارت اور اسلام وپاکستان کے دشمنوں کا خسارہ ہے۔

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۹ء

قسط (۲۳)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی تجزیہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں........... (مرتب)

نبی کریم ﷺ قرآن کریم کے آئینے میں بہ سلسلہ حجیت حدیث:

نبی بحیثیت معلم و مربی: رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (البقرہ: ۱۲۹)● كَمَا أَرۡسَلۡنَا فِيكُمۡ رَسُولاً مِّنكُمۡ يَتۡلُو عَلَيۡكُمۡ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمۡ تَكُونُواۡ تَعۡلَمُونَ (البقرہ: ۱۵۱)

● لَقَدۡ مَنَّ اللّهُ عَلَى الۡمُؤمِنِينَ إِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولاً مِّنۡ أَنفُسِهِمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواۡ مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (ال عمران: ۱۶۴)● هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الۡأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (الجمعۃ: ۲)

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رسول اللہ ﷺ بحیثیت شارح کتاب اللہ:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ(النحل ـ ٤٤)

تشریح و توضیح محض الفاظ کے دہرانے سے نہیں ہوتی بلکہ یہ عملی مظاہرہ چاہتا ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کو شارح مقرر فرمایا ہے۔

رسول ﷺ بحیثیت پیشوا و نمونہ تقلید:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ O قُلْ أَطِيعُواْ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ O (ال عمران: ۳۱ـ۳۲) ● لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً (الاحزاب:۲۱)

رسول اللہ ﷺ بحیثیت شارع:

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف ـ ١٥٦)

تشریعی اختیارات کی صراحت:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر ـ ۷)

معاذ اللہ کیا ہوسکتا ہے کہ خدا نے غلطی سے قرآن کی جگہ رسول کا ذکر کیا ہو؟

رسول ﷺ بحیثیت قاضی:

خدا نے کئی مقامات پر فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو قاضی مقرر کیا گیا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ(النساء :۱۰۵) ● وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا(النساء :۶۱)● فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا(النساء :۶۵)

● وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَّاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ (الشوریٰ ۱۵)● اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (النور ـ ۵۱)

ان سب آیات کریمات سے حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بحیثیت جج مقرر ہونا ثابت ہو رہا ہے

رسول ؐ بحیثیت حاکم و فرمانروا: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ـ ٦٤)● مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ـ ۸۰) ● اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (الفتح ـ ۱۰)● يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد :۳۳)● وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا

مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً (الاحزاب:۳۶)● يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّٰهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (النساء۔ ۵۹) ●وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا (النور:۵۴)●لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

قرآن سے حضور پر قرآن کے علاوہ وحی کا ثبوت:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (الشوریٰ۔ ۵۰) قرآن وحی کی ایک قسم ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (الشعراء ۱۹۲۔۱۹۴)

خداتعالیٰ نے قرآن مجید میں قبلہ اولی کی توثیق فرمائی کہ آپؐ نے ہمارے حکم سے ایسا کیا تھا مگر قرآن میں اس حکم کا ذکر موجود نہیں۔تو اس سے وحی غیر متلو کے علاوہ دوسری قسم ثابت ہورہی ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (الفتح:۲۶)

خواب کا ثبوت ہوا جس کی تفصیل قرآن میں نہیں۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ (التحریم۔۳)●فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا (الاحزاب:۳۶)● مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (الحشر:۵)● وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُحِقَّ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ (الانفال:۷)

اس وعدہ کامیابی کا ذکر وحی متلو میں نہیں ہے۔تو گویا دوسری قسم کی وحی بھی متحقق ہوئی

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِينَ (الانفال:۹)

حضورﷺ کی رہنمائی قیامت تک ہر زمانہ وقوم کیلئے: وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ (الانعام ۔۱۹) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف ۔۱۵۸) وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا (السبا۔۲۸)وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب۔۴۰)

حجیۃ حدیث کے خلاف منکرین حدیث کا کہنا کہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کثرت روایت سے منع کرتے تھے جو کہ عدم حجیت پر دلالت ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ منع روایت کرنے میں احتیاط پر مبنی ہے یا قرآن مجید کے

ساتھ اکٹھا لکھنے سے ہے تا کہ حدیث اور وحی متلو کا خلط ملط نہ ہو نہ کہ انکار حدیث سے ورنہ تو حضورﷺ نے صریح طور پر فرمایا کہ بلغوا عنی ولا حرج

کتابت حدیث کی عام اجازت: ☆ کتابت حدیث پر حضورﷺ کی متعدد روایات دال ہیں جیسے عبداللہ بن عمرو العاص کو ایک جواب میں فرمایا کہ اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الاالحق۔ (ابو داؤد مسند احمد وغیرہ) ☆ ایک شخص کو آپﷺ نے نسیان کی شکایت پر فرمایا کہ استعن بیمنیك واؤ ما بیدہ الی الخط (ترمذی) ☆ خطبہ حجۃ الوداع کے بارے میں فرمایا کہ اکتبوا لابی شاہ (بخاری' احمد' ترمذی) ☆ حضرت ابوہریرہؓ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو العاصؓ کے سوا کسی نے مجھ سے زیادہ احادیث جمع نہیں کیں۔ اس لئے کہ وہ لکھتے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

☆ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ میرے پاس صرف کتاب اللہ ہے اور وہ چند احکام جو میں نے حضورﷺ سے سن رکھے تھے پھر وہ تحریر نکال دی جس میں زکوٰۃ' قوانین تعزیرات اور حرم مدینہ کے احکام تھے۔ (بخاری' مسلم' نسائی)

☆ حکام کو آپﷺ نے متعدد مواقع پر فوجداری' دیوانی قوانین زکوٰۃ و میراث کے احکامات لکھوائے تھے۔

احادیث کے حفظ کی حوصلہ افزائی:

☆ نضراللہ امرأ سمع مناحد یثاً فحفظہ حتی تبلغہ فرب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ورب حامل فقہ لیس بفقیہ (ابوداود' ترمذی) ☆ لیبلغ الغائب الشاھد عسیٰ ان یبلغ من ھو اوعیٰ منہ

☆ ویبلغ الشاھد الغائب حجۃ الوداع وغیرہ

☆ بنی عبدالقیس کے وفد کو کہا احفظوہ واخبروہ من وراء کم (بخاری' مسلم)

تعدادِ مرویاتِ صحابہؓ: ☆ حضرت ابوہریرہؓ متوفی ۵۷ ھ (مرویات ۵۳۷۴) آپ کے آٹھ سو تک شاگرد بیان کئے گئے ہیں۔ ☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ متوفی ۵۹ ھ (مرویات ۲۲۱۰) ☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ متوفی ۶۸ ھ (مرویات ۱۶۶۰) ☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ متوفی ۷۰ ھ (مرویات ۱۶۳۰) ☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ متوفی ۷۴ ھ (مرویات ۱۵۴۰) ☆ حضرت انس بن مالک متوفی ۹۳ ھ (مرویات ۱۲۸۶) ☆ حضرت ابوسعید خدریؓ متوفی ۴۶ ھ (مرویات ۱۱۷۰) ☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ متوفی ۳۲ ھ (مرویات ۸۴۸) ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ متوفی ۶۳ ھ (مرویات ۷۰۰)

حدیث اور علوم حدیث کی متعلقہ کتب: علامہ الزاہد الکوثری نے اپنے مقالات میں حدیث اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے علماء کے لئے بعض کتابوں کے نام پیش کئے ہیں۔ اس میدان سے تعلق رکھنے والوں کے لئے یہ بڑے خاصے کی چیز ہے۔

(۱) التمهید شرح الموطا لابن عبدالبرؒ (۲) القبس شرح الموطا لابی بکر بن العربی (۳) رجال البخاری للباجیؒ (۴) شرح جامع الترمذی لابن سیدالناسؒ مع التکملة للزین العراقی (۵) شرح ابن رسلانؒ لسنن ابی داؤد (۶.۷) ثقات العجلی وترتیب الثقات لابن قطلوبغا (۸) الاکمال لمغلطائی (۹)العلل للدارقطنی (۱۰) الارشاد لابی یعلیؒ القزوینی (۱۱) الاشراف لابن المنذر (۱۲) مصنف لابن ابی شیبة (۱۳) مصنف عبدالرزاقؒ (۱۴) السنن لسعید بن منصور(۱۵) المورد الفنی فی شرح السیرلعبدالغنی .تالیف قطب عبدالکریم الحلبیؒ (۱۶) جامع التحصیل فی احکام المراسیل للعلائی (۱۷) تخریج احادیث الاختیارلقاسم بن قطلوبغاؒ (۱۸)تقدمة معرفة الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ (۱۹) التقیید لرواة السنن والمسانید لابن نقطةؒ (۲۰) تقیید المهمل لابی علی الغسالی (۲۱) المحدث الفاصل بین الراوی والواعی للرامهرمزی(۲۲) الالماع فی قواعد الروایة والسماع للعیاض(۲۳)شرح علل الترمذی لان رجبؒ (۲۴) التحقیق فی احادیث التعلیق لابن الجوزی (۲۵) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی (۲۶) المشتبه للذهبی (۲۷) تبصیر المنبه فی تحریر المشتبه لابن حجرؒ (۲۸)ترتیب مختصر مسند ابی حنیفه لمحمد عابد السندهی

(۲۹) ترتیب سید الشافعی للسیدہؒ المذکور (۳۰)سنن الشافعی للطحاوی (۳۱) خلاصة تهذیب التهذیب للخزرجی (۳۲)تقریب التهذیب لابن حجر (۳۳)المغنی للفتنیؒ

O

اشعار منتخبہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد ازو غیر ازین تمنا ئے

رنج کا عادی ہو انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

کسی کے درد اور غم کو کسی کا ناز کیا جانے
گزرتی صید پر کیا ہے دل صیاد کیا جانے

اگر بدانم کہ خواہی آمد بتربت من تو گاہے گاہے
ان احترقت بنار عشقك ومت هجرا فلا اہالی

فلیتك تحلو و الحیاة مریرة
ولیتك ترضی والانام غضاب

یظن الناس بی خیراً وانی
لشر الناس ان لم یعف عنی

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

نہ مرتے مرتے محبت سے منہ پھیرا کبھی میں نے
جفائیں سیکڑوں جھیلیں وفا پر اپنی نازاں ہوں

بجزتو شاہا دگرندارم بجزدرے تو درے ندارم
الیك اسعی ومنك ارجو وان سالت بکم سوالی

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت است

سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیرحق
علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است

تانہ گرید بچہ کے جوشد لبن
تانہ بارد ابر کے خندد چمن

مرا در دیست اندردل اگر گویم زباں سوزد
دگردم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد
شیریں تر از حکایت شاں نیست قصہ
تاریخ روزگار سراپا نوشتیم
حتی التقینا فلا واللہ ماسمعت
اذنی باحسن مما قد رأی بصری
رات ہے رات تو بس مردِ خوش اوقات کی رات
گریہ ذوق کی اور شوق ملاقات کی رات
گریہ غم ہے کہ ساون کی جھڑی تادمِ صبح
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات
ہے شب قدر سے دعوائے مساوات کی رات
اللھم رزقنا بحرمۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اشتد بک البلوی
ففکر فی الم نشرح
فعسر بین یسرین
اذا فکرتہ فافرح

(مکتوبات شیخ الاسلام: ج ۳۔۴)

اشعار منتخبہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد:

مجلس طرازیوں کے چکھاؤں گا سب مزے
تم اتفاق سے کہیں تنہا اگر ملے
ادائیں شب کی تو سب لوگ دیکھتے ہیں مگر
ہم ان کی بگڑی ادائیں سحر کو دیکھتے ہیں
یاں سے واں، واں سے یاں حکم ہوا وصل کی شب
ہم اٹھاتے ہی بچھاتے پھرے بستر اپنا
ہوتا ہے اژدہام تمنا اسی قدر
ہوتی ہے جتنی دیر کشور نقاب میں
جو کام میں غیر کے ہوئے صرف
افسوس وہ دلربا ادائیں
یہ لوگ بھی غضب کے ہیں کہ دل پر یہ اختیار
شب موم کرلیا، سحر آہن بنا لیا
معشوق ما بشیوۂ ہرکس برابر است
باما شراب خورد وبہ زاہد نماز کرد
مست بربستر من افتد ورنداں دانند
حالت مست کہ بربستر ہشیار افتد
جو کوئی آئے ہے نزدیک ہی بیٹھے ہے تیرے
ہم کہاں تک تیرے پہلو سے سرکتے جائیں
لغزش نہ ہو بلا ہے حسینوں کا التفات
اے دل سنبھل وہ دشمن جاں، مہربان ہے اب
یاں لعل فسوں ساز نے باتوں میں لگایا
وے پیچ ادھر زلف اڑا لے گئی دل کو
اس کی محفل کی دیکھنا تہذیب
بات کا انتظام ہوتا ہے

(حدیث الغاشیہ)

حضرت عمران بن حصین پیکر صبر وشکر:

حضرت عمران بن حصینؓ جلیل القدر صحابی قاضی بصرہ بتیس برس تک خونی بواسیر اور ناسور کے شکار رہے۔ اور ایک پہلو پر اس عرصے میں لیٹے رہے۔ چت لیٹے ہی نمازیں پڑھیں اور بتیس برس تک قضائے حاجت بھی اسی حالت میں اتنی سخت اذیت کے ساتھ ہوتی رہی۔ مگر چہرہ ہشاش بشاش کہ کسی تندرست کا بھی ایسا نہ ہوتا۔

اطمینان، سکون اور نور چہرے پر برستا تھا۔لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت مصیبت و اذیت سے ایک منٹ خالی نہیں اور چہرے پر اتنی بشاشت۔جس پر فرمایا کہ مصیبت حق تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔میں نے اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھ کر اس پر صبر کیا۔جس کے نتیجے میں بستر پر چوبیس گھنٹے فرشتوں سے مصافحہ کرتا ہوں۔عالم غیب مجھ پر منکشف ہے۔میں نہیں چاہتا کہ ایک لمحہ بھی یہ مصیبت مجھ سے ٹلے۔علوم عالم الغیب اور رجال عالم الغیب اسی کی بدولت کھلتے ہیں، تو اس مصیبت سے اِن کے قلب کو کیا اذیت پہنچے جس کی نظر حق تعالیٰ پر ہوگی۔نہ نعمت کو دیکھے گا نہ مصیبت کو وہ بھیجنے والے کو دیکھے گا۔کبھی کسی نعمت کی صورت نعمت جیسی ہے اور کبھی کسی نعمت کی صورت مصیبت جیسی ہوتی ہے۔

مصیبت بھی نعمت ہے: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے چشم دید واقعہ سنایا کہ مکہ معظمہ میں حاجی امداد اللہ صاحب کی مجلس میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر چیز نعمت بن کر آتی ہے۔بندہ اُسے مصیبت بنا لیتا ہے۔خرچ، تنگدستی، بیماری، موت سب نعمت ہی نعمت ہیں۔عظیم نعمت نتیجے کے لحاظ سے ہے۔اسی دوران ایک شخص آیا۔ہائے ہائے چیختے چلاتے عرض کیا۔حضرت ایک ہفتے سے میرے بازو پر اندوہناک دنبل ہے اور اتنی اذیت کہ گویا پچاس پچاس بچھو ڈنک مار رہے ہوں۔کوئی دانہ پانی اس عرصے میں منہ میں نہ ڈال سکا۔نیند بھی اُڑ گئی، بھوک بھی نہیں۔مصیبت میں ہوں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مصیبت رفع کر دے۔حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ اب حاجی صاحب کیا کریں گے؟ اگر حضرت اُس نعمت کی زیادتی کی دعا کریں تو مصیبت کی دعا شفقت کے خلاف ہے اور دفع مصیبت کی دعا کریں تو ازالہ نعمت الٰہی کی دعا ہوگی۔میں نے سوچا کہ حضرت تاویل و توجیہ سے پیچھا چھڑائیں گے۔تو اب حضرت مجبور ہو کر رہ جائیں گے۔مگر

ے پیش اہل دل نگہدارا ے دل   تا نباشد از گمانے بد خجل

حضرت تھانویؒ کے خطرات ان پر منکشف ہوئے اب انہوں نے زور زور سے دعا شروع کی کہ ان کے خطرات کا جواب بھی ہو اور دعا بھی۔بآواز بلند فرمایا اے اللہ! یہ جو دنبل ہے تیری بڑی بھاری نعمت ہے، یہ اس کی ٹھیس اور چمک یہ بھی تیرا انعام ہے جو تیری عنایت اور تیری توجہ کی دلیل ہے۔تو اِن کے ذریعے اِس کے گناہوں کے لئے کفارہ کرتا ہے مگر یہ بیچارہ کمزور اور ناتواں ہے اس سے یہ نعمت سنبھالی نہیں جاتی۔اس لئے اس نعمت کو صحت کی نعمت سے بدل دے۔ (خلاصہ از مقالات علامہ مناظر احسن گیلانی و فلسفہ نعمت و مصیبت از قاری محمد طیب قاسمی)

بعثت محمدی سے قبل اقوام عالم کی حالت:

مورخ گبن کہتا ہے چھٹی صدی عیسوی میں سلطنت کا زوال اور اس کی پستی انتہا پر تھی اس کی مثال اس بڑے تناور اور گھنے درخت کی تھی جس کے سایہ میں دنیا کی قومیں کبھی پناہ لیتی تھیں اور اب اس کا صرف تنا رہ گیا ہو جو روز بروز

سوکھتا جارہا ہو۔ ___ تاریخ عالم برائے مورخین کے مصنفین لکھتے ہیں کہ بازنطینی حکومت کا اس زمانہ میں یہ انتہائی انحطاط وتنزل' ٹیکس اور محصول میں زیادتی تجارت میں پستی زراعت کی غفلت سے شہروں کی آبادی میں روز افزوں کمی کا نتیجہ تھا''

یورپ کی شمالی ومغربی قومیں جہالت وناخواندگی سے زار ونزار تھیں جنگ و جہالت کی تاریکی میں غرق تھیں' اسلامی اندلس ابھی منصۂ شہود پر نہیں آیا تھا کہ انہیں علم و تمدن سے روشناس کرائے ۔ عقائد کے لحاظ سے یہ قومیں نوخیز مسیحیت اور فرسودہ بت پرستی کے درمیان میں تھیں۔

ایچ جی ویلز کا بیان ہے اس زمانہ میں مغربی یورپ کے اندر یکجہتی اور نظام کے کوئی آثار نہ تھے

یہود: یہ قوم اس لحاظ سے ممتاز تھی کہ اس کے پاس دین کا بہت بڑا سرمایہ تھا اور اس میں دینی تعبیرات' اصطلاحات سمجھنے کی سب سے زیادہ صلاحیت تھی' مگر مذہب تمدن' سیاست میں دوسروں پر اثر ڈال سکنے کا مقام نہ رکھتے تھے' ان کے لئے غلامی اور ذلت مقدر ہو چکی تھی قرآن کریم نے ان کے اخلاق وخبائث کی حالت جو چھٹی صدی عیسوی میں تھیں اس کا مکمل نقشہ کھینچا ہے' علاوہ اس کے یہودی اور عیسائی کی باہمی رقابت ومنافرت آخری مقام کو پہونچ چکے تھے۔ ۶۱۰ھ میں یہودیوں نے انطاکیہ میں عیسائیوں کے خلاف بلوہ کیا' شہنشاہ فوق نے مشہور جرنل ابنوسوس کے ذریعہ ان کی سرکوبی کی جس نے یورپی یہودی آبادی کا خاتمہ کیا' ہزاروں کو تلوار سے سینکڑوں کو دریا میں غرق کر کے' آگ میں جلا کر اور درندوں کے سامنے ڈال کر ہلاک کر دیا۔ ۶۱۵ء میں جب ایرانیوں نے شام کو فتح کیا تو یہودی کے مشورہ پر خسرو نے عیسائیوں پر وحشیانہ مظالم کئے بیشتر کو تہ تیغ کیا ایرانیوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد ہرقل نے زخم خوردہ عیسائیوں کے مشورہ سے ۶۳۰ء میں یہودیوں سے سخت انتقام لیا اور ان کا ایسا قتل عام کیا کہ رومی مملکت میں صرف وہ بچ گئے جو بھاگ کر چلے گئے یا کہیں چھپ گئے۔ (تفصیل کیلئے کتاب الخطط للمقریزی ملاحظہ ہو)

اس سفاکی وبربریت اور اس خون آشام ذہنیت کے باعث دونوں مذاہب عظیم سے کیا توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ اپنے دور حکومت میں انسانیت کے پاسبان ثابت ہوں گے اور حق وانصاف امن وصلح کا پیغام دنیا کو سنائیں گے۔

ایران کی تخریبی تحریکات:

یزدگرد دوم جس نے پانچویں صدی کے وسط میں حکومت کی ہے' اس نے اپنی لڑکی کو زوجیت میں رکھا اور پھر اسے قتل کر دیا۔ چھٹی صدی کے حکمران بہرام چوبیں نے اپنی بہن سے اپنا ازدواجی تعلق رکھا (تاریخ طبری ج ۳' ص ۱۳۸)

پروفیسر آرتھر کرسٹن کے بیان کے مطابق اس قسم کا رشتہ ایران میں عبادت اور کار ثواب سمجھا جاتا تھا۔ تیسری صدی عیسوی میں ''مانی'' دنیا کے سامنے آیا جس کا تحریک ملک کے اس بڑھتے شدید شہوانی رجحان کا ایک غیر فطری ردعمل

اور نور وظلمت کے مفروضہ کشمکش کا لازمی نتیجہ تھا اس نے تجرد کی زندگی کی دعوت دی اور کہا کہ نور وظلمت کا امتزاج ہی شر کا باعث ہے' اس نے نکاح کو حرام قرار دیا کہ انسان جلد فنا ہو جائے اور نسل انسانی کے انقطاع سے نور کو ظلمت پر دائمی فتح حاصل ہو۔ بہرام نے مانی کو ۲۷۶ء میں قتل کرڈالا کہ دنیا کو تباہی کا دعوت دیتا ہے' اس کے قتل کے باوجود اس کی تعلیمات کے اثرات اسلامی فتح کے بعد تک باقی رہے۔

مزدک نے اس کے ردعمل میں ۴۸۷ میں اعلان کیا کہ انسان ہر چیز میں یکساں ہیں ہر ایک کو دوسرے کے ملکیت میں بنیادی حقوق حاصل ہیں' شہرستانی (الملل والنحل) کا بیان ہے کہ اس نے تمام عورتوں کو سب کے لئے حلال قرار دے دیا اور مال وزن کو مثل آگ پانی اور چارہ کے مشترکہ کردیا'' نوجوانوں اور عیش پسندوں نے اس تحریک کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ شاہ ایران قباذ نے اس کی اشاعت وتبلیغ میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ پورا ایران جنسی انارکی اور شہوانی بحران میں ڈوب گیا۔ بقول طبرانی دیکھتے ہی دیکھتے یہ عالم ہوگیا کہ نہ باپ اپنے لڑکوں کو پہچان سکتا نہ لڑکے باپ کو۔ کسی کا بھی کسی کی ملکیت پر اختیار اور قبضہ نہیں تھا۔ (تاریخ طبری ج ۲' ص ۸۸)

قباذ کی مزدک کی پیروی کرنے سے ملک میں پراگندگی اور ابتری پھیل گئی۔

ایرانی بادشاہ وقت پر ایمان رکھتے اور حکومت کو شاہی خاندان (کیانی) کا موروثی حق سمجھتے شیرویہ کے بعد اسکا ہفت سالہ بچہ اردشیر کو شہنشاہ تسلیم کیا گیا۔ خسرو پرویز کے بیٹے فرخ زاد خسرو کو طفلی کی حالت میں لوگوں نے بادشاہ بنایا۔

اور کسریٰ کی لڑکی بوران بھی تخت نشین ہوئی اور دوسری بیٹی جس کا نام آزرمی وخت تھا' وہ بھی حکومت کرچکی ہے

(تاریخ طبری ج ۲' وتاریخ امیر علی)

یہ لوگ اپنے گردوپیش قوموں کو بڑی حقارت وذلت سے دیکھتے تھے اور ان کیلئے توہین وتمسخر آمیز نام تجویز کرتے تھے

بدھ مت: بدھ مت عرصہ سے اپنی سادگی اور انفرادیت کھو چکا تھا اور عرصہ سے بت پرستی کا ایک مذہب تھا۔ جہاں ان کے پیرو گئے بت انکے ساتھ رہے گوتم کے مجسمے اور اسکی شبیہیں تیار کرتے اسے نصب کرتے۔ (ٹیکسلا قدیم بدھ دارالسلطنت) کے عجائب خانہ کی سیر کرنے والا ان مجسموں اور مورتوں کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوجاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب اور اس کا تمدن خالص بت پرستانہ بن گیا تھا۔ بقول پنڈت جواہر لال نہرو' برہمنیت نے بدھ مت کو اوتار بنادیا' بودھ مت نے بھی یہی کیا۔ سنگھ بہت دولت مند ہوگئے۔ عبادت کے طریقوں میں سحر اور اوہام داخل ہوگئے اور ہند میں ایک ہزار سال رائج رہنے کے بعد بودھ مت کا تنزل شروع ہوگیا (تلاش ہند)

ان مریضانہ تخلیات کے گہرے سائے میں گوتم کی اخلاقی تعلیم نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ مجموعی حیثیت سے برہمنیت اور بدھ مت دونوں میں گراوٹ پیدا ہوگئی۔

خلاصہ یہ کہ بدھ مت کے تمام ممالک چین وغیرہ کے ساتھ دنیا کے لئے کوئی پیغام نہیں تھا۔

وسط ایشیائی قومیں: مغل ترک جاپانی وغیرہ بگڑے ہوئے بودھ مت اور وحشیانہ بت پرستی کے درمیان تھیں۔ دراصل یہ قومیں اپنے عبوری دور میں تھیں۔ اور چند قومیں ابھی زندگی کی ابتدائی منزل اور عقلی وتمدن کے دور طفولیت میں تھیں۔

ہندوستان مذہبی اجتماعی' اخلاقی نقطہ نظر سے:

معبودوں کی حد سے بڑی ہوئی کثرت وید میں دیوتاؤں کی تعداد ۳۳ تھی۔ چھٹی صدی عیسوی میں تینتیس کروڑ ہوگئی۔ ان دیوتاؤں اور معبودین اشیاء میں معدنیات' جمادات' اشجار و نباتات' پہاڑ و دریا' حیوانات حتیٰ کہ آلات تناسل سب ہی شامل تھے: اس طرح یہ قدیم مذہب افسانوی روایات اور عقائد وعبادات کا ایک دیومالا بن کر رہ گیا۔

چھٹی صدی میں بت سازی کے فن نے اتنی ترقی کہ کہ بودھ مت اور چینی مذہب کو بھی عام مذاق کا ساتھ دینا پڑا۔ ''چینی سیاح ہوئن سیانگ نے راجی رش (۶۰۶۔۶۴۷) کے خاندان اور اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ کوئی تو ''شیو'' کا پرستار تھا' کوئی بدھ مت کا پیرو' کوئی سورج کی پوجا کرتے تھے کوئی وشنو کی۔ ہر شخص دیوتا کے انتخاب یا سب کی پوجا کرنے میں آزاد تھا (ہوئن سیانگ کا سفرنامہ ''فوکوئی کی'' مغربی سلطنت)

جنسی بحران: بڑے دیوتا (ویشنو) کے آلہ تناسل (لنگم) کی پوجا ہوتی تھی (بچے جوان مرد وعورت اس میں شریک ہوتے)۔ ملک کی مقدس ومذہبی کتابوں نے شہوت کو ابھارنے میں وہ حصہ لیا کہ آنکھیں نیچی اور پیشانی عرق آلود ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے کہ ان کے مندر پرستش کی چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں' سب سے مقدم لنگی اور یونی ہیں۔ مادہ خلقت کے دونوں جز۔ اشوک کے ستونوں کو بھی عام ہندو لنگم خیال کرتے ہیں اور اسطوانہ اور مخروطی شکل ان کے نزدیک واجب التعظیم ہے۔ (تمدن ہند' ص ۴۴۷)

ایک مذہبی فرقہ کے مرد برہنہ عورتوں کی اور عورتیں برہنہ مردوں کی پرستش کرتے تھے۔ عبادت گاہیں بداخلاقی کا سرچشمہ تھیں' اس تن پروری کے بالکل متوازی نفس کشی ریاضت ربی ہدہ (جوگ اور تپسیا) کا دور چلتا جس میں حد درجہ غلو اور انتہا پسندی تھی

ہندو مذہب میں طبقہ واریت اور نسلی امتیاز:

آریوں نے اپنی نسل اور اس کی خصوصیات کی حفاظت کے لئے فاتحانہ حیثیت برقرار رکھنے کے لئے اس طبقہ واری تقسیم اور نسلی امتیاز کو ضروری سمجھا۔ اس قانون کو مرتب ومفصل شکل دینے کا سہرا منوجی کے سر ہے۔ تین سو برس قبل مسیح اس نے ہندی سماج کے لئے اس قانون کو مرتب کیا۔ ملک نے اسے قبول کیا جس نے مذہبی دستاویز کی حیثیت اختیار کی اور جسے ہم ''منوشاستر'' کے نام سے جانتے ہیں۔ منوشاستر میں ہے:

قادر مطلق نے دنیا کی بہبودی کیلئے اپنے منہ سے بازوؤں سے اور اپنی رانوں سے اور اپنے پیروں سے برہمن

(مذہبی پیشوا) چھتری (لڑنے والے) ویش (زراعت وتجارت پیشہ) اور شودر (دوسروں قوموں کے خادم) پیدا کئے (منوشاستر باب اول ۳۱) قادر مطلق نے شودر کو ایک غرض کے لئے بنایا اور وہ ان تینوں کی خدمت کرتا ہے۔ (باب اول ۹۱) اس قانون کی رو سے برہمن دیوتاؤں کے ہمسر ہوگئے۔ برہمن کو ضرورت ہو تو بلا کسی گناہ اپنے غلام شودر کا مال بہ جبر لے سکتا ہے اس غصب سے اس پر کوئی جرم نہیں عائد ہوتا کیونکہ غلام صاحب جائیداد نہیں ہوسکتا (باب ۸ص ۴۱۷) سزائے موت کے عوض میں برہمن کا صرف سر مونڈا جائے گا لیکن اور ذات کے لوگوں کو سزائے موت دی جائیگی۔ (باب ۸، ص ۳۷۹) بدقسمت شودر کے بارہ میں ہے۔ کتے، بلی، مینڈک، چھپکلی، کوے، الو اور شودر کے مارنے کا کفارہ برابر ہے (منوشاستر) اگر کوئی شودر کسی ورج کے ساتھ بیٹھنا چاہے تو بادشاہ کو چاہیے کہ اس کے سرین کو داغوادے اور اسے ملک بدر کردے (باب ۸، ص ۲۸۱ منوشاستر) اگر وہ دوجوں پر ہاتھ اٹھائے یا غصہ میں لات مارے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے اور اس کا پیر کاٹ ڈالا جائے (باب دہم، ص ۱۲۵) اگر دعویٰ کرے کہ برہمن کو تعلیم دے سکتا ہے تو کھولتا ہوا تیل اس کو پلایا جائے۔

عورت کی حیثیت : مرد کے مرنے کیساتھ عورت جیتے جی مرجاتی۔ کبھی دوسری شادی نہ کرسکتی۔ اس کی قسمت میں طعن وتشنیع ذلت وحقارت کے سوا کچھ نہ تھا۔ اکثر بیوائیں شوہروں کے ساتھ ستی ہوجاتیں۔ غرض یہ سرسبز وشاداب ملک سچے آسمانی مذہب کی تعلیمات سے محرومی کی بناء پر ایک جہنم بن گیا تھا اور دنیا کی رہبری کی بجائے خود اندرونی انتشار اور اخلاقی بدنظمی کا شکار تھا۔ (از انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ابوالحسن علی ندوی)

قانون حرمت نفس اور اسلام :

جب مہذب دنیا کا آدھے سے زیادہ حصہ حکومت اسلام کے ماتحت آگیا اور اسلام کے اخلاقی اثرات چاردانگ عالم میں پھیل گئے۔ اسلامی تعلیم نے انسانی جان کی بے قدری کا بھی استیصال کردیا جو دنیا میں پھیلی ہوئی تھی، دنیا کے مہذب قوانین میں حرمتِ نفس کو جو درجہ حاصل ہوا تھا وہ اسی اسلامی تعلیم کی دنیا کے اخلاقی ماحول میں انقلاب کا ایک شاندار نتیجہ ہے، جس دور میں یہ تعلیم اتری تھی اس وقت انسانی جان کی فی الحقیقت کوئی قدر وقیمت نہ تھی عرب کی خونخوار بچوں کا نام تو مشہور ہے مگر وہ ممالک جو اس زمانہ کے تہذیب وتمدن علم وحکمت کے مرکز گردانے جاتے تھے، وہ بھی مختلف نہ تھے۔ روم کے کولوسیم کے افسانے جس میں ہزاروں انسان شمشیر زنی کے کمالات اور رومی امراء کے شوق تمنا کی نذر ہوگئے، مہمانوں کی تفریح کے لئے غلاموں کو درندوں سے پھڑوانا اور ذبح کیا جانا۔ یا جلنے کا تماشا دیکھنا یورپ اور ایشیاء میں معیوب نہ تھے۔ یونان اور روما کے فلاسفہ حکماء کے اجتہادات میں بھی انسانی جانوں کو ہلاک کرنا جائز تھا۔ ارسطو وافلاطون جیسے اساتذہ اخلاق کے جنین (بدن کے

ٹکڑے) کو الگ کر دینے میں کوئی خرابی نہ پاتے تھے: باپ کو اولاد ساقط کرنے کا حق تھا' حکماء رواقین کے نزدیک خودکشی کوئی خراب بات نہ تھی۔ عزت کی رُو سے لوگ مجالسوں میں خودکشی کرتے۔ افلاطون بھی اسے معصیت نہ سمجھتا تھا۔ شوہر اپنی بیوی کو کوئی پالتو جانور کے طرح ذبح کرتے۔ قانون یونان میں اس کیلئے کوئی سزا نہ تھی۔ گہواڑہ جیور کھشا ہندوستان میں مرد کی لاش (چِتا) میں عورت زندہ جلائی جاتی۔ مذہبا اس کی تاکید تھی۔ شودر صرف اس بناء پر کہ اس کی جان برہما کے پاؤں سے پیدا ہوئی ہے۔ اس کا خون برہمن کیلئے حلال تھا۔ ویدکی آواز سننے پر شودر کی کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر مار ڈالنا ضروری تھا۔ ''جل پروا'' کی رسم عام تھی (پہلے بچہ کو دریائے گنگا کے نذر کیا جاتا) یہ قساوت موجب سعادت سمجھتے تھے' ایسے تاریک دور میں اسلام نے آواز **لاتقتلو النفس اللتی حرم الله آلا باالحق**

بلند کی جس میں قوت تھی اور ساتھ ساتھ وہ ''اہنسا پرمود ہرما'' کے طرح خلاف فطرت نہ تھا اس نے انسان کی صحیح قیمت سے عالم کے گوشہ گوشہ کو خبر کیا اجتماعی تاریخ کا کوئی انصاف پسند اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اخلاقی قوانین کے انسانی جان کی حرمت قائم کرنے کا فخر جتنا اس آواز کو حاصل ہے اتنا ''پہاڑی کے وعظ'' یا ''اسہنا پرمود ہرما'' کی آواز کو حاصل نہیں ہے۔ (ماخوذ از الجہاد فی الاسلام مولانا مودودی صفحہ ۱۷۔۱۸۔۱۹ مختصرا سمیع الحق عفی عنہ)

اقامت حدود:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اقامة حد من حدود الله خير من مطر اربعين ليلةً في بلاد الله" اللہ عزوجل کی حدوں میں سے ایک حد قائم کرنے کی برکت ۴۰ دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔ بارش کی برکت یہ ہے کہ اس سے زمین سیراب ہوتی ہے۔ فصلیں خوب تیار ہوتی ہیں' خوشحالی بڑھتی ہے' مگر اقامتِ حدود کی برکت اس سے بڑھ کر ہے کہ اس سے فتنہ وفساد اور ظلم و بدامنی کی جڑ کٹتی ہے' خدا کی مخلوق کو امن چین سے زندگی بسر کرنا نصیب ہوتا ہے۔ اور قیام امن سے وہ طمانیت میسر آتی ہے جو تمدن کی جان اور ترقی کی روح ہے۔

ناگریز خونریزی:

مسیحیت بھی جنگ کی کلی تحریم کے باوجود آخرکار جنگ پر مجبور ہوئی اور جب رومی سلطنت کے مظالم برداشت کرنا اس کے لئے ناممکن ہوگیا تو آخرکار اس نے خود سلطنت پر قبضہ کر کے ایسی جنگ برپا کی جو ناگریز خونریزی کی حد سے بھی بہت آگے نکل گئی۔ ہندو مذہب میں بھی متاخرین فلاسفہ نے ''اسنہا پرمود ہرما'' کا عقیدہ تجویز کیا اور جیو تہا کرنے کو پاپ قرار دیا مگر اسی عہد کے مقنن منو سے فتویٰ پوچھا گیا کہ ''اگر کوئی شخص ہماری عورتوں پر دست درازی کرے یا ہمارا مال چھینے یا ہمارے دھرم کی بے آبروئی کرے تو ہم کیا کریں؟ تو اس نے جواب دیا کہ ایسے جفاکار انسان کو ضرور مار ڈالنا چاہیے۔ عام اس سے کہ وہ گورو ہو' یا عالم برہمن' بوڑھا یا نوجوان۔

اسلام میں غلام کا درجہ:

مسلمانوں نے جب فارس کے ایک شہر (شہر پاچ) کا محاصرہ کیا' محصورین کمزور ہوکر ان کا فتح کرنا یقینی ہوا' عین اس وقت مسلمان فوج کے ایک غلام نے امان نامہ لکھ کر تیر سے باندھ کر قلعہ میں پھینک دیا۔ دوسرے دن اسلامی فوج جب قلعہ پر حملہ کرتی ہے تو اہل شہر دروازہ کھول کر کہتے ہیں کہ ہمیں امان دی گئی ہے اب تم کیوں جھگڑتے ہو۔ حضرت عمرؓ سے استصواب کیا گیا کہ امان نامہ کی کیا وقعت ہے؟ جواب میں آپ لکھتے ہیں ''مسلمان غلام بھی عام مسلمانوں کی طرح ہے' اس کے ذمہ کی وہی قیمت ہے جو عام مسلمانوں کے ذمہ ہے' لہٰذا اس کی دی ہوئی امان نافذ کی جائے۔''

جاہلیت کے حروب:

حرب بسوس (بنی تغلب بنی بکر بن وائل) ۴۰ برس رہی حرب داحس گھوڑ دوڑ کی وجہ سے شروع ہوئی۔ بنی عبس اور بنی ذبیان کے درمیان ہوئی۔ نصف صدی تک حرب اوس وخزرج تفاخر کے ایک حقیر واقعہ سے شروع ہوکر ایک صدی تک رہا۔ حرب فجار جو کنانہ و ہوازن کے درمیان رہی۔

علم حدیث میں عورتوں کی خدمات:

زمانہ تابعین میں ابن سیرین ام الدرداء کی صاحبزادی حفصہؒ اور عبدالرحمٰن کی بیٹی عمارہ اس زمانے کی محدثات میں خاص شہرت رکھتی تھیں۔ ایاس بن معاویہ ام الدرداء کو وقت کے تمام محدثات ومحدثین پر جرح وتعدیل۔ اصابت رائے اور تمیز بین الصحیح والضعیف کے لحاظ سے ترجیح دیتے ہیں۔ حضرت عمارہ عائشہؓ کی مرویات کی بہترین ماہرہ سمجھی جاتی تھی اس کے تلامذہ میں ابوبکر بن حزمؒ قاضی مدینہ کو عمرو بن عبدالعزیز نے حکم دیا تھا کہ اس محدثہ کے تمام احادیث اور مرویات کو جمع کر کے اکٹھے پیش کر دیجئے۔ زمانہ تبع تابعین میں عبیدۃ المدینہ' عبیدہ بن بشرام' عمرو الثقفیہ' زینب بنت علی بن عبداللہ بن عباس' نفیسہ بنت حسن' خدیجہ امام محمد' عبدہ بنت عبدالرحمٰن رحمھن اللہ مشہور محدثات تھیں۔ جو کثرت شائقین حدیث کی وجہ سے فرداً فرداً کی بجائے مجمع میں حدیث کا لیکچر دیتی تھیں۔ بقول مورخین تنہا عبیدہ سے دس ہزار احادیث مروی ہیں۔ جو مدینہ کے استادوں سے وہ یاد کر چکی تھیں اور وہ ایک کنیز تھیں۔

ادھر ایک زینب شہزادی تھیں اس کا والد سفاح بانی خلافت عباسیہ کا برادر عم زاد تھا اور خلیفہ منصور کے زمانے میں بصرہ اور عمان و بحرین کا گورنر تھا۔ اس کی لڑکی نے تاج وتخت دولت و دنیا کو لات ماری اور باتفاق مورخین اپنے زمانہ کی فاضل ترین خاتون بنیں۔ صدہا محدثین نے اس سے تحصیل کی اور اس کے شاگرد پوری اسلامی دنیا میں پھیل گئے۔

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

مناسک حج اور عظمتِ اسلام

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باالله من الشیطان الرجیم' بسم الله الرحمن الرحیم

قال الله تبارك وتعالیٰ ولکل امة جعلنا منسکاً لیذکروا اسم الله علی مارزقهم من بهیمة الانعام (سورۃ حج آیت ۳۴)

ہرامت کے لئے ہم نے کوئی نہ کوئی قربانی مقرر کررکھی ہے تا کہ وہ خدا کے دیئے ہوئے (جانوروں) کو (خدا کے نام پر ذبح کریں اوران پر خداوند تعالیٰ کا نام لیں۔

ایک اور فرمان الٰہی ہے: لکل امة جعلنا منسکاً هم ناسکوه (سورۃ حج ۶۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ ہم نے ہرحالت کے لئے بندگی کی راہ قائم کردی ہے۔اسی کے مطابق بندگی کا حق ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

وقال رسول اللهﷺ عن جابر عن النبیﷺ الحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة قیل مابره ' قال اطعام الطعام وطیب الکلام (رواه احمد والطبرانی)

''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالمﷺ نے فرمایا حج مبرور (یعنی عمدہ اور صحیح) حج کا انعام سوائے جنت کے اور کچھ نہیں کسی نے پوچھا حج کی عمدگی کیا ہے (اور کن باتوں سے یہ درجہ اور مقام حاصل ہوتا ہے' آنحضرتﷺ نے فرمایا (دوسرے کو) کھانا کھلانا' نرم گفتگو کرنا۔''

اور ایک روایت میں ہے جس کو کھانا میسر نہیں اس کو کھلانا اور کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرنا۔

عظمتِ حج:

محترم سامعین! میں نے آپ کے سامنے سورۃ حج کی دو مختلف آیات اور ایک حدیث مقدسہ کی تلاوت کی۔جس کا ترجمہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔اس سے پہلے کہ میں حج کی فرضیت' عظمت' اہمیت پر کچھ عرض کروں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حج بیت اللہ ان چار عبادتوں میں سے ایک عبادۃ ہے جو بذات خود اصل وضع کے اعتبار سے عبادات ہیں' باقی اس کے فروعات اور تابع ہیں اور ان چاروں میں سے نماز اور حج دو ہی عبادتیں اصل ہیں زکوٰۃ وصوم دونوں فرع ہیں۔

نماز وحج میں مشابہت: آپ نے بار بار سنا ہے کہ نماز دربار الٰہی میں حاضر ہونے کا نام ہے۔جس طرح

نماز کے لئے ارکان متعین ہیں اسی طرح اس کے لئے اوقات بھی متعین ہیں۔ جس کا ہر ذی عقل مشاہدہ کرسکتا ہے۔لٰہذا وقت مقررہ ختم ہونے کے بعد نماز قضاء ہوجاتی ہے۔جس کے ادا کرنے سے وہ برکت وفضیلت حاصل نہیں ہوتی جو بروقت ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔فرق ان دونوں میں صرف یہ ہے کہ نماز عقلی اورشعوری بلکہ فکری عبادت ہے۔جس کے لئے عمل' شعوراورفکر کی ضرورت ہے چونکہ نماز محبوب کی یاداوراس کے ذکر کا نام ہے' جس کے لئے فکر کی ہمہ جہتی اورتوجہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جیسے پہلے میں نے عرض کردیا نماز گویا تب حقیقی ہوگی جس میں ابتداء سے انتہاء تک مصلی تصور کوملحوظ خاطر رکھے کہ میں اللہ کے سامنے ہوکراس سے ہم کلام ہوں۔اسی خیال وتصور میں منہمک رہنا ہی حقیقی نماز ہے۔اس کے بلا اس سوچ وفکر رکھنے والے نماز پڑھنے والوں کے بارہ میں ارشاد باری ہے۔ فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون مفہوم یہ کہ اس نمازی کیلئے ہلاکت ہے جواپنے نمازوں کے اوقات سے غافل ہوں یا نماز پڑھتے ہیں۔لیکن دل کی مشغولی' ذہن کی رسائی اورفکر الٰہی کی طاقت سے خالی ہوکر نماز پڑھتے ہیں۔

سارق صلوٰۃ: خشوع وخضوع سے خالی ہوکر نماز پڑھنے والے پر یہ وعید اور ہلاکت کا تازیانہ وارد ہوا'اس بےتوجہی سے نماز پڑھنے پر آنحضرت نے بھی وعید فرمائی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

عن ابوهریرهؓ قال قال رسول اللهﷺ اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاته قال وکیف یسرق صلاته ؟ قال لایتم رکوعها ولاسجودها (رواه طبرانی)

حضرت ابوہریرہؓ سید الانبیاءﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جواپنی نماز کی چوری کرے حضرت ابوہریرہؓ نے پوچھا کہ نماز کی چوری کیسی ہوتی ہے۔فرمایا کہ (نماز کی چوری یہ ہے کہ) نمازی اپنے رکوع اورسجدوں کومکمل ادا نہ کرے۔

مناجات کا طریقہ: آنحضرتﷺ نے ہمیں اپنی نمازوں کومکمل نماز کا درجہ دینے کے لئے حکم دیا۔

عن ابی هریرة قال قال رسول اللهﷺ ان احدکم اذا قام یصلی انما یقوم یناجی ربه فلینظر کیف یناجیه (رواه ابن خزیمه فی صحیحه فی حدیث)

ابوہریرہ نے ایک طویل روایت نقل کی جس میں یہ حصہ حدیث بھی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کردے (وہ یہ تصور کرے) کہ اس کا کھڑا ہونا اس لئے ہے کہ وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی کرے لٰہذا اسے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کس طرح (اپنے رب سے) مناجات کررہا ہے۔

اخلاص کی برکتیں: محترم حاضرین: اگر ان اندوہناک وعیدوں کے بعد بھی اگر کوئی شخص نماز بےفکری' بےشعوری' عدم خشوع وخضوع کے اسباب مال و دولت' خدم وحشم' نوکرچاکر' جاہ وجلال' زرزمین جائیداد واولاد کے

تصور میں ہے'اس کے ازالہ کے لئے رب کائنات نے مالیات کو راہ خدا میں دینے کے لئے دولت کا ایک مقررہ حصہ اپنے پاس سے دے کر غرباء اور مساکین' یتیموں و بیواؤں پر خرچ کرنے کا حکم دیا جسکا نام زکوٰۃ ہے اور مال و دولت کے کچھ حصوں کی ادائیگی واجب قرار دی' جیسے نفلی صدقات' عام غریبوں' ناداروں' غریب پڑوسیوں کی خبر گیری یا سائل کا سوال پورا کرنا یا مثلاً تحفے تحائف اور ہدایا وغیرہ جو صاحب فضل و کمال اور دوستوں کو دیئے جاتے ہیں' اسکے بغیر دل کی کنجوسی' سختی اور قساوت دور نہیں کی جاسکتی تھی۔ جو اخلاص اور غور وفکر کیساتھ نماز پڑھنے میں رکاوٹ تھی (لہٰذا اس اعتبار سے گویا زکوٰۃ وصدقات نماز جو اصل عبادت ہے) کیلئے فرع کی حیثیت رکھتے ہیں

عاشقانہ عبادت: محترم دوستو! دوسری طرف حج عاشقانہ عبادت ہے جس میں ترک زیب وزینت' آرائش و نمائش ہے کیونکہ محبوب کی عبادات کے علاوہ تمام امور کو ترک کر کے اسی کی طرف دوڑنا اور اس کو پکارنا ہے' اس لئے علماء کرام کے بقول حج گویا اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے متروکات کی عبادت ہے' جن متروکات میں زینت' لذت' راحت' لباس' جوتے' خوشبو' دیار وطن وغیرہ شامل ہیں۔ جو عشق کے لوازمات میں سے ہیں' ورنہ وہ عاشق 'حقیقی عاشق ہی نہیں جو اپنے محبوب کی خاطر ان تمام لذات اور مرغوبات کو خیر باد نہ کہے۔

عشق ومحبت کے تقاضے: محترم حاضرین! یہاں یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ ان تمام ممنوعات سے پہلے بنیادی اشیاء یعنی کھانا پینا اور جائز شہوات کو بھی چھوڑنا ہے۔ جس کے بغیر بندہ ان منع کردہ رموز کا عادی نہیں بن سکتا۔ اس مقصد کے لئے رب العالمین نے حج سے پہلے بندہ پر روزہ کے ذریعہ مشق بھی کرادی تاکہ ان تین امور کو وقتی طور پر چھوڑ کر بندہ عاشق اس قابل ہوجائے کہ وہ اپنے محبوب ومعشوق کی خاطر تمام لذات' مرغوبات اور آرائش وزیبائش زیب وزینت چھوڑ کر عشق حقیقی کا ثبوت دے۔ اللہ جس سے حقیقی ویقینی محبت مطلوب ومقصد حیات ہے۔ اس کے لے یہ وقتی رکاوٹیں کوئی گھاٹے کا سودا نہیں دیکھیئے اس فانی اور عارضی دنیا میں مجازی محبوب کے خوشنودی کے لئے سخت سے سخت اذیت برداشت کر کے لوگ سکون محسوس کرتے ہیں' تو رب کائنات اور حقیقی محبوب کی رضا کے لئے جس میں دنیا وآخرت کی فلاح ونجات ہے' ایمانی جذبہ سے لبریز مسلمان کے لئے اس محبوب کی رضا مندی کے لئے صعوبتیں برداشت کرنے میں روح کو تسکین اور لذتیں ہی لذتیں ہیں۔

محدثِ کبیر کا قول: والدی وشیخی حضرت نور اللہ مرقدہ اپنے مواعظ میں "والذین آمنوا اشد حبا للہ" کے ضمن میں مجازی عاشق مجنوں کی مثال دیا کرتے تھے۔ عشق مجازی کا پروانہ مجنوں اپنے عشق میں دیوانہ وار جب معشوق لیلیٰ کے محلہ سے گزرتا تو اس محلہ میں صرف مجنوں کے گھر کے در ودیوار نہیں بلکہ محلہ کے ایک ایک دیوار اس کے گھر سے نکلتے ہوئے بلی اور کتے کو بھی چومتے' کسی نے وجہ پوچھی تو اس نے جواباً یہ شعر کہا

وما حب الدیار شغفن قلبی ولکن حبّ من سکن الدیار

یعنی مجھے اس مٹی اور گارے سے بنے گھروں سے محبت نہیں بلکہ ان میں رہائش پذیر لیلےٰ کی نسبت کی وجہ سے چومتا ہوں۔ کتے کو چومتے اور گود میں بٹھانے کی وجہ پوچھی جاتی' کسی نے دیوانہ سمجھ کر پوچھا کیا کرر ہے ہو' وہ جواب دیتا ہے کہ یہ کتا بھی لیلیٰ کے گھر سے گزرا ہوگا۔ میری محبوبہ کی ہوا اس کو لگی ہوگی۔ جب ایک مجازی عاشق کی یہ حالت ہے جسے اپنے محبوبہ سے معمولی نسبت بھی حاصل ہو' قدر کرتا ہے تو جو اشیاء حقیقت میں اللہ کی طرف منسوب ہیں ان سے محبت اور اسکے حکم پر عمل نہ کرنا بعید از عقل ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو سب سے بڑھ کر نسبت اللہ سے ہے' تو رسول کے ساتھ محبت بھی ایمان کا جزو ہے۔ اللہ کے بعد حضورؐ کی شان عالی و برتر ہے یہی کیفیت کلام اللہ یعنی قرآن سے محبت کی بھی ہے کیونکہ یہ اسی کا کلام ہے اور بیت اللہ سے بھی محبت ہوگی کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے۔ اسی کی طرح منسوب ہے۔ اسی وجہ سے حجاج کرام مستانہ اور قلندرانہ عشق میں مبتلا ہو کر اسکے گرد طواف کرتے ہیں

عبادت میں ترتیب: بہر حال بات عبادات کی آپس میں ترتیب اور اس کی حکمت کے بارے میں ہو رہی تھی' درمیان میں نماز کے خشوع اور اللہ سے محبت کا ذکر بھی ضمناً ہوا۔ اس سے پہلے میں نے زکوٰۃ کے بعد رمضان کا ذکر کیا' حدیث میں اسے "ھوشھر الصبرو الصبرثوابه الجنة" جیسے خوشخبری سے نوازا گیا۔ میرا صبر ہے یعنی حلال کھانا' پینا اور جماع ترک کرنا ہے اور ہمیں روزوں کی ادائیگی یا تربیت کرانے کے فوراً بعد اعتکاف کا ارشاد کیا گیا تا کہ ان متروکات کے ساتھ' روزہ دار اب اپنی بیوی' اولاد اور گھر کو بھی چھوڑ دے اور اللہ کے گھر کو اپنا گھر بنالے۔ اب جونہی رمضان المبارک کا اختتام ہے۔ اشھر حج شروع ہو گئے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ان متروکات کے ساتھ اپنے گھر' شہر اور وطن کو بھی چھوڑ کر دیارِ محبوب' خانہ معشوق میں جانے کی تیاری کرلو۔ آپ کو اندازہ ہوگا کہ رمضان شریف گزرتے ہی اللہ کے نیک اور عاشق بندوں کے دل خانہ محبوب کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں' ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ جیسے بھی ممکن ہو دیار یار میں پہنچوں۔ حرم اقدس پہنچنے سے پہلے احرام کی حالت میں حجاج حسنات میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

ابتدائے عشق: لیکن ان سب سے بڑھ کر یہ سفر اسلئے بھی محترم اور مقدس ہے کہ اسکی ابتداء عشق سے ہوتی ہے جو تمام کائنات کیلئے بمنزلہ نقطہ و مبداً ہے ترقی کا زمانہ ہے جدید سواریاں، موٹر، بسیں، ریل اور جہاز موجود ہیں گزشتہ ادوار میں تو ان سہولتوں کا تصور بھی نہ تھا۔ میرے دادا جان حج کی صعوبتیں، سڑکوں کا نہ ہونا اور راستوں میں لوٹ مار کے واقعات بیان کر کے اس مبارک سفر کے واقعات بیان کرتے جس سے اندازہ ہوتا کہ اس مقدس حج کیلئے اسلاف نے کیا کیا مصائب برداشت کئے۔ اب تو بحمد للہ جدید ترین وسائل موجود ہیں خچروں پر سوار ہو کر یا پیدل جانے کا تصور یاد رفتہ بن گیا ہے۔ حجاج کرام احرام کی چادر بطور کفن اپنے بدن پر باندھ کر بے خوف و خطر حرم اقدس کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ ہر نشیب و فراز پر اپنے معبود حقیقی کی وحدانیت کے ترانے " لبیک

اللھم لبیك لا شریك لك لبیك الخ " کہتے ہوئے مستانہ وار جاتے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ نہ صرف آج بلکہ تا قیامت جاری رہے گا۔

انبیاء کرامؑ اور حج بیت اللہ: محترم حاضرین! ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تمام انبیاء کرام نے بیت اللہ شریف کی زیارت کی تمام انبیاء میں سے موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں جواحرام باندھے وادیوں اور گھاٹیوں سے گزر رہے ہیں۔

عن ابن عباسؓ قال کنا مع النبی ﷺ بین مکة والمدینة فمررنا بواد فقال ای وادھذہ ؟ قالو وادی الازرق قال کانی انظر الی موسیٰ فذکر من طول شعرہ شیئاً لایحفظه داؤد واضعا اصبعةً فی اذنه له جؤ ارالی الله باالتلبیة مارا بھذا الوادی قال ثم سرناحتی اتینا ثنیة ' فقال ای ثنیة ھذہ؟ قالوا ثنیة ھرشیٰ اولفت قال کانی انظر الی یونس علیه السلام علی ناقة حمراء علیه جبة صوف وخطام ناقته خلبة مارا بھذا الوادی ملبیا (رواہ ابن ماجه)

"ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہے تھے ہمارا گزر ایک وادی سے ہوا آپ نے پوچھا کہ کونسی وادی ہے ساتھیوں نے جواب دیا وادی ازرق ہے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وادی سے گزرتے ہوئے گویا اپنے آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالوں کی لمبائی کے متعلق بھی کچھ فرمایا تھا جو حدیث کے راوی داؤد بن ابی العالیہ کے ذہن میں نہ رہا اور فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کانوں میں انگلی دبائے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آہ زاری اور فریاد و پکار کرتے چلے جار ہے تھے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ اور چلے اور ایک گھاٹی پر پہنچے آپ ﷺ نے پھر پوچھا یہ کونسی گھاٹی ہے ہم نے (ہرشیٰ) یالفت بتائی آپ نے فرمایا میں گویا آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام اونی جبہ پہنے اونٹنی پر سوار ہیں جس کی مہار بھی چھال سے بنی ہوئی ہے تلبیہ کہتے ہوئے وادی سے گزرتے چلے جارہے ہیں ایک دوسرے روایت میں حضرت ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ اس سفر حج میں حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ یہ کونسی وادی ہے انہوں نے کہا وادی عسقان آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہاں سے ھود و صالح علیہ السلام بھی چغے کا تہبند باندھے دھاری دار چادر اوڑھے حج بیت اللہ کیلئے سرخ اونٹنیوں پر سوار گزر رہے ہیں جن کی مہاریں درخت کی چھال سے بنی ہوئی ہیں۔

جنتی پتھر: محترم دوستو! میں عرض کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے حرم محترم اور اس کالی کوٹھڑی کو شان اور عظمت دی اسکی مثال ملنا اس دنیا میں ناممکن ہے۔ یہاں پر خاصان خدا کے قدم لگے ہیں جن کے نشانات آج تک موجود ہیں مقام ابراہیم آپ نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان مقامات مقدس کی زیارت سے بار بار

نوازے۔ جس پتھر پر کھڑے ہوکر خانہ کعبہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کر رہے تھے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشانات اس پتھر پر جو اللہ کے حکم پر لفٹ کا کام دے رہا تھا موجود ہیں۔ حجر اسود جنت کا پتھر ہے جسے ہم گناہ گار اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہیں کتابوں میں لکھا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ نزل الحجرا لا سود من الجنة وهو اشد بیا ضاً من اللبن فسودته خطایا بنی آدم

ابن عباس آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا حجر اسود جنت سے دودھ سے زیادہ سفید اترا تھا اسے اولاد آدم کی کوتاہیوں نے سیاہ کر دیا۔

بوسئہ حجر اسود: حضور اکرم ﷺ حجر اسود کے پاس آکر اسے چومتے اور اور رو رو کر اللہ کے سامنے دست بد عا ہوتے حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہی وہ مقام ہے۔ ''جہاں آنسو بہانے چاہئیں'' بہر حال حج کے تمام افعال ایک عاشق صادق کو عشق کی باریکیوں اور عشق کے آداب کی تربیت کراتا ہے۔ کبھی منیٰ تو عرفات کی چوٹیوں پر، اسکے بعد مزدلفہ اور صفا و مروہ کی گردش، کبھی کعبہ کے پردے کو پکڑا اور کبھی رکن یمانی کو چوم کر گریہ کناں اسی عشق میں کامیابی کے بعد رب العزت نے بے پناہ انعامات کا اعلان کیا۔ ایک طویل حدیث میں میدان عرفات میں وقوف کے بارے میں ارشاد نبوی ہے عرفہ کے دن سے بڑھ کر تو اللہ کے نزدیک کوئی دن نہیں اس دن اللہ تعالیٰ نزول فرما کر دنیا والوں کا ذکر کرنے کے بعد فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے بکھرے بالوں اور غبار آلود جسموں کے ساتھ دھکتے ہوئے دھوپ میں سسکتے ہوئے میرے پاس آگئے ہیں۔ یہ دور دراز علاقوں سے میری رحمت کی امید لے کر آتے ہیں (حالانکہ نہ انہوں نے میری رقت دیکھی ہے) اور نہ میرا غضب دیکھا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں تو فلاں نچلے درجے کا نکما ہے اور فلاں فلاں اور لوگ بھی گناہ گار تھے رب العزت فرماتے ہیں میں نے ان کو بھی بخش دیا۔

حاضرین محترم! اس سفر عشق میں عاشق صادق کی ایسی مغفرت ہوگی جس کے بارہ میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

وعن ابی هریرةؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع من ذنوبه کیوم ولدته امه (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور وہاں نہ مرد و عورت بے حجاب ہوئے یعنی فحش بات چیت نہ کی اور نہ کوئی اور گناہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو گا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت تھا۔

حجاج کرام اور قبولیت دعا: حج حجاج کے دعوات کے قبولیت کا بہترین ذریعہ ہے حدیث پاک میں ارشاد ہے

"عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول ﷺ الحجاج والعمار وفد الله ان دعوہ اجا بھم ان استغفروہ غفر لھم (رواہ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ کے مہمان ہیں یہ اگر دعا کرتے ہیں تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اگر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں تو ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

ہر طواف خواہ نفل ہو یا فرض جو شخص ادا کرے حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق گویا اس نے ایک جان آزاد کردی۔

انعامات کی بارش:

حج کرنے میں قدم قدم پر اجور کی بارش ہوتی ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ

قال قال رسول الله ﷺ ینزل الله کل یوم علی حجاج بیته الحرام عشرین ومأة رحمة واربعین للمصلین وعشرین للناظرین (رواہ البیھقی)

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے گھر کا حج کرنے والوں پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں اور بیس کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کیلئے ہیں۔علماء نے لکھا کہ کعبہ کو محبت کی نظر سے دیکھنا درحقیقت خدا ہی سے محبت کا ثبوت ہے خانہ کعبہ کو خدا کا گھر ہونے کی حیثیت سے رب العالمین ہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے جو خوش قسمت لوگوں کا حصہ اور نصیب ہے۔

حج، فقر وافلاس ختم کرنے کا ذریعہ:

معزز سامعین! اس اہم ترین عبادت پر اگر گھنٹوں بلکہ دنوں میں بات کی جائے حق ادا نہ ہوگا حج کی ادائیگی کے بعد حج کرنے والے کے حالات میں جو عظیم تبدیلی آجاتی ہے اسکے بارہ میں آنحضرت کے ارشاد بیان کر کے آج کا سلسلہ ختم کر رہا ہوں۔

عن ابی مسعود قال قال رسول الله ﷺ تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضة (مشکوٰۃ المصابیح)

ابی مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ عمرہ اور حج یکے بعد دیگرے ادا کرو اسلئے کہ یہ دونوں فقر و افلاس اور گناہوں کو اسطرح زائل کر دیتے ہیں۔جسطرح بھٹی لوہے اور سونے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت سے اس مبارک سفر کی بار بار توفیق سے نوازیں آمین۔

ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی *

اصول تخریج حدیث ونقد اسانید

(آخری قسط)

الفاظ جرح وتعدیل:

کتب رجال میں راوی کے ترجمہ میں آئے ائمہ جرح وتعدیل کے ان الفاظ پر غور کرنا ہوگا جنھیں راوی کا مرتبہ بتانے کے لیے مخصوص اصطلاحی الفاظ استعمال کیے جاتے تھے ذیل میں یہ اصطلاحی الفاظ حافظ ابن صلاح اور حافظ ابن حجر کی کتب سے نقل کیے جاتے ہیں:

صحابہ کے بعد پہلا مرتبہ ثقاہت رکھنے والے راویوں کے لیے "اوثق الناس"، "ثقة ثقة" یا "ثقة متقن" جیسے مبالغہ کے صیغے/ الفاظ استعمال کیے جاتے تھے۔ اس طبقہ میں خود علماء جرح وتعدیل اور ائمہ نقد حضرات بھی ہوتے تھے۔ ان کی حدیث نمبرا کی صحیح لذاتہ مانی جاتی ہے۔

دوسرا مرتبہ ان لوگوں کا ہے جنھیں ثقہ کہنے پر تمام ائمہ جرح وتعدیل متفق ہوں انھیں "ثقة"، "متقن"، "حجة"، "حافظ"، "ثبت"، "ضابط" وغیرہ غیر تکراری صیغوں سے تعبیر کرتے تھے۔ اس مرتبہ والوں کی حدیث نمبر دو کی صحیح لذاتہ ہوتی ہے۔

تیسرا مرتبہ ان لوگوں کا ہے جن کی توثیق پر زیادہ تر ائمہ جرح وتعدیل متفق ہوتے لیکن اکا دکا اس سے اختلاف بھی کرتے ایسے راویوں کے لیے "صدوق"، "لاباس به" اور "ليس به باس"، "مامون" اور "خيار" جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ اس مرتبہ والوں کی حدیث نمبر۳ درجہ کی صحیح لذاتہ ہوتی ہے۔ محدثین اس طبقہ کی روایات غور وفکر کے بعد قبول کرتے تھے۔

چوتھا درجہ ان رجال کا ہے جن کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے درمیان اختلاف ہوتا بعض ان کی توثیق کرتے اور بعض تضعیف۔ اور تضعیف کی بھی کوئی بنیاد ہوتی، ایسے لوگوں کو "صدوق يهم"، "صدوق يخطى"، "صدوق له اوهام"، "صدوق يخطى كثيرا"، "وسط"، "شيخ وسط"، "شيخ"، "جيد الحديث"،

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

"حسن الحدیث" اور "سیئ الحفظ" جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ اس طبقہ میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو کسی بدعتی جماعت: جیسے شیعہ، قدریہ، مُرجیہ اور جہمیہ وغیرہ سے تعلق رکھتے تھے، چنانچہ ان کو: مثلاً "صدوق رُمی بتشیع" وغیرہ تعبیرات سے ذکر کرتے ہیں۔ اس مرتبہ والوں کی حدیث نمبرا کی حسن لذاتہ ہوتی ہے، محدثین ان کی روایات کو بھی غور وفکر کے بعد قبول کرتے تھے۔

پانچواں مرتبہ ان رجال کے لیے ہے جو قلیل الحدیث ہوتے ہیں، یعنی ان کی احادیث ایک سے دس تک کے درمیان ہوتی ہیں اور ان کے لیے کوئی ایسی جرح بھی ثابت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ان کی حدیث چھوڑدی جائے چنانچہ ایسے رجال میں سے جن کی احادیث میں متابعت کی گئی ہوتی ہے ان کو "مقبول"، "صالح الحدیث"، "صویلح"، "صدوق انشاء الله"، "ارجوا بان لاباس به" سے تعبیر کرتے تھے۔ اور جن کی متابعت نہیں کی گئی ہوتی ان کو "لین الحدیث" سے تعبیر کرتے۔ ان دوشقوں میں سے مقبول کی حدیث نمبردو کی حسن لذاتہ ہوتی ہے اور لین الحدیث کی نمبر۳ کی حسن لذاتہ ہوتی ہے۔

چھٹا مرتبہ ان راویوں کا ہے جن میں ادنیٰ درجہ کا ضعف پایا جاتا ہے ان کے لیے محدثین ہلکے درجۂ ضعف کو بیان کرنے والے الفاظ جرح استعمال کرتے تھے۔ مثلاً "فیه مقال"، "ضعف"، "فیه ضعف"، "فی حدیثه ضعف"، "تعرف و تنکر"، "ما اعلم به باسا"، "لیس بذاک القوی"، "لیس بالمتین"، "لیس بحجة"، "لیس بعمدة"، "فیه خلف طعنوا"، "خلف طعنوا"، "ماهو فیه خلف"، "طعنوا فیه"، "سیئ الحفظ" اور "فیه اذلی مقال" جیسے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اس طبقہ سے تعلق رکھنے والا راوی بالکل ساقط الاعتبار اور متروک الحدیث نہیں سمجھا جاتا تھا اور نہ ہی اسے درجہ عدالت سے یکسر خارج کردیا تھا تاہم ایسے راویوں کو کسی حد تک ضعیف و مجروح ضرور سمجھا جاتا تھا اور غور وفکر کے بعد ان کی حدیثوں کو بھی لکھ لیا جاتا تھا۔

ساتواں مرتبہ ان راویوں کا ہے جن میں چھٹے کے مقابلہ میں زیادہ ضعف پایا جاتا ہو، انھیں "لیس بقوی" کہا جاتا تھا۔ اس مرتبہ سے تعلق رکھنے والے راویوں کی حدیث کو ضعیف کہا جاتا تھا مگر تعدد طرق کی صورت میں ضعیف حدیث بلند ہوکر حسن لغیرہ تک پہونچ جاتی ہے۔ ان کی حدیثوں کو بھی محدثین لکھ لیتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق کسی معتبر امام کی توثیق نہیں پائی جاتی۔

آٹھویں درجہ سے تعلق رکھنے والے راویوں کے لیے "ضعیف الحدیث"، "ضعیف"، "منکر الحدیث"، حدیثه منکر"، "واه ضعفوه"، "مضطرب"، "لا یحتج به" اور "مجهول" استعمال کرتے تھے۔

ضعف کا آخری یا نواں درجہ رکھنے والے راویوں کے لیے "متروک الحدیث"، "ذاهب الحدیث"، "کذاب" اور "واهیة" جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ایسے راویوں کی روایات کا بالکل اعتبار نہیں

کیا جاتا تھا۔

اتصال سند:

تیسرا مرحلہ صحت حدیث کی تیسری شرط اتصال سند کی تحقیق کا ہے۔ اتصال سند کے تحقق کے لیے ضروری ہے کہ سند کے ہر راوی کا اس کے شیخ سے سماع ثابت ہو۔ امام بخاری اور ان کے استاذ علی بن مدینی کے نزدیک یہ ضروری ہے۔ محققین نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ جب کہ امام مسلم اور بعض دیگر ائمہ حدیث کے نزدیک معاصرت- یعنی امکان لقاء- بھی اتصال کے حکم میں ہے بشرطیکہ راوی مدلس نہ ہو۔

جہاں تک اس شرط کے تحقق کی معرفت کا سوال ہے تو ثقہ راوی اگر اپنے شیخ سے "حدثنا"، "اخبرنا" اور "سمعت" جیسے صریح سماعت پر دلالت کرنے والے صیغوں سے روایت کرتا تو بلاشبہ روایت کا اتصال مانا جائیگا۔

محدثین کے یہاں روایت حدیث کے کل آٹھ طریقے رائج تھے جن میں ہر ایک صیغہ سے تحمل حدیث کی الگ الگ کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ ان کے علاوہ باقی تمام دیگر طرق سے بیان کی ہوئی روایت غیر مقبول سمجھی جاتی تھی۔ وہ آٹھ طریقے حسب ذیل ہیں:

(۱) استاذ کی زبان سے سننا، (۲) استاذ کے سامنے پڑھنا، (۳) اجازت، (۴) مناولہ، (۵) کتابت، (۶) اعلان عام، (۷) وصیت، (۸) وجادت۔ ان میں سے ہر ایک سے متعلق کچھ ضروری تفصیلات ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) سماع- استاذ کی زبان سے سننا:

استاذ اپنی زبان سے حدیث کے الفاظ بیان کرے، خواہ یادداشت سے یا کتاب سے دیکھ کر اور مستفدین خواہ لکھیں یا صرف سنیں۔ تحصیل حدیث کی تمام صورتوں میں یہ سب سے اعلیٰ صورت ہے اس صورت میں راوی کے لیے اگر تنہا ہو تو سمعت یا حدثنی اور اگر سماعت میں جماعت شریک ہے تو سمعنا اور حدثنا کے الفاظ بیان کرنا لازم تھا۔

(۲) قراءۃ علی الشیخ (استاد کے سامنے پڑھنا):

اس کی صورت یہ ہے کہ شاگرد حدیث کی قرأۃ کرے اور شیخ اسے سنے تو ایسی صورت میں شاگرد کے لیے لازم تھا کہ وہ اخبرنی یا (بصورت مجلس) اخبرنا کہہ کر روایت بیان کرے۔ اکثر محدثین کے یہاں یہ صورت عرض کے نام مشہور ہے۔ تمام ائمہ کے نزدیک اس طرح حدیث کی تحصیل اور اس کے نقل و بیان کی یہ صورت بھی صحیح و معتمد ہے لیکن پہلی صورت سے کمتر ہے۔

(۳) اجازۃ: یعنی نقل حدیث کی تحریری یا زبانی اجازت:

اسکی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنے کسی ایک معین شاگرد سے کہے اجزت لك ان تروی عنی (میں تم کو

فلاں کتاب سے روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں) اب اگر راوی ان حدیثوں کی روایت کرتا ہے تو اس کے لیے تحمل حدیث کی کیفیت بیان کرنا لازم تھا کہ وہ اس کے لیے 'انبأني' کہے۔ یہ طریقہ بھی جمہور کے نزدیک معمول بھی اور صحیح ہے۔

(۴) مناولہ: اس کے لغوی معنی دینا، عطا کرنا، اصطلاحی معنیٰ کسی شیخ کا اپنے شاگرد کو اپنی کوئی تحریر یا کتاب عطا کرنا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنے کسی شاگرد کو اپنی کتاب دے کر کہتا کہ یہ روایتیں میں نے فلاں سے نقل کی ہیں، تم یہ حدیثیں مجھ سے روایت کرسکتے ہو، پھر یہ کتاب شاگرد کی ملکیت میں رہتی یا شیخ شاگرد کو کتاب سے نقل کرنے کے لیے بطور عاریت دیتا، تو ایسی صورت میں شاگرد جب اس سے روایت نقل کرتا تو صیغۂ ادائیگی میں ناولنی، اجازلی، حدثنی مناولة یا اخبرنی مناولة واجازة کہنا ضروری تھا۔ اس صورت سے گرچہ روایت جائز ہے، لیکن پہلی دونوں صورتوں سے کمتر اور اجازت کی دوسری تمام صورتوں سے اوپر ہے۔

(۵) کتابت: یعنی شیخ اپنی سنی ہوئی احادیث کو خود لکھ کر یا لکھوا کر کسی کو دیتا اور اس کی بھی صراحت کر دیتا کہ میں نے جو کچھ لکھ کر دیا یا بھیجا ہے اس کی روایت کی تم کو اجازت ہے۔ ایسی صورت میں شاگرد جب اس نسخہ سے روایت کرتا تو کہنا ضروری تھا "كتب الى فلانه حدثنى فلان يا حدثني كتابة"، محدثین کے نزدیک یہ صورت بھی صحیح اور جائز تھی جو مناولہ مع اجازت کے مانند ہے۔

(۶) اِعلام: لغوی معنیٰ اعلان کرنا، خبر دینا، اصطلاحی معنی: محدث کا یہ خبر دینا کا فلاں حدیث یا فلاں کتاب اس کی سنی ہوئی ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ حدیث بیان کرنے یا کتاب دینے کے بعد شاگرد سے یہ کہے کہ یہ حدیث یا کتاب اس کی مسموعات میں سے ہے، ساتھ ہی شاگرد کو اس سے روایت کی اجازت بھی دیتا تو ایسی صورت میں شاگرد کو روایت بیان کرتے وقت کہنا ضروری ہوتا 'اعلمني شيخي بكذا'۔ یہ طریقہ بھی محدثین کے یہاں بالاتفاق جائز ہے۔

(۷) وصیت: اس کی صورت یہ ہے کہ محدث اپنی موت یا سفر کے وقت اپنی جمع کردہ کسی کتاب کے حق میں کسی کے لیے وصیت کر جاتا۔ ایسی صورت میں اس شخص کے لیے اس امانت/کتاب سے روایت نقل کرنا جائز نہیں تھا بجز اس کے کہ وصیت کرنے والا اس سے نقل روایت کی بھی اجازت دے دیتا۔ بعد اجازت اگر وہ شخص اس سے حدیثیں نقل کرتا تو اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ کہے اوصى الى فلان بكذا يا حدثني فلان وصيةً روایت کی یہ صورت بھی جائز ہے ورنہ اجازت کے بغیر محض وصیت کی بُنیاد پر اس سے نقل روایت جائز نہیں۔

(۸) وجادہ: لغوی معنیٰ پانا، اصطلاحی معنی: کسی شخص کا کسی محدث کی تحریر کردہ کسی روایت یا کتاب کا پانا جس کے خط کو وہ پہچانتا ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شاگرد اپنے شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی احادیث پاتا جس سے شیخ

روایت کرتا تھا لیکن شیخ سے اس پانے والے شخص کا نہ سماع ثابت ہوتا اور نہ اجازت ایسی صورت میں اس تحریر سے روایت نقل کرنا درست نہیں ہوتا بجز اس کے کہ راوی اس سے روایت نقل کرتے وقت یہ کہتا وجدت بخط فلاں یا قرأت بخط فلاں۔

ان آٹھ صورتوں میں صرف پہلی اور دوسری صورت سے اتصال ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ چھ صورتوں کی زیادہ قدر و قیمت نہیں۔ ان کی بابت محدثین کے درمیان بہت اختلاف ہے۔

راوی اور شیخ کے درمیان لقاء اور سماعت معلوم کرنے کے لیے کتب رجال بھی ہیں خاص طور پر حافظ مزی کی کتاب تہذیب الکمال، جو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب ہے، اس کتاب میں حافظ مزی نے ان شیوخ و تلامذہ کی وضاحت کا اہتمام کیا ہے جن سے ان کو سماع حاصل ہے، شیوخ و تلامذہ کی فہرست میں مزی نے ممکنہ حد تک استیعاب کی کوشش کی ہے۔

سند پر حکم لگانے کا طریقہ:

گذشتہ تین مراحل یعنی راوی کا عدل و ضبط اور اتصال سند کی تحقیق کے بعد سند پر حکم لگانے کا مرحلہ آتا ہے۔ اس کے لیے ذیل میں مذکور ہدایات ذہن میں رکھنی ہونگی۔

(۱) اگر سند کے تمام راوی پہلے، دوسرے اور تیسرے مرتبہ سے تعلق رکھتے ہیں تو کہا جائے گا "اسنادہ صحیح" اگر ان میں سے کوئی راوی چوتھے یا پانچویں درجہ سے تعلق رکھتا ہے تو کہا جائے گا "اسنادہ حسن"۔

(۲) اگر سند میں کوئی راوی چھٹے، ساتویں یا آٹھویں درجہ سے تعلق رکھتا ہے تو کہا جائے گا "اسنادہ ضعیف"۔

(۳) اگر نویں درجہ سے تعلق رکھتا ہے تو کہا جائے گا "اسنادہ متروك" یا "اسنادہ موضوع"۔

(۴) واضح رہے کہ نتیجہ ہمیشہ ادنیٰ راوی کے تابع ہوتا ہے یعنی اگر کسی سند میں چار راوی ثقہ ہیں اور کوئی ایک راوی ضعیف ہو تو حدیث پر ضعیف کا اطلاق ہوگا اور ان ثقہ راویوں کا حدیث پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

(۵) اگر چوتھے اور پانچویں مرتبہ والے راویوں کو ان ہی جیسے یا ان سے اچھے روات سے متابعت حاصل ہو جائے تو سند پر صحیح کا حکم لگ جائے گا یہ صحیح لغیرہ ہوگی اور اس میں بھی وہی فرق مراتب ہوگا جو حسن لذاتہ میں تھا۔

(۶) ۶، ۷ اور ۸ ویں مرتبہ والوں کو اگر متابعت حاصل ہو جائے تو ان کی سند ضعیف سے اٹھ کر حسب مراتب حسن لغیرہ تک پہونچ جائے گی لہٰذا یہ کہا جائے گا "اسنادہ حسن"۔

(۷) نویں درجہ کے راویوں کو تعدد طرق سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا یعنی ان کی سند میں کوئی قوت نہیں آتی۔ رہا متن تو اس مرتبہ کی حدیث کے اگر عواضد و متابعات متعدد ہوں تو اس پر حسن لغیرہ کا حکم لگ سکتا ہے۔

شذوذ وعلل کا نہ ہونا:

صحت حدیث کا چوتھا مرحلہ شذوذ وعلل سے محفوظ ہونے کی تحقیق کا ہے۔شذوذ کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی ثقہ راوی اپنی روایت میں اپنے سے زیادہ ثقہ یا اپنے جیسے یا اپنے سے کمتر متعدد ثقات کی حدیث کی مخالفت کرے۔

اور علت سے مراد یہ ہے کہ سند کے بظاہر صحیح ہونے کے باوجود اس میں باطنی طور پر کوئی ایسی علت ہو جو حدیث کو ناقابل قبول قرار دے رہی ہو۔علت کبھی سند میں پائی جاتی ہے کبھی متن میں اور کبھی دونوں میں۔ یہی حال شذوذ کا بھی ہوتا ہے۔شذوذ بھی درحقیقت علت کی ایک صورت ہے۔علت کی شناخت کے بعد اس کی بہت سی صورتیں بنتی ہیں جن کو الگ الگ نام سے موسوم کیا جاتا ہے مثلاً شاذ، منکر، مرسل خفی، مقلوب، مصحف، مدرج اور مضطرب وغیرہ اور کچھ ایسی بھی صورتیں بچتی ہیں جن کو کوئی نام نہیں دیا جاتا انھیں فقط معلل قرار دیتے ہیں۔ سند میں یہ چیزیں دیکھنا ایک اہم اور دشوار کن مرحلہ ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ ثقہ راوی نے جو بیان کیا ہے وہ صحیح ہی ہو، اس میں وہ کسی وہم وخطا اور نسیان کا بھی شکار ہوسکتا ہے۔اس لیے زیر بحث حدیث کے تمام طرق کو جمع کر کے رواۃ اور متن حدیث کے اختلافات کو دیکھنا ہوتا ہے جس سے راویوں کی غلطی اور اس کا سبب گرفت میں آجاتا ہے، مثلاً راوی کا ذھول، نسیان، اپنے نوشتوں سے دور سفر میں ہونا، بڑھاپا اور ناجنس کی صحبت وغیرہ۔اس لیے یہ کام رجال سے متعلق وسعت معلومات کا طالب ہے اور ساتھ ہی دقت نظر کا بھی اور اس مرحلہ سے گذرے بغیر کسی حدیث سے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ویسے علماء نے علل سے متعلق ایسی کتابیں تالیف کی ہیں جن سے واقفیت اس کام کو آسان کردیتی ہے مثلاً علل الحدیث ابن ابی حاتم، العلل ومعرفة الرجال امام احمد، العلل ابن مدینی، العلل الکبیر ترمذی، العلل الصغیر ترمذی، العلل الواردۃ فی الاحادیث النبویة دار قطنی موخرالذکر اس موضوع کی جامع ومفید کتاب ہے۔

نقد سند کے تمام مرحلوں اور اصولوں کو عمل میں لاتے ہوئے ایک مثال دی جاتی ہے تاکہ ان اصولوں کو منطبق کرنا آسان ہو۔امام نسائی نے ایک روایت یوں بیان کی ہے: اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود قال حدثنا خالد بن الحارث قال حدثنا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب ان اباہ حدثه عن عبداللہ بن عمرو قال لما فتح رسول اللہ ﷺ مکة قام خطیبا فقال فی خطبته لایجوز لامرأۃ عطیة الا باذن زوجھا۔ اس حدیث کی سند میں ۶/رواۃ ہیں۔اس حدیث کا حال جاننے کے لیے ہم کو اولاً ان کے تراجم تلاش کرنے ہوں گے، چونکہ نسائی صحاح ستہ میں سے ہے اس لیے ان کے تراجم کا تلاش کرنا بایں معنیٰ کسی قدر آسان ہے کہ کسی ایسی کتاب کی طرف رجوع کیا جائے جس میں صحاح ستہ کے رواۃ کے تراجم ہی کو جمع کیا گیا ہو۔اس کے لیے ابن حجر کی کتاب

تقریب التہذیب بہت مفید ہے۔ اور ذکر کیا جاچکا ہے کہ تراجم کی کتابوں میں ناموں کی ترتیب حروف ہجا کے اعتبار سے ہوتی ہے لہٰذا سلسلہ وار ہر راوی کا ترجمہ اس کے نام سے پہلے حرف کے مطابق فہرست والے حصہ میں تلاش کیا جائے گا۔ پہلے راوی اسماعیل بن مسعود کا ذکر ہمزہ والے اسماء کی فہرست میں ملے گا اور اگر اس نام کے کئی راوی ہوں تو سب کی کنیت الگ الگ ہوگی۔ اگر کنیت نہیں معلوم تو راوی کے نام کے ساتھ ایک قرینہ/ رمز بھی ذکر کیا گیا ہے مثلاً ''س'' سے مراد نسائی ہے جب کہ دوسرا رمز سے دوسری کتاب کے راوی کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح دیگر رواۃ کے تراجم دیکھنے ہوں گے۔ راوی کا ترجمہ تلاش کرنے کے بعد اس کی عدالت وضبط کو جاننے کا مرحلہ آتا ہے، چنانچہ سب کے تراجم سے ان کی عدالت وضبط کے متعلق فیصلے دیکھے جائیں گے۔ ان فیصلوں کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء نے پہلے تین رواۃ کو اعلیٰ درجہ کا عادل وضابط قرار دیا ہے اور آخری راوی صحابی ہیں ان کے متعلق کچھ کہنے وسوچنے کی ضرورت نہیں البتہ چوتھے اور پانچویں راوی کی بابت کچھ کلام ہے مگر معتمد وہ بھی ہیں۔ لہٰذا رواۃ کی عدالت وضبط تو لائق اطمینان ہے۔

رہی تیسری شرط اتصال سند، تو نسائی سے لے کر حسین تک تو اتصال ثابت ہے اس لیے کہ اخبرنا اور حدثنا کے الفاظ کے ساتھ حدیث نقل کی گئی ہے کیونکہ یہ الفاظ براہ راست سننے کی صورت میں ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ البتہ حسین معلم نے اپنے شیخ عمرو بن شعیب سے اور عمرو بن شعیب کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حدیث کو لفظ ''عن'' کے واسطے سے نقل کیا ہے اور عن کے ذریعہ حدیث کی روایت کے سلسلہ میں صحیح ومعمول بہ قول جو جمہور فقہاء اور محدثین کا ہے وہ یہ ہے کہ چند شرائط کے ساتھ اس کو متصل شمار کیا جائے گا (۱) عن کے ذریعہ روایت کرنے والا مدلس نہ ہو (۲) جن دو راویوں کے درمیان لفظ عن آرہا ہے ان کے درمیان ملاقات کا امکان پایا جاتا ہو یعنی دونوں کا زمانہ ایک ہو۔ چونکہ حسین مدلس نہیں اس لیے ان کا عنعنہ اتصال وسماع پر محمول ہے۔ اور شعیب گرچہ مدلس ہیں مگر ایسے کہ محدثین ان کی تدلیس کو گوارہ کرتے ہیں مزید یہ کہ شعیب کا عبداللہ بن عمر سے سماع بھی ثابت ہے اس لیے مجموعی طور پر حدیث کا اتصال ثابت ہے۔

جہاں تک شذوذ وعلت کی بات ہے تو بظاہر اس حدیث کے حق میں کسی قسم کے شذوذ یا علت کا ثبوت نہیں ہے اس لیے حدیث کی صحت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ چوتھے اور پانچویں راوی کی بابت کچھ کلام ہے اس لیے صحیح کے ادنیٰ مرتبہ میں یا حسن کے اعلیٰ مرتبہ کی حدیث قرار دی جائے گی۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد اعظم

دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی

(۷ستمبر ۸۸ء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کے یوم وفات کی مناسبت سے)

مرد سپاہی ہے وہ اس کی زرہ لا اللہ
سایہ شمشیر میں اس کی پنہ لا اللہ

مساجد اور مدارس اسلامیہ نے مسلمان سلاطین کے عہد حکومت میں مسلم امہ کی تعلیم میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں مسلم سلاطین کے عہد میں وہ مسلمان بچے جو قرآن کریم پڑھنے کیلئے مسجد کے مولوی صاحب کے پاس بھیجے جاتے تھے کہ وہ قرآن مجید پڑھنا سیکھیں۔ وہ بچہ جو مسجد مکتب میں قرآن پاک پڑھنے گیا بہت تھوڑی سی کوشش سے فارسی حروف تہجی پڑھ لیتا تھا۔ فارسی اس وقت سرکاری زبان تھی اور اس کا سیکھنا چنداں مشکل نہ تھا۔ انہی وجوہات کی بنأ پر اس زمانے میں مسلمانوں میں تعلیم کی اوسط تقریباً ۶۰ فیصد کے لگ بھگ تھی جو کہ انگریزوں کے عہد حکومت میں ۱۶ فیصد اور آجکل ۴۵ فیصد ہے۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے مسلم طلبہ دارالعلوم کو بھیجے جاتے تھے۔ جو کہ مختلف اہم مقامات پر ملک کے اندر قائم کئے جاتے تھے۔ یہ دارالعلوم اپنے وقت کے معروف علمأ کے زیر نگرانی چلتے تھے اور طلبہ کو مفت خوراک' رہائش کے علاوہ مفت تعلیم بھی مہیا کرتے تھے۔ جس میں متفرق مذہبی اور دوسرے مضامین پڑھائے جاتے تھے۔ ہندوستان میں رہنے والے ہندوؤں کی تعلیمی حالت یوں نہ تھی بلکہ بے حد ابتر تھی کیونکہ ہندو مذہب میں گیتا اور ویدوں کا پڑھنا صرف برہمن کا حق تھا اس سے کم کسی دوسرے درجے کے ہندو کو کسی مذہبی کتاب کو ہاتھ لگانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ نچلے درجہ کے ہندو شودھر کو گیتا اور وید کے اشلوک سننے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ پڑھنا لکھنا صرف برہمن ہی کا حق سمجھا جاتا ہے۔ ان حالات میں ہندوؤں کی تعلیمی حالت کا اندازہ لگانا مشکل نہ ہونا چاہیے۔

اس زمانے میں مسلمانوں نے ہندو بچوں کو مسجد مکاتب میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے رکھی تھی اور ہندوستان بھر میں ہزاروں ہندو طلبأ مسجد مدارس اور دارالعلوم میں زیر تعلیم تھے مسلمانوں کی مذہبی رواداری' کشادہ دلی اور مساوی سلوک کا اندازہ اسی ایک بات سے لگ جانا چاہیے کہ مسلمانوں کی حکومت نے ہندوؤں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ اپنے بزرگوں سے میں نے سنا ہے کہ کپڑے کا ایک ہندو بیوپاری جس کا تعلق اکوڑہ سے تھا مسجد مدارس میں طلبأ کو مثنوی مولانا روم پڑھایا کرتا تھا سعدی کی گلستان اور بوستان ہم نے خود ہندوؤں کی زبانی سنی ہے جو

انہوں نے ظاہر ہے کسی مسجد مکتب کے استاد سے ہی پڑھی ہوگی۔وقت وقت کی بات ہے۔اپنے بچپن میں اپنی دادی نانیوں کو اخبار اور کتابیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی تھی کہ پرانے زمانے میں جب گاؤں میں لڑکیوں کے سکولوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا انہوں نے لکھنا پڑھنا کہاں سے سیکھا بڑی حد تک ان کی تعلیم کا منبع قرآنی قاعدہ اور قرآن کریم کی تعلیم تھا جس نے انہیں لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ظاہر ہے اس میں ان کی اپنی دلچسپی اور ہمت بھی شامل رہی ہوگی۔مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہندوستان میں گویا معاشرتی قدریں تبدیل ہوگئیں اور انگریز اپنا نظام تعلیم لے آئے۔تاکہ ہندوستانیوں میں ایک ایسا طبقہ معرض وجود میں لاسکیں جو کہ ان کے انتظامی امور مملکت چلانے میں ان کی مدد کرسکے اور ان کا وفادار بھی ہو۔

ہندو چونکہ تعلیم کے میدان میں شدید محرومی کا شکار تھے اس لئے انگریزی تعلیم کے لئے سب سے پہلے لبیک انہوں نے کہا مسلمان چونکہ حکومت کھو چکے تھے اور انگریزوں کو غاصب سمجھتے تھے اس لئے وہ انگریزی تعلیم سے دور ہے اور ان کی توجہ کا مرکز مسجد مکتب اور دارالعلوم ہی رہے۔انگریزی تعلیم سے مسلمانوں کی یہ نفرت بیسوی صدی کے شروع تک رہی اس میں، کچھ کمی سرسید کی تحریک انگریزی پڑھو کے بعد آئی مگر مسلم علمأ سرسید سے متفق نہ ہوئے اور ملک میں مختلف مقامات پر دارالعلوم کی جاری تعمیر و تاسیس اس بات کی شاہد ہے کہ مسلم علمائے دین انگریزی حکومت سے برسرپیکار رہے تاکہ اپنی مذہبی' معاشرتی' معاشی اور ثقافتی ورثے اور روایات کی حفاظت کرسکیں جو کہ مغربی تہذیب کے سیلاب میں تباہ ہوتی ہوئی نظر آرہی تھیں ہندوستان کے بٹوارے کے بعد اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک پاکستان کے لئے ایسے اداروں کی اشد ضرورت محسوس کی گئی کیونکہ مغربی اثرات کے آگے بند باندھنے کی ضرورت نہ صرف موجود تھی بلکہ بڑھ گئی تھی۔

اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے پاکستان بننے کے بعد پہلا ادارہ جو قائم ہوا وہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تھا۔جس کے بانی مولانا عبدالحق" جو دیوبند کے فاضل تھے اور وہاں ۱۹۴۷ء تک پڑھاتے رہے۔تقسیم ہند کے بعد جب سفر کی آسانیاں اور سہولتیں ختم اور سفری مشکلات پیدا ہوگئیں تو مولانا صاحب کو مجبور کیا گیا کہ وہ دیوبند کے طرز پر ایک دارالعلوم اکوڑہ میں بھی شروع کریں۔لہٰذا ستمبر ۱۹۴۷ء میں اپنے گھر کے نزدیک گاؤں کی مسجد میں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے آٹھ طلبأ کو انہوں نے درس دینا شروع کیا جس کی تعداد ۱۹۴۸ء میں ۳۲ تک پہنچ گئی اور سال بہ سال بڑھتی گئی جب کہ ضرورت ایسے انتظامات کی پیدا ہوئی کہ علیٰحدہ کلاس روم اور رہائش کا بندوبست کیا جائے۔تاکہ دور دراز سے آنے والوں طالب علموں کے لئے قیام ممکن ہوسکے۔لہٰذا گاؤں کی حدود میں ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء کو برلب جی ٹی روڈ دارالعلوم حقانیہ کا سنگ بنیاد ڈیڑھ ایکڑ زمین پر رکھا گیا جو آج نصف صدی گزرنے کے بعد ایک بہت بڑے کمپلیکس یا اکیڈمی کا روپ دھار چکی ہے جس میں ایک ہزار طلبأ کے لئے ہائی سکول'

درس نظامی کے طلبہ جن کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے، کی مفت تعلیم' رہائش اور کھانے پینے کا بندوبست موجود ہے۔ یہ بات باعث دلچسپی ہوگی کہ پاکستان کی کسی حکومت نے آج تک اس دارالعلوم کی کوئی مالی مدد نہیں کی بلکہ پچھلے سڑسٹھ سال سے یہ ادارہ صاحب ثروت لوگوں کے عطیات پر چل رہا ہے۔ اس وقت دارالعلوم میں کمپیوٹر کی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اب اسلامی یونیورسٹی کا مقام حاصل کرچکی ہے اور اس کی موجودہ حیثیت مغرب کے پہلو میں ایک مستقل کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے۔

اس وقت دارالعلوم میں ۴۰ سٹاف کوارٹر ایک لائبریری' ایک دارالحفظ' ایک باقاعدہ شائع ہونے والا ماہانہ مجلہ ''الحق'' ای میل اور ویب سائٹ کی سہولتیں بھی موجود ہیں۔ جس میں تمام تفاصیل مہیا ہوں گی۔ اساتذہ کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے اور اساتذہ کے لئے ۴۰ کوارٹر پر مشتمل ایک سٹاف کالونی بھی زیر تجویز ہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر — نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر
ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات دوام — جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام

میں نہیں کہہ سکتا مسجد قرطبہ میں صدیوں بعد اذان دینے اور دو رکعت نفل نماز ادا کرتے وقت علامہ اقبال کے سامنے وہ کون سی مردان خدا شخصیات تھیں جنہوں نے علم و آگہی کے سوتے مسجد قرطبہ کی صورت میں نقش دوام بنا کر چھوڑے اور پھر ان سے مسجد قرطبہ جیسی عظیم الشان عمارت بنوائی اور علامہ اقبال سے مسجد قرطبہ جیسی شہرۂ آفاق نظم لکھوائی۔ میں جب بھی علامہ کی نظم مسجد قرطبہ پڑھتا ہوں۔ مولانا عبدالحق ؒ کی شخصیت میرے سامنے آن کھڑی ہوتی ہے ۔ قارئین سے ملتمس ہوں کہ وہ بال جبریل میں شامل علامہ اقبال کی نظم مسجد قرطبہ ایک بار پھر غور سے پڑھیں اور ان مردان خدا کو تلاش کریں جن کا ذکر علامہ اقبال نے کیا ہے۔

عشق کا لفظ علامہ اقبال نے مسجد قرطبہ میں چودہ بار استعمال کیا ہے۔ عشق کا لفظ علامہ اقبال کے کلام میں سینکڑوں بار آیا ہے۔ علامہ کے نزدیک عشق ایک آفاقی جذبہ ہے جو اعلیٰ اور ارفع مقاصد کے حصول کیلئے کارآمد یکسوئی اور جدو جہد کے لئے درکار رہوتا ہے اور اس کے بغیر کوئی بڑے مقاصد حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ لفظ عشق کے مجموعی اصطلاحی معنی کمٹ منٹ' لگاؤ' لگن' حصول مقصد کے لئے فرزانگی یا جنون لئے جاسکتے ہیں۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک معاصر مذہبی مکتب کے معاصر مجلّے کے ایک مضمون میں صاحبِ مضمون نے عشق کے ڈانڈے جنسی ترغیبات سے جاملائے ہیں' جو عربی لفظ عشق کے لغوی معانی کے لحاظ سے ٹھیک ہوتو ہو ہماری سوچ کے مطابق اس لفظ کو اس طرح غیر محترم گرداننا یا بے توقیر کرنا شاید درست نہیں۔ ممکن ہے عربوں کے نزدیک عشق کا لفظ زیادہ باوقار اور محترم نہ ہو لیکن ہمارے ہاں اسے عربی لغت کے معنوں میں نہیں برتا گیا بلکہ اس کی توقیر کی گئی ہے اور اردو شاعری نے اسے ایک باوقار معانی عطا کئے ہیں۔ جو تصوف و طریقت صوفیان کرام اور علماً

عظام، مجاہدین اور اسلام کے دوسرے شعبوں سے سراسر زیادتی کے مترادف ہے۔ گو یہ لفظ قرآن اور حدیث میں کہیں استعمال نہیں کیا گیا پھر بھی اس کو اس طرح بے وقار کرنا مناسب نہیں جبکہ صوفیان کرام اور اولیائے اللہ اسے برتتے رہے۔ اس مضمون کو میں تنگ نظری کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔ عشق وہ نیک اور مستحسن جذبہ ہے جو آتش نمرود میں کود جانے کو بھی کار ثواب اور عین عبادت کا درجہ دیتا ہے۔ علامہ کہتے ہیں عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام۔ عشق دم جبرئیل عشق دل مصطفیٰ۔ عشق خدا کا کلام، عشق خدا کا رسول۔ مختصراً کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مولانا عبدالحقؒ سے یہ کام ان کی مقصد سے لگن یا دوسرے لفظوں میں دین سے عشق نے کروایا۔ بقول علامہ اقبال

تیرا جلال و جمال مرد خدا کی دلیل ... وہ بھی جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل

اس کا سرور اس کا شوق اس کا نیاز اس کا ناز ... خاکی و نوری نہاد بندہ مولا صفات

ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز ... اس کی ادا دل فریب اس کی نگاہ دل نواز

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو ... رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

چونکہ مجھے مولانا مرحوم کو قریب سے چند ایک بار دیکھنے کا موقع ملا ہے اس لئے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے علامہ اقبال نے یہ نظم مولانا عبدالحق" جیسے کسی مرد خدا کو ذہن میں رکھ کر لکھی ہے۔

مولانا مرحوم حسین وجمیل نورانی چہرہ رکھتے تھے، نہایت نرم گفتار اور درویش منش عالم تھے گو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار نہیں کی اور ملکی سیاست میں کھل کر حصہ لیا وہ تین بار نوشہرہ تحصیل کے اپنے حلقے سے ممبر قومی اسمبلی منتخب ہوئے۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۷ء میں وہ پشاور ہسپتال میں بیمار پڑے ہوئے تھے جب مولانا مفتی محمود مرحوم نے انہیں مجبور کر کے جمعیت العلماءِ اسلام کے ٹکٹ پر نوشہرہ کے حلقے سے انتخاب لڑوایا۔ جس میں انہوں نے اجمل خٹک جنرل سیکرٹری عوامی نیشنل پارٹی، میاں جمال شاہ صدر نوشہرہ مسلم لیگ اور نصر اللہ خٹک وزیر اعلیٰ سرحد وغیرہ جوان کے مد مقابل امیدوار تھے، ہرا دیا جس پر بھٹو صاحب نصر اللہ خٹک سے ناراض ہوئے کہ وہ وزیر اعلیٰ ہو کر کیوں ہار گئے اور اپنے چیئر مین والا کام جو اس نے مولانا جان محمد عباسی کے ساتھ کیا تھا کیوں نہیں کر سکے۔ دروغ برگردن راوی سنا ہے خٹک صاحب نے کہا کہ" جناب آپ نے مجھے العیاذ باللہ ایک ''پیغمبر'' کے مقابلے میں کھڑا کیا تھا پیغمبروں کو کون ہرا سکتا ہے۔ 1985ء میں مولانا منتخب ہو کر قومی اسمبلی پہنچے تو انہیں یہ اعزاز حاصل تھا کہ انہوں نے قومی اسمبلی میں موجود سب ممبروں سے زیادہ ووٹ حاصل کئے تھے۔ 1973ء کے آئین کی ترتیب وتدوین میں تقریباً 200 مختلف ترمیمات مولانا صاحب نے آئین کے ڈرافٹ میں پیش کی تھیں جو کہ شامل کر لی گئیں۔ اور آج آئین پاکستان کا حصہ ہیں۔

کہتے ہیں انقلاب فرانس کے لئے ۱۰۰ فیصد کریڈٹ روسو اور والٹر کی تعلیمات کو جاتا ہے انقلاب افغانستان اور افغان

جہاد کے محرک سو فیصد پاکستان کے اسلامی دارالعلوم تھے افغان جہاد کے لئے تمام لیڈر شپ انہی اسلامی مدارس نے مہیا کی اور مجاہدین کی ایک بڑی تعداد انہی مدارس کے طلباً پر مشتمل تھی جن میں اکثریت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی شاگرد رہی تھی اور جہاد افغانستان کے اکثر بڑے قائدین' دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل تھے سینکڑوں طلباً جنہوں نے افغان جہاد میں حصہ لیا اور شہادت کے منصب پر سرفراز ہوئے ۔ ماضی کی طالبان حکومت کا تقریباً ۹۰ فیصد وزرأ اور افغان عدلیہ عالیہ کے ممبران کا تعلق بھی دارالعلوم حقانیہ کے سابق فضلاء میں سے ہے اگر یہ کہا جائے کہ بے دین روسی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں اسلامی مدارس پاکستان کی تعلیمات کا کتنا بڑا ہاتھ تھا۔ تاریخ نے اس کو رقم کردیا ہے اور آنے والا تاریخ دان ان بوریا نشینوں سے انصاف کرے گا جن کے عشق نے پہاڑوں سے ٹکرا کران کو پارہ پارہ کردیا تھا۔

وہ جوئے کہتاں اچکتی ہوئی
اٹکتی، لچکتی، سرکتی، ہوئی
سبک اس کے ہاتھوں میں سنگ گرائی
پہاڑ اس کی ضربوں سے ریگ رواں
رکے جب تو سل چیر دیتی ہے یہ
پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے

مولانا صاحب مرحوم عمر بھر حدیث کا درس دیتے رہے اس لئے محسن انسانیت حاملِ خلق عظیم کے اقوال سے ان کا متاثر ہونا ایک قدرتی امر تھا جس نے مولانا صاحب کی زندگی کو ایک مثالی مسلمان کی زندگی بنا دیا تھا۔ مولانا کی مذہبی خدمات کو نہ صرف قبول عام کی سند علاقے کے عوام کی طرف سے حاصل رہی بلکہ حکومت پاکستان بھی وقتاً فوقتاً اس کا مظاہرہ کرتی رہی۔ جب 1981ء میں صدر پاکستان کی طرف سے شیخ الحدیث کو ان کی مذہبی خدمات کے صلے میں ستارۂ پاکستان کا ایوارڈ پیش کیا گیا اور پھر پشاور یونیورسٹی کی طرف سے الوہیت یا Divinely کے مضمون میں خدا رسیدہ عالم دین کے طور پر انہیں Ph.d. کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ یہ ستمبر 1972ء کی بات ہے۔

یہ مردحق اپنے عشق کی منزلیں طے کرتے ہوئے 7 ستمبر 1988ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

مولانا سعید الحق جدون حقانی

اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق

جو غیر مسلم اسلامی حکومت کے زیر سایہ مقیم ہوں ان کو اصطلاحاً ذمی کہا جاتا ہے۔ ذمی کے معنی عہد کے ہیں گویا اس طرف اشارہ ہے کہ انہیں غیر مسلموں کے ساتھ اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کا یہ عہد ہے کہ وہ اسلامی ملک میں اسلام کے زیر سایہ امن واطمینان کی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ یہ لوگ جدید اصطلاح میں اقلیت یا اسلامی حکومت کے شہری ہیں۔ مسلمانون کا اس بات پر اجماع ہے کہ اسلامی مملکت میں غیر مسلم شہریوں کے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ بجز ان امور کے جو عقیدہ و مذہب سے تعلق رکھتے ہوں کیونکہ اسلام ان کو ان کے مذہب پر قائم رہنے کی آزادی دیتا ہے۔ ان کے مال وجان کی حفاظت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

غیر مسلم شہری کی اذیت کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اذیت قرار دی ہے۔ ارشاد نبوی ہے: جس نے ذمی کو تکلیف دی اس نے مجھے اذیت دی، اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔ (طبرانی)

غیر مسلم شہری کو قتل کرنے والے کے لئے آپ ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

" مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا" "جس نے کسی ذمی اور معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت اور دوری سے محسوس ہوگی۔" [صحیح البخاری]

ان غیر مسلم (شہریوں) کے لئے وہ سب کچھ ہے جو ہم مسلمانوں کے لئے ہے۔ ان کے ذمے بھی وہی کچھ ہے جو ہمارے ذمے ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک بیان ہے:"إنما قبلوا الجزية لتكون أموالهم كأموالنا ودماء هم كدماء نا" "ان لوگوں نے جزیہ (ٹیکس) دینا اسی لئے قبول کیا ہوتا ہے کہ ان کے مال ہم مسلمانوں کے مالوں کی طرح ہوں اور ان کے خون ہمارے خونوں کی طرح ہوں۔"

غیر مسلم شہریوں کے حقوق کے حوالے سے معاہدہ نجران ہمارے سامنے ایک زندہ مثال ہے۔ یہ معاہدہ آپ ﷺ نے کوہ طور کے قریب رہنے والے عیسائیوں سے کیا۔ اس معاہدہ کے اہم نمایاں شرائط یہ تھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ؐ اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے لئے ان کے خون، ان کے جانوں، ان کے مذہب، ان کی زمینوں، انکے احوال، انکے راہبوں اور پادریوں، انکے موجودہ وغیر موجودہ افراد، انکے مویشیوں وقافلوں اور انکے مذہبی

ٹھکانوں وغیرہ کے ذمہ دار ہیں، جس دین پر وہ ہیں اس سے ان کو نہ پھیرا جائے گا۔ انکے حقوق اورانکی عبادت گاہوں کے حقوق میں کوئی تبدیلی نہ کی جائیگی۔ نہ کسی پادری کو نہ کسی راہب کو اور نہ کسی عبادت گاہ کے خادم کو خواہ اس کا عہدہ معمولی ہو یا بڑا اس سے نہیں ہٹایا جائیگا اور انکو کوئی خوف وخطر نہ ہوگا (طبقات الکبریٰ، ج ا، ص ۲۸۸۔۳۵۸)

مورخین نے لکھا ہے کہ یہی معاہدہ عہد صدیقی میں نافذ العمل رہا، عہد فاروقی وعہد عثمانی میں اس معاہدے میں حالات کے پیش نظر کچھ ترامیم ہوئیں تاہم پھر بھی اقلیت کے حقوق کے حوالے سے اس معاہدے کی روح خلفائے راشدین کے دور میں بھی برقرار رہیں۔ اور آج کے دور کے لئے بھی ایک عملی سبق ہے۔

ذیل میں غیر مسلم شہریوں کے چند حقوق کی تفصیل دی جاتی ہے۔

جان و مال کی حفاظت : ذمی (غیر مسلم) لوگ اسلامی ریاست کے باقاعدہ شہری ہوتے ہیں حکومت پابند ہوگی کہ ان کی ہر طرح حفاظت کرے۔ اگر کسی طرف سے ان پر کوئی ظلم وزیادتی ہوتی ہو توان کا دفاع کرے۔ زیادتی کرنے والا، خواہ کوئی مسلم ہو یا غیر مسلم تو حکومت ہر طرح سے ان کی حفاظت اور دفاع کی پابند ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهَدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" "خبردار! جس کسی نے عہد والے (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کا حق ادا نہ کیا یا اس کی ہمت سے بڑھ کر اسے کسی بات کا مکلف کیا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اسکی طرف سے جھگڑا کروں گا۔" [سنن ابی داود]

یہ بات یاد رہے کہ کسی غیر مسلم کا کافر ہونا اپنی جگہ پر، مگر انسانی حقوق کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم کی حمایت کریں گے اور اسے اس کا حق دلوائیں گے۔ کسی شخص کا مسلمان ہونا اسے کسی کافر کے انسانی حقوق غصب کرنے یا اس پر کسی قسم کا ظلم کرنے کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دیتا۔

صاحب المغنی کا بیان ہے کہ جب تک اسکا ذمہ اور عہد باقی ہو اور ان کی طرف سے کوئی ایسی چیز صادر نہ ہو جو ان کے ذمہ کو ختم کرنے والی ہو تو (ان کی جانوں کے ساتھ ساتھ) ان کے اموال کی حرمت بھی اسی طرح ہے جیسے کہ مسلمانوں کے اموال کی حرمت۔

آزادی نقل وحرکت : جب یہ لوگ اسلامی ریاست کے شہری تصور کئے گئے تو بحیثیت شہری یہ لوگ سوائے مکہ، مدینہ کے ہر جگہ آزادانہ جاسکتے ہیں تجارت کریں یا دیگر مشاغل اختیار کریں، اور اس کے علاوہ انہیں ملک میں رہائش کے حقوق بھی حاصل ہیں۔

دینی آزادی : غیر مسلم شہریوں کا ایک حق یہ ہے کہ مسلمان ان کے مخصوص دین وعقیدہ کے درپے نہ ہوں گے۔ ان کی مخصوص عبادت کی ادائیگی میں ان کے لئے کوئی روک ٹوک نہ ہوگی۔ عقد ذمہ میں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے کفریہ دین پر قائم رہ سکتے ہیں اور اپنے مذہبی طور طریقوں کے مطابق عبادت کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ

ان لوگوں کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔صرف محاسنِ اسلام ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے ،قبولِ اسلام کی دعوت دی جائے گی پھر جو کوئی اپنی دلی خوشی سے اسلام قبول کر لے تو اچھی بات ہے۔

عبادت خانوں کی حفاظت : ان کے گرجوں' کلیسوں' مندروں اور دیگر عبادت خانوں کو اسی طرح قائم رکھا جائے گا گرایا نہیں جائے گا۔جیسا کہ معاہدہ نجران کے شرائط میں ہے۔کہ آپ ﷺ نے ان کے مذہبی ٹھکانوں کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی اوران کی عبادت گاہوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے کا عندیہ دے دیا۔

آزادیٔ عبادت : غیر مسلم شہریوں کو اپنے دین کے مطابق عبادات سرانجام دینے کی اجازت ہے تورات وانجیل وغیرہ اپنی مذہبی کتاب پڑھنے پڑھانے کی انہیں اجازت ہے یعنی اپنے لوگوں کو اورایسے تمام اعمال جو ان کے ہاں دین شمار ہوتے ہیں ان کی بجا آوری میں ان پر کوئی پابندی نہیں، خواہ اسلام میں وہ گناہ ہی ہوں،مثلاً شراب پینا،خنزیر پالنا اوران کی خرید وفروخت وغیرہ۔رمضان کے دنوں میں کھانا پینا وغیرہ،مگر شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ان کے شہروں میں اکٹھے رہتے ہوئے یہ لوگ اپنے یہ اعمال اوران حرام اشیاء کی خرید وفروخت سرعام نہیں کر سکتے۔اس سے انہیں روکا جائے گا اور مخالفت کی صورت میں تعزیر بھی لگے گی۔

کسب وروزگار کی آزادی: کاروبار، تجارت اور کسب کی انہیں پوری آزادی ہے۔حسب وسائل جائیداد کی خرید وفروخت کر سکتے ہیں، البتہ سودی کاروبار اورایسے تجارتی امور جو عوام الناس کے لئے واضح طور پر ضرر رساں ہیں ان کی انہیں کسی طرح اجازت نہیں دی جاسکتی جیسے کہ مسلمانوں کو بھی اس کی اجازت نہیں ہے۔

حکومتی مناصب کی حقداری: ذمی لوگ منصب خلافت ،وزرات یا جہاد وغیرہ کے امیر بنائے جانے کے کسی طرح اہل نہیں ہوتے۔البتہ ایسے مناصب پر انہیں تعینات کیا جاسکتا ہے جس میں ذمہ دار کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں،مثلاً چھوٹے بچوں کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا وغیرہ۔امیر کی طرف سے بعض عام قسم کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے انہیں نائب بھی بنایا جاسکتا ہے۔

فیصلہ جات کی خودمختاری : یہ لوگ حق رکھتے ہیں کہ اپنے مذہبی یا مخصوص روایتی تنازعات کے لئے اپنے قاضی مقرر کرلیں یا پنچایت بنالیں اورانہی سے اپنے معاملات کے فیصلے کرائیں۔لیکن معاملہ اگر امن عامہ وغیرہ سے متعلق ہو تو یقیناً عدالت اسلامیہ اس کا فیصلہ کرے گی۔اسی طرح اگر یہ لوگ اپنے مذہبی معاملات بھی اسلامی عدالت میں لائیں گے تو شرعی عدالت اپنے اصول وضوابط کے تحت ہی فیصلے کرے گی۔

غیر مسلم کی گواہی : مسلمان کے ساتھ معاملات میں ان کی گواہی قابل قبول نہیں ،سوائے ان مواقع کے جہاں کوئی مسلمان میسر نہ ہو مثلاً سفر وغیرہ میں۔

غیر مسلم(کتابی) عورتوں سے نکاح : مسلمانوں کو اجازت ہے کہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں مگر ان ذمی مردوں کو اجازت نہیں کہ مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکیں۔

مولانا حافظ لقمان الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل و مسائل

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل:

☆ انحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔ (ترمذی ج ۱ص ۲۷۸رحمانیہ، ابن ماجہ ص ۱۲۴قدیمی)

☆ نیز فرمایا کہ عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے۔ (ترمذی ج۱ص ۲۷۶رحمانیہ، ابن ماجہ ص ۱۲۴)

☆ واضح رہے کہ عرفہ کے دن کا ہر علاقے کا اپنا اعتبار ہے۔ لہٰذا پاکستان میں عرفہ کا دن یہاں کے ۹ ذی الحجہ کو ہی ہوگا اس میں سعودی عرب کے ۹ ذی الحجہ کا اعتبار نہ ہوگا۔ (نظام الفتاویٰ ج ۲ ص ۴۲۳)

☆ اسی طرح عید کی رات میں عبادت کرنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

☆ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے قربانی کا جانور ذبح کرنے تک جسم سے بال اور ناخن صاف نہ کرے، البتہ اگر چالیس دن پورے ہوئے ہوں تو بالوں کی صفائی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۱۰ص ۱۳۱بحوالہ مسلم وشامی)

قربانی کی فضیلت:

☆ صحابی رسول ﷺ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے لئے کھڑی ہوجا اور حاضر ہوجاؤ، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس (قربانی) کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے تمہارے پچھلے گناہوں کو معاف کردے گا اور (قربانی کے ذبح کے وقت) کہہ، اِنَّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○ لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔ عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ (فضیلت) خاص آپ اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ یہ (فضیلت) تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ (مستدرک للحاکم رقم الحدیث

۴۷۰۲۴-۴۷-۲۴۷، بحوالہ محمودیہ ۱۷/۴۹۱)

☆ صحابی رسول ﷺ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت (طریقہ) ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اس میں کیا (کتنا ثواب) ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی (ملے گی) صحابہ نے عرض کہ کیا دنبہ میں بھی؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا دنبہ میں بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

نصاب قربانی:

مسئلہ ۱: جس کی مِلک میں سونا، چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد اشیاء میں کوئی چیز یا ان میں سے بعض اشیاء کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ اگر صرف سونا (چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے سات تولہ سے کم پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح اگر صرف چاندی ہو (سونا، تجارت، نقدی اور ضرورت سے زیادہ سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے باون تولہ کم پر قربانی واجب نہیں۔ (ہندیہ ج ۲۹۲، شامیہ ج ۲ص ۳۶۰)

مسئلہ ۲: اگر کسی کے پاس اپنے رہائش مکان کے علاوہ دوسرا مکان ہو تو اس کی ضرورت سے زائد ہے لہٰذا تکمیل نصاب میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور قربانی واجب ہوگی۔ (شامی، فتاوٰی رحیمیہ ج ۱۰ص ۲۸)

مسئلہ ۳: اسی طرح اگر اپنا رہائشی گھر کرایہ پر دیا ہو اور خود دوسرے گھر میں کرایہ پر رہائش پذیر ہو تو تکمیل نصاب میں اس گھر کی قیمت کا بھی اعتبار ہوگا کیونکہ فی الحال یہ اس کی ضرورت سے زائد ہے۔ (فتاوٰی رحیمیہ ج ۱۰ص ۳۱)

مسئلہ ۴: اگر عورت کا مہر بقدر نصاب شوہر کے ذمہ ہو اور اس کے بغیر عورت صاحب نصاب نہ ہو تو اگر ایام قربانی تک شوہر نے ادا نہ کیا تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔ (شامیہ ج ۶، ص ۳۱۲)

نوٹ: حاجت اصلیہ سے زائد اشیاء سے مراد وہ جائز اشیاء ہیں جو کبھی انسان کے استعمال میں نہ آتے ہوں لہٰذا ٹی وی، وی سی آر اور ناجائز سی ڈیز وغیرہ بھی ضرورت سے زائد اشیاء ہونگے کیونکہ شرعاً ان کا استعمال ناجائز ہے۔

شرائط قربانی:

۱۔ مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ۲: مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں، لہٰذا مسافر حاجی (سعودی عرب وغیرہ میں 15 دن سے کم قیام کرنے والے) پر حج میں دم شکر کے علاوہ قربانی نہیں ہے۔ (شامیہ ج ۶ص ۳۱۵)

۳: آزاد ہونا، غلام پر نہیں ۴: بالغ ہونا، نابالغ پر نہیں ۵: عاقل ہونا، مجنون (پاگل) پر نہیں ۶: مالدار (صاحب

نصاب) ہونا، غیر صاحب نصاب پر نہیں ۔(البدائع ج ۵ ص ۶۳، ۶۴، ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۲) ۷: جانور حرام رقم سے خرید انہ گیا ہو ورنہ کسی شریک کی قربانی نہ ہوگی لہٰذا حرام اداروں کے ملازمین میں مثلاً سودی بینک ملازم، انشورنس ملازم وغیرہ اور دیگر مال حرام والوں کے ساتھ قربانی جائز نہیں (احسن الفتاوی ج ۷ ص ۵۰۳) البتہ ۔ اگر ایسے لوگ کہیں سے حلال رقم کا بندوبست کرلیں تو پھر کوئی حرج نہیں ۔

قربانی کے جانور کی عمر:

ا۔ اونٹ کم از کم عمر ۵ سال ہو ۔(مسلم ج ۲ ص ۱۵۵) ۲: گائے، بیل کی عمر کم از کم ۲ سال ہو ۔(مسلم ج ۲ ص ۱۵۵) ۳: بکرا بکری، بھیڑ اور دنبہ کی عمر کم از کم ایک سال وہ ۔ البتہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا دنبہ اگر اتنا فربہ اور موٹا ہو کہ دیکھنے میں پورے سال کا معلوم ہوتا ہو تو سال سے کم ہونے کے باوجود بھی اس کی قربانی جائز ہے ۔

(مسلم ج ۲ ص ۱۵۵ اعلاء السنن ج ۷ ص ۲۴۱)

نوٹ: جانور کے بارے میں عمر دانتوں کا اعتبار نہیں، بلکہ مذکورہ بالا عمر کا اعتبار ہے لیکن بددیانتی عام ہونے کی وجہ سے دانتوں کا اعتبار کرنا بہتر ہے ۔ (شامی ج ۱۰ ص ۴۸ رحیمیہ، کفایت المفتی ج ۵ ص ۲۱۶)

وہ عیب دار جانور جن کی قربانی ناجائز ہے:

ا: لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا ظاہر ہو کہ ذبح کی جگہ تک نہ پہنچ سکے ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷۵، ابوداؤد ج ا ص ۳۸۷) ۲: اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو (ترمذی ج ا ص ۲۷۵، عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۳: ایسا بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو یا ایسا پاگل ددیوانہ جانور جو گھاس نہ چرتا ہو (نہ کھاتا ہو ۔) البتہ اگر گھاس چرتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست ہو ۔ (ترمذی ج ا ص ۲۷۵، عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۷، محمدیہ ج ۲۴ ص ۱۳۴) ۴: ایسا دبلا، مریل او بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو ۔(ایضاً عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۵) ۵: جس کی پیدائشی دم نہ ہو (شامیہ ج ۶ ص ۳۲۵، فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۴۸) ۶: جس کا پیدائشی ایک کان نہ ہو ۔(عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۷: جس کی چکتی یا دم یا کان کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہو ہو ۔(عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۸) ۸: جس کے دانت بالکل نہ ہو یا اکثر گر گئے ہوں کہ چارہ بھی نہ کھا سکے ۔(ایضاً) ۹: آنکھ کی تہائی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو ۔(عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۱۰: جس کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے اُکھڑ جائیں ۔(البتہ پیدائش طور پر نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں) اعلاء السنن ج ۱۷ ص ۲۳۷) ۱۱: خارشی جانور جو بہت دبلا اور کمزور ہو ۔(عالمگیریہ) ۱۲: جس کے تھن کاٹ دیئے گئے ہو یا ایسے خشک ہوئے ہوں کہ ان میں دودھ نہ اُترتا ہو ۔(عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۸) ۱۳: جس کا تھن کا تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو ۔ (ایضاً) ۱۴: بھیڑ، بکری کے ایک تھن کی گھنڈی (تھن کا سرا) جاتی رہی ہو ۔

(ایضاً) ۱۵: جس اونٹنی یا گائے، بھینس، کی دو گھنڈیاں جاتی رہی ہو۔ (ایضاً) ۱۶: جلالہ (جس کی غذا نجاست اور گندگی ہو، اس کے علاوہ کچھ نہ کھائے (عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۹) ۱۷: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو۔ (ایضاً) ۱۸: خنثیٰ جانور (جس میں نر اور مادہ کی تمیز مشکل ہو) البتہ اگر نر یا مادہ کی علامت غالب ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ وہ خنثیٰ نہیں رہا۔ (حقانیہ ج ۶ ص ۴۷۹ امداد الاحکام ج ۴ ص ۲۷۰)

ایام قربانی:

قربانی کے دن تین ہیں۔ یعنی 12,11,10 ذی الحجہ، البتہ پہلے دن بہتر ہے۔ (الھندیہ ج ۲۹۰۵، موطا مالک ص ۴۹۷)

جانور کے ذبح کرنے کا وقت:

مسئلہ: جانور کے ذبح کرنے میں جانور کی جگہ کا اعتبار ہوگا لہٰذا اگر جانور ایسی جگہ ہو جہاں عید ہو اور ذبح کرنے والا ایسی جگہ ہو جہاں عید نہ ہو تو جانور کا ذبح کرنا درست ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہو تو درست نہیں۔ اس طرح مالک شہر میں ہو اور جانور ایسے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز نہ ہو تو صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اگر جانور شہر میں ہو اور مالک دیہات میں ہو تو نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں۔ (ہدایہ آخرین، شامی، فتاوٰی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۲۶)

متفرق مسائل:

مسئلہ ۱: مالدار آدمی نے ایام قربانی میں قربانی نہیں کی، یا گذشتہ سالوں کی قربانی نہیں کی ہو تو ہر قربانی کے بدلے درمیانی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔ جانور ذبح کرنا یا بڑے جانور میں اُس کا حصہ قربانی کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲: قربانی سے پہلے جانور کا دودھ، اُون اور گوبر وغیرہ خود استعمال کرنا جائز نہیں، البتہ درجہ ذیل صورتوں میں استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

(۱) پالتو جانور ہو (گھر میں پالا ہو) (۲) خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ کی ہو (۳) ذبح کے بعد تھن سے نکلنے والا دودھ (۴) اس کی خوراک باہر چرنے پر نہ ہو بلکہ گھر کا چارہ کھاتا ہو۔ (عالمگیریہ ج ۵ ص ۳۰۰، ۳۰۱، فتاوٰی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۲۷، احسن الفتاوٰی ج ۷ ص ۴۷۸ تا ۴۸۰)

مسئلہ ۳: گھر میں کئی بھائی شریک ہوں اور ہر ایک صاحب نصاب ہو تو ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہے، ایک قربانی کرنا کافی نہیں۔ (احسن الفتاوٰی ج ۷ ص ۴۸۶) مسئلہ ۴: قربانی میں عقیقہ کا الگ حصہ کرنا درست ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۵)

مسئلہ۵: اگر کوئی آدمی صاحب نصاب ہو لیکن مقروض ہے تو قرض منہا کرنے کے بعد اگر بقدر نصاب مال بچ جاتا ہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔ (بدائع ج۵ص۶۴، عالمگیریہ ج۵ص۲۹۲، احسن الفتاویٰ ج۷ص۵۰۷)

مسئلہ۶: اسی طرح اگر کسی آدمی کی رقم بقدر نصاب کسی کے ذمہ قرض ہے تو اُس پر قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیریہ ج۵ص۲۹۲، احسن الفتاویٰ ج۷ص۵۱۲)

مسئلہ۷: اگر جانور ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آئے تو اس کو ذبح کرکے استعمال کرے اور مردہ نکل آئے تو پھینک دیں۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۷) مسئلہ۸: اگر غریب (غیر صاحب نصاب) نے ایام قربانی (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اب اس کو بیچنا یا بدلنا جائز نہیں البتہ اگر ایام قربانی سے پہلے خریدا ہو تو پھر بیچنا اور بدلنا جائز ہے۔ (شامی، عالمگیریہ، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۸) مسئلہ۹: اگر میت نے قربانی کے وصیت کی ہو تو اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے لیکن اس کے حصے کا گوشت خود کھانا جائز نہیں، بلکہ فقراء کو دینا ضروری ہے۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۹) مسئلہ۱۰: اگر رشتہ دار اپنی طرف سے میت کے لئے قربانی کرے تو اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۹)

مسئلہ۱۱: قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنا جائز ہے لیکن خریدنے سے پہلے شریک کرنا بہتر ہے

(ہدایہ ج۴ص۴۴۳، دُر مختار ج۶ص۳۱۷، فتاویٰ حقانیہ ج۶ص۴۷۰، ۴۷۱)

مسئلہ۱۲: بڑے جانور، (اونٹ، گائے اور بھینس) میں سات تک افراد شریک ہوسکتے ہیں، چاہے جفت ہوں یا طاق۔ (ہدایہ ج۷ص۱۸۵ مکتبہ بشریٰ)

مسئلہ۱۳: اگر مذکر اور مؤنث جانور کی قیمت برابر ہو تو مؤنث جانور کی قربانی افضل ہے۔ (ہندیہ ج۵ص۲۹۹)

مسئلہ۱۴: خصی جانور کی قربانی نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے۔ (عالمگیریہ ج۵ص۲۹۹)

مسئلہ۱۵: جس جانور کا ایک یا دونوں فوطے (خصیے) نہ ہو اس کی قربانی درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۳ص۵۴۹، محمودیہ ج۱۷ص۳۵۳)

گوشت اور چرم قربانی:

مسئلہ۱: مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلے، ایک حصہ عام مساکین کے لئے، دوسرا حصہ اعزاء واقارب کیلئے اور تیسرا حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے۔ (عالمگیریہ ج۵ص۳۰۰)

مسئلہ۲: قصاب کی اجرت اور زکواۃ میں گوشت، کھال وغیرہ دینا جائز نہیں ہے۔ نیز قربانی کے گوشت کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں، اگر کسی نے گوشت فروخت کیا تو یہ رقم فقراء کو دینا ضروری ہوگا۔ (عالمگیریہ ج۵ص۳۰۱)

مسئلہ۳: شرکاء کا قربانی پر واجب ہے کہ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، البتہ اگر سری پائے یا کلیے یا کھال کے ٹکڑے کر کے ہر حصے برابر رکھ دیں تو وزن کرنا ضروری نہیں، پھر اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ (عالمگیریہ ج۶ص ۳۱۷،۳۱۸)

مسئلہ۴: قربانی کی کھال میں مالک کو اختیار ہے، چاہے صدقہ کر دے یعنی کسی مسکین یا مالدار کو دیدے یا اپنے استعمال میں لے آئے، لیکن اُسے سے ایسی چیز بنائے جس کو باقی رکھ کر نفع اُٹھایا جاسکے مثلاً مصلیٰ، مشکیزہ، ڈول، دسترخوان، جوتے اور موزے وغیرہ۔ (اعلاء السنن، فتح القدیر، عالمگیریہ ج۵ص ۳۰۱، شامیہ ج۶ص ۳۲۸) مسئلہ۵: لیکن اس صورت میں کھال سے بنائی ہوئی چیز کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، اگر دے دیں تو اس کرایہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (شامی، عالمگیری، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص ۳۹) مسئلہ۶: کھال فروخت کرنے کی صورت میں اس کی رقم فقراء کو دینا ضروری ہے۔ (بحر، عالمگیریہ، شامی ج۵ص ۲۸۰، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص ۳۹) مسئلہ۷: حلال جانور میں سات اشیاء کا کھانا حرام ہے۔ (۱) بہنے والا خون (۲) نر جانور کی پیشاب گاہ (۳) مادہ جانور کی پیشاب گاہ (۴) خصیتین یعنی کپورے (۵) غدود (جما ہوا خون) (۶) مثانہ (۷) پِتّا (بدائع، محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج۳ص ۱۱۸) مسئلہ ۸: اوجڑی کھانا جائز ہے بشرطیکہ خوب صاف ہو جائے۔ (بدائع محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج۳ص ۱۱۸)

تکبیر تشریق:

مسئلہ۱: ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار تکبیرات تشریق یعنی (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد) واجب ہے، ایک بار سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ یہ حکم امام، منفرد، مقیم، مسافر، مرد، عورت، شہری اور دیہاتی سب کے لئے ہے۔ البتہ مرد متوسط آواز سے اور عورت آہستہ آواز سے پڑھے۔ (البحر ج۲ص ۲۹۰، شامیہ ج۲ص ۱۷۸ تا ۱۷۹)

مسئلہ۲: یہ تکبیریں سلام پھیرنے کے متصل بعد واجب ہے۔ اس لئے اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کر لیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً آواز سے ہنس پڑا۔ یا عمداً وضو توڑ دیا یا باتیں کر لی خواہ عمداً یا سہواً، یا مسجد سے نکل گیا، یا کھلے میدان میں نماز پڑھی اور صفوں سے باہر نکل گیا تو ان تمام صورتوں میں تکبیر ساقط ہو جائیں گی۔ (اس پر استغفار ضروری ہے) البحر ج۲ص ۲۸۹، شامیہ ج۲ص ۱۷۹) مسئلہ۳: اگر سلام پھیر کر چہرہ قبلہ سے پھیر لیا اور مسجد سے نہیں نکلا، یا میدان میں نماز پڑھ کر صفوں کی حدود سے ابھی نہیں نکلا، یا سلام کے بعد بلاقصد وضو ٹوٹ گیا تو تکبیر پڑھ لیں۔ (البحر ج۲ص ۲۸۹، فتح القدیر ج۲ص ۵۰) مسئلہ۴: اگر ایام تشریق کی کوئی نماز قضا ہو گئی اور ایام تشریق ہی میں اُس کی قضا کی تو اس کے بعد بھی تکبیریں پڑھنا ضروری ہے، البتہ اگر سابقہ ایام کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھیں یا ایام تشریق کی قضاء نمازیں بعد میں پڑھیں تو تکبیریں نہ پڑھیں۔ (البحر ج۲ص ۲۹۰، شامیہ ج۲ص ۱۷۹)

پروفیسر امان اللہ شادیزئی

امریکا کی واپسی کے بعد افغانستان کا منظرنامہ

جوں جوں وقت گزر رہا ہے افغانستان میں حامد کرزئی کی مشکلات میں اضافہ ہورہا ہے۔ اب امریکا افغانستان سے رختِ سفر باندھنے لگا ہے اور اس کی ساری توجہ واپسی کی طرف ہے ۔وہ چاہتا ہے کہ 2014 تک افغانستان سے اپنی فوج کے انخلا کو مکمل کرے۔ اس لیے اب وہ جلدی میں ہے۔ 2001 میں امریکا کا رخ افغانستان اور طالبان کی طرف تھا، اب اس نے یوٹرن لیا ہے۔ اب وہ پیچھے مڑکر نہیں دیکھ رہا کہ اس کے جانے کے بعد حامد کرزئی اور شمال پر کیا گزرے گی۔ برطانیہ اور فرانس نے بھی اپنے اپنے فوجیوں کو نکالنا شروع کردیا ہے۔ اس طویل جنگ نے امریکا اور نیٹو کے اعصاب شل کردیے ہیں۔ امریکا اور نیٹو اپنے اہداف کے حصول میں مکمل ناکام ہوگئے ہیں۔

افغانستان میں حامد کرزئی کی مدت صدارت اب ختم ہورہی ہے۔ طالبان ماضی کی نسبت آج زیادہ طاقتور ہیں اور وہ بین الاقوامی سیاست سے بھی واقف ہوگئے ہیں۔ جنگ نے انہیں، اور انہوں نے امریکا اور نیٹو کو اچھی طرح سبق سکھا دیا ہے۔ اب امریکا طالبان سے مذاکرات کی میز پر چلا گیا ہے۔ اس فیصلے نے پاکستان اور افغانستان دونوں کو مضطرب کردیا ہے۔ پاکستان کے ہاتھ میں اب افغانستان کے مسئلے کی چابی ہے جبکہ حامد کرزئی کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا ہے۔ دوحہ میں طالبان کا دفتر کھلنا حامد کرزئی کی پوزیشن توڑ دینے کے لیے کافی ہے۔ امریکا اور نیٹو نے افغانستان میں ایک فوج بھی تیار کی ہوئی ہے۔ امریکی اور نیٹو جنرل اس مسئلے پر بہت زیادہ پریشان ہیں کہ آیا امریکا کے نکلنے کے بعد یہ فوج طالبان اور گلبدین حکمت یار کے مجاہدین کا مقابلہ کرسکے گی؟ اس حوالے سے وہ مطمئن نہیں ہیں، بلکہ امریکا کے سابق وزیر خارجہ نے 2011 میں اپنے ایک مضمون میں اس کی طرف کھل کر اشارہ کیا تھا، انہوں نے لکھا تھا کہ امریکا اور نیٹو کے نکلتے ہی طالبان چند مہینوں میں ہی پورے افغانستان پر قابض ہوجائیں گے، انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ اب امریکا کو افغانستان سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ انہیں اس بات پر تشویش تھی کہ امریکا بغیر کسی منصوبے کے افغانستان سے جارہا ہے۔

اب اسی خدشے کا اظہار افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے امریکی صدر اوباما سے ویڈیو کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے کیا ہے، بلکہ ان دونوں کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے۔ اس کا انکشاف امریکی اخبار

نے کیا ہے اور پاکستان کے اخبارات میں یہ شائع ہوئی ہے۔ حامد کرزئی نے کہا ہے: امریکا افغانستان کو دشمنوں کے حوالے کر کے جا رہا ہے۔ حامد کرزئی کا موقف تھا کہ امریکا طالبان سے اس وقت تک مذاکرات نہ کرے جب تک طالبان براہِ راست افغانستان سے مذاکرات کے لیے رابطہ نہیں کرتے۔ جبکہ اوباما کا موقف تھا کہ امریکی فوجیوں نے قربانی دے کر افغانستان کو مستحکم کیا ہے، امریکا اس جنگ میں 6 کھرب ڈالر خرچ کر چکا ہے، اس کے سینکڑوں فوجی مارے گئے ہیں اور ہزاروں اپاہج ہو گئے ہیں، کئی پاگل ہو چکے ہیں اور کئی فوجیوں نے خودکشی کر لی ہے، نیٹو کے کئی ممالک اس لا حاصل جنگ میں جانی اور مالی نقصان اٹھا چکے ہیں، اور مزید نقصان اب ان کی برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔

برطانیہ کے اخبار گارجین نے 30 مئی 2013 کی اشاعت میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اخبار نے فرینک لیج وج کی کتاب Investment in blood سے لیا ہے۔ برطانیہ کے لیے افغانستان کی جنگ کم و بیش 37 ارب پاؤنڈ میں پڑی ہے اور اس کی لاگت میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ برطانوی ٹیکس دہندہ کے لیے اس جنگ کے اخراجات کم و بیش دو ہزار پاؤنڈ کے مساوی ہو جائیں گے۔ ہلمند میں برطانوی فوجی 2006 سے تعینات ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کا یومیہ خرچہ ڈیڑھ کروڑ پاؤنڈ تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہلمند کے 15 لاکھ باشندوں میں سے ہر ایک پر 25 ہزار پاؤنڈ خرچ کیے جا چکے ہیں۔ یہ وہ رقم ہے جو ہلمند کے بیشتر باشندے زندگی بھر کما نہیں پائیں گے۔ ایک تازہ کتاب میں اندازہ پیش کیا گیا ہے کہ برطانوی حکومت کا خرچہ کم و بیش 40 ہزار ارب پاؤنڈ ہوگا۔ کتاب کا مصنف فرینک کہتا ہے کہ برطانوی فوجیوں کے ہاتھوں 500 مقامی باشندے مارے جا چکے ہیں جو کسی بھی فوجی سرگرمی میں ملوث نہ تھے۔ اس جنگ میں 2600 برطانوی فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ نفسیاتی طور پر متاثر ہونے والے فوجی اس کے علاوہ ہیں۔ ان کے علاج پر ایک ارب پاؤنڈ خرچ کرنے ہوں گے۔ برطانوی وزارتِ دفاع کے مطابق اب تک اس جنگ میں 444 فوجی مارے جا چکے ہیں۔ وزارتِ دفاع عام شہریوں کی ہلاکتوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی۔ اس نے برطانوی دارالعوام کو بتایا کہ وہ جنگ میں برطانیہ کے مجموعی اخراجات کی تفصیل ابھی ایوان میں پیش نہیں کر سکتی۔ سرکاری تخمینوں کے مطابق برطانوی قومی خزانے سے افغانستان کی جنگ میں 23 ارب پاؤنڈ سے زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے۔ فرینک لیج وج لیبیا اور افغانستان میں برطانوی حکومت کے مشیر رہ چکے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ طالبان کے دور میں پوست کی کاشت بہت گھٹ گئی تھی، جو اب پھر بڑھ گئی ہے، اس کے نتیجے میں بدعنوانی بھی بڑھ گئی ہے، جنگ کا اصل فائدہ ترقیاتی مشیروں، جنگجو سرداروں اور اسلحہ فروخت کرنے والے اداروں کو پہنچا ہے، برطانوی حکومت مشیروں پر اچھی خاصی رقم خرچ کرتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ کے نکلنے کے بعد منشیات کی فروخت میں ملوث جنگجو سرداروں کے

درمیان جنگ برپا رہے گی۔ برطانوی فوجی ایک ایسی جنگ میں جھونک دیے گئے ہیں جس کے متعلق انہیں معلوم ہی نہیں تھا۔

ایک اور مضمون کا حوالہ ضروری ہے۔ یہ مضمون 26 جولائی 2010 کے نیوز ویک میں شائع ہوا۔ اس کے مصنف جیمز مین مائیکل اسٹیل ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ: طالبان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں جھکنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ وہ کیوں جھکیں؟ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی پوزیشن مستحکم ہوتی جارہی ہے، انہیں پاکستان سے ملحقہ علاقوں میں پناہ گاہیں بھی میسر ہیں، ایسے میں ان سے ہتھیار پھینکنے کی توقع رکھنا عبث ہے، اگر وہ کرزئی حکومت سے تعاون پر آمادہ ہوئے تو بھی اپنی شرائط پر ایسا کریں گے، کرزئی حکومت ایسی پوزیشن میں نہیں کہ ان سے اپنی بات منوا سکے۔ اس وقت تو انہیں) یعنی حامد کرزئی کو (اپنی بقا کی فکر لاحق ہے، کسی اور کے لیے کیا کردار ادا کرسکیں گے! وہ مزید لکھتے ہیں کہ امریکا کا افغانستان میں نقصان بڑھتا جارہا ہے، امریکا افغانستان میں اب ایک ایسی جنگ لڑ رہا ہے جو لڑے جانے کے قابل بھی نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ امریکا کے نقصانات کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔ اگر امریکا نے افغانستان سے نکلنے میں عجلت کا مظاہرہ کیا تو کرزئی حکومت گر جائے گی اور ایسے میں طالبان کا دوبارہ اقتدار میں آنا خارج از امکان نہیں ہے، ایسا ہوا تو ملک دوبارہ خانہ جنگی کا شکار ہوجائے گا۔ وہ لبنان کی حیثیت اختیار کرسکتا ہے۔ افغانستان سے نکلنے میں بے احتیاطی امریکا کی بدنامی میں مزید اضافہ کرے گی۔ یہ نیٹو کے لیے بھی کافی خفت کا باعث بنے گی۔ افغانستان کے کیس میں مکمل ناکامی کے بعد کوئی بھی ملک دہشت گردی ختم کرنے سے متعلق امریکی استعداد پر یقین نہیں کرے گا۔

ان تجزیوں کی روشنی میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ افغانستان ایک بار پھر طالبان کی گرفت میں آنے والا ہے اور کرزئی کی صدائے احتجاج کہ امریکا ہمیں دشمنوں کے نرغے میں چھوڑ کر جارہا ہے درست لگتی ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی ویب سائٹ

کے آن لائن فتویٰ

دارالعلوم حقانیہ کے مفتیان کرام سے دینی وفقہی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دارالعلوم کی ویب سائٹ www.jamiahaqqania.edu.pk/ کے ہوم پیج (Home Page) پر Islamic Q & A online Fatawa کلک کر کے اپنا سوال بھیجئے اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے مقررہ مدت میں جواب وصول کریں۔

از شعبہ : مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۱۶) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔علم و ادب' تحریر' تصنیف اور تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رُکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

حضرت مولانا میاں محمد ایاز حقانی

آپ 15 دسمبر 1966ء کو میاں احمد جانؒ کے گھر کانگڑہ شب قدر ضلع چارسدہ میں پیدا ہوئے، آپ خاندانِ سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن وغیرہ گاؤں میں حاصل کی۔ پرائمری تک سکول پڑھنے کے بعد 1976ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں 12 سال تک مختلف علوم وفنون پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا ایاز کو خدمت کا مادہ نصیب فرمایا تھا۔ دوران طالب علمی تمام اساتذہ کی خدمت کرتے رہے، بالخصوص مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمد فریدؒ کا روزِ اوّل ہی سے خادم رہے نیز سفر وحضر کی خدمت بھی آپ ہی کے ذمہ تھی۔ مفتی صاحب کے گھر سبزی، سامان وغیرہ بازار سے لانا، مہمانوں کی خدمت غرض جو بھی خدمت ہوتی یہ سعادت مند تلمیذ ومرید بخوشی سرانجام دیتا۔

1985ء میں دارالعلوم حقانیہ کے متبحر مشائخ واساتذہ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور مدرسے اور وفاق المدارس کے امتحان میں ممتاز حیثیت سے کامیاب ہوئے۔

تدریس: فراغت کے فوراً بعد درس وتدریس کے میدان میں اتر آئے اور جامعہ اسلامیہ چارسدہ میں ۲ سال تک مختلف علوم وفنون کا درس دیتے رہے۔ جامعہ اسلامیہ کے بعد دارالعلوم سرحد آسیہ گیٹ پشاور تشریف لے گئے اور وہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اس دوران مولانا ایوب جان بنوریؒ کے خادم خاص بھی رہے۔ 1990ء میں اپنے پیرومرشد اور مربی حضرت مفتی صاحبؒ اور دیگر اساتذۂ دارالعلوم کے مشورہ سے اپنے آبائی گاؤں کانگڑہ میں فنافی الشیخ کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحبؒ کے نام پر موسوم جامعہ اسلامیہ فریدیہ کی بنیاد رکھی، سنگ بنیاد کی تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے اکثر مشائخ واساتذہ نے شرکت فرمائی۔

دارالعلوم حقانیہ سے تعلق : جب سے دارالعلوم آئے تھے تب سے اب تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے تعلق ہے۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہٗ بھی آپ سے شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے ہیں بلکہ جب سے جامعہ اسلامیہ فریدیہ کا بنیاد رکھا گیا ہے اس وقت سے شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان سالانہ تقریب میں شرکت فرماتے ہیں۔ مولانا ایاز حقانی بھی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مجلس شوریٰ کے رکن رکین ہیں۔

تصوف وسلوک: مولانا میاں ایاز حقانی طالب علمی ہی میں حضرت مفتی صاحبؒ سے بیعت ہوئے اوران کے مجلس ذکر و مراقبہ میں باقاعدگی سے شرکت فرماتے ، انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے تمام اسباق و مراقبے پورے کر کے خلافت کی خلعت سے نوازا گیا۔ خدمت و معیت شیخ میں تو آپ سب مریدوں پر فائق تھے، حضرت مفتی صاحبؒ بھی آپ سے بے حد شفقت ومحبت فرماتے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے علاوہ دیگر مشائخ نے جب آپ کے باطن باصفا پر نظر ڈالا ،تو اعزازی خلیفۂ مجاز بنایا مثلاً حضرت شاہ نفیس الحسینیؒ ، مولانا شمس الہادی شاہ منصوری ، مولانا ایوب ہاشمیؒ فاضل دیوبند ، مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ اور مولانا قاری ڈاکٹر فیوض الرحمٰن مدظلہٗ۔

تصنیف وتالیف : دیگر فضلائے حقانیہ کی طرح آپ نے بھی قلم وقرطاس سے رابطہ جوڑے رکھا اور کئی علمی اور روحانی مضامین لکھے۔ رسالوں کی ایڈیٹر رہے اساتذہ و مشائخ کے درسی افادات مرتب فرمائے۔ ان میں بعض کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ماہنامہ ''النصیحہ'' چارسدہ: کئی سال تک ''النصیحہ'' چارسدہ کے معاون مدیر رہے اور اس کیلئے مضامین لکھتے رہے

۲۔مضامین ایاز: مختلف اوقات میں ملک مقتدر رسالوں الحق' القاسم' بینات اور النصیحہ وغیرہ میں شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے۔

۳۔تجلیات فرید: اپنے پیرومرشد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فریدؒ کی یاد میں ایک سہ ماہی رسالہ کا اجراء فرمایا جس کے مدیر مسئول جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فرزند مولانا مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی صاحب ہیں، میاں صاحب خود مدیر اعلیٰ ہیں ، رسالہ روبہ ترقی ہے، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔

۴۔اورادِفرید: حضرت مفتی محمد فریدؒ کے وظائف ، اوراد، دم وتعویذ اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

۵۔ملفوظاتِ فرید: حضرت مفتی صاحبؒ کے مجلس کی موتیاں ، ملفوظات ، فرمودات اور مواعظ کا مجموعہ ، یہ دونوں ابھی ''تجلیات فرید'' کے صفحات کی زینت بن رہے ہیں۔

۶۔حالاتِ فرید: حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں بیتے ہوئے ایام کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھا اس کے

علاوہ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہٗ کے درسی امالی مشکوٰۃ و مسلم اور محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے کتاب المغازی کی درسی تقریر کو مرتب کیا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ اہم اور ضروری تقاریر بعض احباب کی لاپرواہی کے نذر ہوگئی۔ میاں صاحب سے گزارش ہے کہ اگر ایک آدھ تقریر باقی ہے تو اس کی طباعت فرمالیں۔ تاکہ مشائخ حقانیہ کا فیض مزید پھیلے۔

مولانا میاں سعد الباقی حقانی

آپ ضلع نوشہرہ کے مشہور گاؤں زیارت کاکا صاحب میں مولانا حافظ عطاء اللہ شاہ کے ہاں 1980ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا حافظ عطاء اللہ شاہ کا شمار جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فضلاء میں ہوتا ہے۔ ان کا خاندان ہمیشہ سے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ متعلق رہا، بقول شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کے کہ ہر سال دارالعلوم حقانیہ میں ساداتِ کاکا صاحب کا کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے، دارالعلوم ان سے کبھی خالی نہیں ہوا۔ مولانا سعد الباقی حقانی بھی اسی سادات قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔

مولانا سعد الباقی حقانی نے ابتدائی دینی و عصری تعلیم گاؤں میں حاصل کی میٹرک پاس کرنے کے بعد 1996ء میں دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور درجۂ اولیٰ سے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ اور بالآخر 2003ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور اسی سال وفاق المدارس العربیہ کے تحت منعقدہ امتحانات میں امتحان دے کر ممتاز حیثیت کے حقدار ٹھہرے۔ دارالعلوم حقانیہ میں طالب علمی کے دوران عصری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور پشاور یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

درس و تدریس: فراغت و تحصیل علم کے بعد حضرت فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فریدؒ کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی میں تدریسی خدمات کے لیے تعینات ہوئے اور تا حال وہیں پر مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔

تصنیف و تالیف: مولانا سعد الباقی حقانی کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے پڑھنے کے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کی اس خدا داد صلاحیت و ملکہ کو دیکھ کر مفتی اعظم مولانا مفتی محمد فریدؒ نے آپ کو اپنے مدرسے دارالعلوم صدیقیہ کے ترجمان مجلہ سہ ماہی ''درر الفرید'' کا مدیر مقرر فرمایا اور آپ نے بھی ان کے اعتماد کو بحال رکھا اور نہایت خوش اسلوبی سے رسالے کو ترقی دی۔ ادارتی تحریروں کے علاوہ دیگر موضوعات بھی مضامین لکھتے رہے ہیں۔ درسی، علمی اور تحقیقی کام کے حوالے سے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ **مناہج الصرف شرح ارشاد الصرف:** ارشاد الصرف درجۂ اولیٰ میں پڑھائے جانے والی ایک جامع

کتاب ہے، عربی علوم پر بصیرت حاصل کرنے اور سمجھنے کے لیے صرف ونحو جاننا نہایت ضروری ہے، مولانا سعد الباقی حقانی چونکہ یہ کتاب پڑھا چکے ہیں۔اس لیے انہوں نے اس کتاب کی جامعیت، اہمیت اور افادیت کو مدنظر رکھ کر اس کی شرح لکھی جس میں ارشاد الصرف کے قوانین، خاصیات الابواب، مشکل صیغوں کی تعلیلات اور بے شمار صرفی فوائد کو جمع کیا ہے۔

۲۔**البهجة العطریه شرح الطریقة العصریه :** " الطریقه العصریه فی تعلیم اللغة العربیه " جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی کتاب ہے جو انہوں عربی زبان سیکھنے، لکھنے اور پڑھنے والے ابتدائی طالب علموں کے لیے لکھی ہے، مولانا سعد الباقی حقانی نے اس کتاب کی جو دو جلدوں پر مشتمل ہے کا اردو زبان میں نہایت آسان و سلیس شرح لکھی ہے۔جس میں بعض صرفی ونحوی قواعد کو مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

۳۔**توضیح الانشاء شرح معلم الانشاء ج ۱،۲ :** '' معلم الانشاء'' مولانا عبدالماجد ندوی کی کتاب جو انہوں نے انہوں نے علامہ سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حکم پر عربی زبان سیکھنے اور لکھنے والوں کے لیے لکھی ہے، یہ کتاب پاکستان و ہندوستان کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔مولانا سعد الباقی اس کی اردو شرح لکھی ہے، جس میں اردو سے عربی ترجمہ اور عربی سے اردو ترجمہ کے علاوہ ہر سبق کے مطابق صرفی ونحوی قواعد کی توضیح مع امثلۂ جدیدہ کو نہایت اچھے انداز میں لکھا گیا ہے، یہ شرح ۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۴۔**تحقیق النحو :** ''النحو ام العلوم'' یعنی نحو علوم کے لیے اصل اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، قرآن و حدیث رکھتا ہے، قرآن و حدیث کی صحیح فہم کیلئے صرف ونحو کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، مولانا سعد الباقی حقانی نے عربی و فنون سیکھنے والوں کے لیے علم النحو کے قواعد پر مشتمل ایک جامع کتاب مرتب کی ہے۔جو کہ روزانہ درس و سبق کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ہر سبق کے آخر میں قواعد نحو یہ کے اجراء کیلئے تمرنیات اور مشقوں کا اضافہ کیا گیا ہے

۵۔**شرح شمائل ترمذی از افادات شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم :**

مولانا سعد الباقی حقانی نے دورۂ حدیث پڑھنے کے دوران شیخ الحدیث مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ کے '' شمائل ترمذی'' کو لکھا اب اسکی ترتیب وتبویب اور تصویب کے کام میں لگے ہیں۔اس کی دو قسطیں سہ ماہی'' دررالفرید'' میں شائع ہو چکی ہیں مزید کام جاری ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

ادارہ

افکار وتاثرات

تعلیمی اداروں میں ’’تعلیم القرآن‘‘ ....لیفٹیننٹ کرنل محمد جاوید یونس

یہ نہایت افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ قرآن آج کل بہت کم گھروں میں پڑھا جاتا ہے۔اور ترجمہ کے ساتھ بالکل نہیں پڑھا جاتا۔ چند بہت شوقین والدین تو قریبی مسجد کے مولوی صاحبان کے پاس بچے بھجوا دیتے ہیں یا کسی مولوی صاحب کے گھر بلا کر قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے لیکن افسوس! ایسا آج کل بہت کم ہوتا جارہا ہے۔اور جنہوں نے قرآن پڑھا بھی ہے وہ بھی صرف عربی میں پڑھا ہوتا ہے۔جس زبان کی انہیں بالکل سمجھ نہیں اور انہیں اردو ترجمہ بھی نہیں پڑھایا جاتا یوں وہ تمام عمر بغیر قرآن سمجھے گزار دیتے ہیں۔اس سے بڑی ہماری بدقسمتی تو یہ ہے کہ ہماری 18 کروڑ کی مسلمان قوم کے لاکھوں کروڑوں نے تو عربی میں بھی قرآن نہیں پڑھا ہوتا۔جنہوں نے پڑھا ہوتا ہے ان میں سے 90% نے بغیر ترجمہ پڑھا ہوتا ہے۔اس غفلت اور کمی کی وجہ سے ہمارے ملک میں فحاشی ، بدمعاشی ، زنا، ناچ گانا، کرپشن، لوٹ مار، بھتہ خوری، ڈاکے، قتل، دہشت گردی وغیرہ اور ہر قسم کے خطرناک نشے بہت تیزی سے پھیل رہے ہیں۔اور ہم اپنے نہایت پاک اللہ تعالٰی کے آخری دین سے بہت دور چلے گئے ہیں۔اور یوں ہم اللہ کے بہت بڑے عذاب، تباہی اور قیامت کی طرف بہت تیزی سے جارہی ہیں۔قوم کی بڑی اکثریت نے قرآن اور نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔اور کافروں کی زندگی کو اپنے لئے ماڈل بنا دیا ہے۔اب ہم وہ سب گندے اور غلط کام کر رہے ہیں جن کے ختم کرنے کے لئے اللہ تعالٰی نے اس دنیا کے لیے اپنے آخری نبی محمد ﷺ بھیجے اور آخری دین اسلام بھیجا اور آخری کتاب قرآن بھیجی۔لیکن افسوس !نہایت افسوس! ہم اپنے دین سے بہت تیزی سے دور ہوتے جارہے ہیں اور جہنم کی طرف جارہے ہیں۔

۲۔ ایک مشہور برطانوی انگریز فلاسفر برٹرنڈ رسل (BertrandRussel) نے اپنی مشہور کتاب "Educaion" یعنی تعلیم میں لکھا ہے کہ ایک انسان کا بنیادی کریکٹر (Character) اور شخصیت (Personality) اس کی عمر کے پہلے چودہ سالوں میں بنتی ہے۔اس عمر کے بعد اس میں بنیادی تبدیلی یا بہتری بہت مشکل ہوتی ہے۔یوں اچھے خاندانی رشتوں اور دیگر اچھے انسانی تعلقات کی اہمیت کی بنیاد زندگی کے ان پہلے 14 سالوں میں رکھی جاتی ہے۔ان پہلے چودہ سالوں میں والدین کی نگرانی میں صحیح تربیت اور تعلیمی اداروں کا صحیح نصاب تعلیم جس میں تعلیم قرآن کو ترجیح حاصل ہوگی طالب علموں کیلئے نہایت اہم ہوگا۔اسلئے انہیں پہلے 14 سالوں میں ہاسٹلز میں داخل نہ کروایا جائے۔ان کی چودہ سال تک پرورش جہاں تک ہو سکے والدین کی نگرانی میں ہونی چاہیے۔جو اچھی اور بری باتیں اور عادتیں زندگی کے ان پہلے 14 سالوں میں کریکٹر (Character) کا حصہ بن جاتی ہیں وہ باقی زندگی کے لئے پکی ہوجاتی ہیں۔

ادارہ

دارالعلوم کے شب و روز

جامعۃ الازھر کے نمائندہ وفد کی دارالعلوم آمد:

- ۱۹/ستمبر۲۰۱۳ کو جامعۃ الازھر مصر کے مفتی اور شیخ الازھر کے نمائندہ خصوصی ڈاکٹر شیخ وسام حفظہ اللہ اور منظمۃ الصحۃ العالمیۃ کے ریجنل چیف جناب ڈاکٹر علاء الدین الوان اپنے وفد سمیت جس میں ڈاکٹر سرفراز، ڈاکٹر نیما سعید عابد عراقی اور ڈاکٹر عبید السلام دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔انہوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے تفصیلی ملاقات کی اور مختلف ملکی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا۔ جامعہ ازہر کے مہمان شیخ وسام نے دارالعلوم کی مسجد میں مصری لہجے اور پرسوز انداز میں تلاوت فرمائی اور پھر طلباء واساتذہ سے فضیلت علم کے موضوع پر عربی میں موثر خطاب فرمایا۔جس کا خلاصہ نذر قارئین ہے: یہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ علم کا مرکز ہے انسان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ نے اس کو صاحب عزت بنایا اور صفت علم سے نوازا ہے اور امت مسلمہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے علوم کے انوار کو پوری دنیا میں پھیلایا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک بہترین لوگوں میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے میں مشغول کیا ہو اور اسی علم کے بار آور ثمرات کو اٹھانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے تم میں سے بہتر وہ ہے جو علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائیں اور دوسری روایت میں ہے بے شک طلب علم کے حصول میں پھرنے والا ایسا ہے کہ وہ اللہ کے راہ میں پھرتا ہوں۔ایک جگہ ارشاد ہے: جو علم کی طلب میں نکلے پس وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ جائیں بے شک فرشتے طالب علم کے راستے میں اپنے پر پھیلاتے ہیں' اسی طرح فرمایا کہ بیشک علماء کے لئے جو کچھ آسمان میں ہے جو کچھ زمین میں ہے اور یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں استغفار کرتے ہیں۔آپ ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کس وناکس کو علم عطاء نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے اور اللہ جس کو قبول کرے وہ اسکو علم کی صفت سے نوازتے ہین جس کو اللہ حصول علم پر استقامت نصیب فرمائیں اور وہ اس بار کو اٹھائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر دلالت کرتا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرلیں تو اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔یہ دارالعلوم حقانیہ ایک مبارک گھر ہے اور انسان یہاں آکر سکون قلبی' طمانیت' خوشی اور مسرت محسوس کرلیتا ہے یہ سب سنت نبوی' احادیث مبارکہ' حفظ قرآن اور تلاوت قرآن کے اثرات' ثمرات و برکات ہیں چونکہ اللہ کی

کتاب قرآن کریم عظیم رفیع اور افضل کلام ہے جسے اللہ کا وجود تمام مخلوقات میں افضل ہے اور سنت نبوی کے انہی اثرات و برکات کا نام جامعہ حقانیہ ہے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے اور حق بھی کہ قرآن و حدیث کے اثرات ضرور ہوتے ہیں۔ اور اسی حقیقت اور حق کو بیان کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدﷺ کو مبعوث فرمایا اور نبیﷺ نے تو ہمیشہ سے یہی تعلیم دی ہے اور تمام مومنین بھی اسی حقیقت سے بحث کرتے ہیں کہ سمجھ بوجھ حاصل کرنا اور اس کو پانا یہی حق ہے اور نبیﷺ نے ہمیں سکھایا کہ اسی دین کا وجود اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے اور یہ کائنات بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اسی اللہ کے لئے یہ ساری مخلوقات ہے پس اللہ تعالیٰ کی یہ کائنات کتاب موضوع ہے اور وحی اللہ تعالیٰ کی کتاب مسطور ہے یہ دونوں اسکی اثار ہے اسی وجہ سے ہمارا دین حقائق العلم اور کائنات کے مختلف احوال کو جاننے سے اختلاف نہیں کرتا۔ مسلمانوں نے علوم شرعیہ کے ترویج کے ساتھ ساتھ علوم کونیہ کی ترویج و تدریس میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور دنیا کو انوار اور برکات سے منور کیا اور اسکو مشرق و مغرب میں پھیلا بھی دیا ہے پوری دنیا کو ہدایت کا تحفہ دیا مسلمانوں نے شہروں کو فتح کیا اور زمین کی سیر کی ہے اور قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کر کے ان میں سے جو اچھا اور مسلمانوں کے لئے فائدہ مند اور سود مند تھا اس کو لے لیا۔ فطرت سلیم اور عقل صحیح بھی اس بات سے متفق ہے کہ اچھی چیز کو لیا جائیں اور ہم تو اسلاف کے خلاف ہے ہم کو تو چاہیے کہ ہم اپنے ورثے تک اپنے آپ کو پہچانیں جو ہم سے دوسرے اقوام نے سرقہ کیا ہے اس وقت یہی بڑا مرتبہ ہوگا نبیﷺ نے ہمیں تعلیم دیا ہے کہ ہم حقائق سے کیسے بحث کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ بے شک یہ لوگ دنیا کی ظاہری زندگی کو جاننے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں لیکن آخرت سے غافل ہیں۔ اور ان اللہ نے آخرت کو منسوب کیا ہے الحاقہ سے اور الحاقہ جہنم کی وادی کا نام ہے اور یہ تمام اشیاء کی باریکیوں کو ظاہر کرتی ہے اور ہر چیز کی وضاحت ہو جائے گی اور جو کچھ دلوں میں ہوگا وہ چہروں پر ظاہر ہو جائے گا۔ بے شک تم غفلت میں تھے اس سے میں ہم نے واضح کر دیا پردوں کو پس تمہاری آنکھیں در حقیقت تھا تو پڑا ہو غفلت میں اس سے سو ہٹا دیا ہم نے تیرے سامنے سے پردہ جو پڑا ہوا تھا تیرے نگاہوں پر اور تیری نگاہ آج کے دن خوب تیز ہے اور جو عمل کیا ہوگا وہ حاضر ہوگا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اور سمجھ میں آجائیں گے اردگرد کے حالات اور مقاصد شریعہ اور جان لے گا اور احکام شریعہ ان واقعات سے کیسے خبردار کرتی ہے تاکہ مصالح مرعیہ کی تحقیق حاصل ہوں۔ رسول اللہﷺ رحمت للعالمین تھے اور اللہ کے حبیب تھے ان کی فراست خیر و برکت اور مشعل راہ ہے۔

میرے عزیز بھائیو! ہم نے یہاں اللہ تعالیٰ کی کرم سے آپ سے یہ ملاقات ہوگئی یہ بہت مبارک ملاقات ہے اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے جس پر وہ ہم سے خوش اور راضی ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بہترین جگہ پر جمع کرے اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے میری باتوں کو سنا یہ باتیں ہمارے لئے خیر اور اصلاح کا

موجب بنے اللہ نہ کرے ہم خالق اور مخلوق کے درمیان رکاوٹ بنیں اس مجلس میں حاضر ہونے کا سبب دشمنوں کی دشمنی اور آپس میں علم نافع کا بیان جو ہمارے حالات کی اصلاح کرے تو دشمنوں کی دشمنی کو واضح کرنا مسلمانوں کے ساتھ واضح ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی دشمنی کو قرآن میں بار بار بیان فرمایا ہے۔لیکن ہمارے لئے یہ جائز نہیں کہ ہم ان کے علوم نافع سے انکار کریں اور یہ بھی جائز نہیں کہ ہر اس چیز سے جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے اس سے ہم انکار کریں جیسے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے واضح ہے وہ ہمیں تعلیم دیتے ہیں کہ حق کو ہر کسی سے حاصل کرو اگر چہ وہ کافر کیوں نہ ہو نبی کریم ﷺ کا اہل روم کے ساتھ عداوت ظاہر ہے اور تبوک کی جنگ میں ان کے ساتھ قتال کا ارادہ بھی رکھتے تھے اور ان کے اصحاب کو قتل بھی کیا ہے لیکن ساتھ ساتھ دنیوی مصالح میں ان کے اشیاء سے استفادہ کرتے تھے اور آپ نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ دشمنوں کی دشمنی اور حق کے درمیان فرق کریں اگر چہ حق کفار کے ساتھ کیوں نہ ہو یہ نبوی طریقہ کار ہے نبی کریم ﷺ نے ایک مریض صحابی کو ایک غیر مسلم طبیب کے پاس لے جانے کا امر کرتے تھے وہ صحابی اگر کہتے کہ یہ تو نصرانی ہے تو نبی کریم ﷺ فرماتے کہ نصرانی تو ہے لیکن اس مرض کے علت اور علاج سے واقف ہے لہذا یہ مناسب نہیں یہ کہ کفار کے اشیاء اور علوم ہیں لہٰذا ہم اس سے استفادہ نہیں کریں گے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے علوم وفنون کی ترویج مغرب اور مشرق میں کریں۔

سینئر منسٹر خیبر پختونخوا جناب سراج الحق اور صحافیوں اور کی دار العلوم آمد:

- ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳ کو جناب سراج الحق صاحب، سینئر منسٹر حضرت مولانا مدظلہ سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور انہوں نے مختلف اہم امور پر آپ سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

اسی طرح روٹرز تھامسن (Reuters Thomson) نیوز ایجنسی کی بیورو چیف محترمہ شیریں بہادر کے ساتھ روسی اور الجزائری صحافی خواتین پر مشتمل ٹیم نے حکومتی آل پارٹیز کانفرنس سمیت شام اور مصر کے حالیہ مسائل پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے تفصیلی انٹرویو کیا۔یہ دنیا کے بڑے خبر رساں اداروں میں سے ایک ہے۔ جو کہ 1500 چینلو کو دنیا کی 22 زبانوں میں خبریں مہیا کرتی ہے۔ٹیم نے دار العلوم حقانیہ کے تمام شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا۔۲۱ ستمبر ۲۰۱۳ء کو افغانستان کے "طلوع" ریڈیو ٹیم نے بھی حضرت مولانا مدظلہ سے موجودہ حالات پر انٹرویو ریکارڈ کیا۔

دار العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس: ۱۰ ستمبر ۲۰۱۳ کو دار العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد، جس کی صدارت قائد جمعیت مولانا مدظلہ نے فرمائی۔ اجلاس میں پاکستان اور عالم اسلام کے حالات پر طویل غور وحوض کیا گیا اور خصوصاً جمعیت کی تنظیم نو اور رکنیت سازی مہم کا آغاز کیا۔

دار العلوم کے خادم معین الدین صاحب کی وفات: دار العلوم کے انتہائی قدیم اور مخلص خادم جناب معین الدین صاحب بھی ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ آپ نے دار العلوم کے مختلف شعبوں میں تقریباً پچیس تیس برس تک خدمات سرانجام دیں۔نہایت شریف، امانتدار اور کم گو نیک انسان تھے۔مرحوم کے رفع درجات کے لئے قارئین وفضلائے حقانیہ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

● حیاۃ الصحابہؓ.......................حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

صحابہ کرامؓ وہ عظیم شخصیات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب اور آخری نبی سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کی مصاحبت کیلئے چنا۔واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس کہہ کر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو حق کا معیار قرار دیا ہے۔حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ کی مثال ستاروں جیسی ہے ان میں سے جس کی بھی اتباع کی جائے ہدایت تک پہنچ جاؤ گے۔صحابہ کرام حضور ﷺ کے اوصاف عالیہ اور کمالات کے آئینہ دار تھے' ان کے اوصاف وکمالات کا تذکرہ قرآن پاک میں ایک دو نہیں بلکہ دسیوں مقامات پر کیا گیا ہے۔سورۃ الفتح کے آخری آیت میں فرمایا کہ'' کافروں پر زور آور ہیں' آپس میں نرم دل' تو دیکھے ان کو تو رکوع اور سجدے میں (مشغول رہتے ہیں) اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ان کے چہروں پر سجدوں کی نشانی ملاحظہ ہوگی۔'' قرآن پاک میں ان کے رشدوہدایت پر خدائی مہر لگائی گئی ہے۔اولئک ھم الراشدون۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضامندی کے سرٹیفکیٹ سے بھی لقد رضی اللہ عن المومنین اور رضی اللہ عنھم ورضواعنہ کہہ کر نوازا۔ایمانی حرارت کو تیز کرنے کیلئے صحابہ کرام کی سیرت وتاریخ جلتی پر تیل کا کام دیتی ہے۔اقصائے عالم تک ایمان کی دعوت پہنچانے کے لئے صحابہ کرام نے مکہ اور مدینہ کی بہترین سرزمین کو چھوڑنا گوارا کیا اور اس راہ میں تن من دھن اور' جان تک کی بازیاں لگائیں۔حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہ بانی تبلیغی جماعت نے اسی جماعت کے احوال واقعات کو اپنی مجالس میں بیان کرنا حرز جاں بنائے رکھا۔خود بھی سنتے اور دوسروں کو بھی سنوانے کی تلقین فرماتے۔بقول مولانا احسان الحق (مترجم اردو کتاب ہذا) مولانا الیاس صاحب چاہتے تھے کہ حضرات صحابہ کرام کی سیرت کو دعوت کے طرز پر پیش کیا جائے اور اس کام کے لئے آپ نے اپنے عظیم لائق فرزند مولانا محمد یوسف کا انتخاب کیا اور'' آمانی الاحبار'' کا کام رکوا کر یہ کتاب جمع کرنے کا کام سپرد فرمایا جو کہ آج پوری دنیا کے مختلف زبانوں میں'' حیاۃ الصحابہ'' کے نام سے پڑھا پڑھایا جارہا ہے۔کتاب (تین ضخیم جلدوں) میں صحابہ کے احوال وواقعات خاص کر دعوتی اور تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کرکے سوز ایمان کو جگانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔بقول حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ یہ ایک ایسا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) ہے جو اس زمانے کی تصویر سامنے رکھ دیتی ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی زندگی اور ان کے اخلاق وحقائق کے تمام پہلو' باریکیوں

کے ساتھ نظر آتی ہے۔اپنے موضوع اور تاثیر کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔اس کتاب کا اشاعتی ادارہ زمزم پبلشرز مبارکباد کا مستحق ہے' جس نے اس مشہور زمانہ کتاب کو تصحیح اور تخریج کے ساتھ بڑے سائز میں چھپوا کر عربی عبارات پر اعراب بھی لگوادیے۔تاہم یہ نقد بھی ملاحظہ ہو کہ زیرنظر سادہ ایڈیشن جو تبصرے کیلئے بھیجا گیا ہے' اس کا کاغذ انتہائی کمزور ہے۔کاغذ کسی بھی کتاب کی جان اور پرنٹ روح ہوتی ہے۔ جان اور روح دونوں پر توجہ ضروری ہوتی ہے۔سادہ کتاب کی قیمت -/۱۴۰۰ روپے ہے۔

● **تحفۃ الطالبین فی اجراء القوانین ....مولانا محمد بلال عابد پشاوری**

علم صرف کو علوم الیہ میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے' جو علوم عربیہ کا اساس ہے۔اس کے قواعد' ضوابط اور قوانین کو سمجھے اور پڑھے بے غیر علوم عالیہ تک رسائی ناممکن اور محال ہے علم صرف کی جو بنیادی کتب اور ماخذ ہے وہ بڑے اَدَق اور مشکل ہے' اکثریت اس کی عرب اور فارسی زبانوں میں ہیں' جو پہلے زمانے میں مدارس دینیہ کے نصاب میں شامل تھے' اور طلبہ اس کو بڑے پیار و محبت سے پڑھتے تھے' اب وہ رجحانات اور توجہات کم ہوتے جارہے' اب تو ممکن ارباب مدارس تو صرف اس کے ناموں ہی سے واقف ہوں گے اب جو ابتدائی نئی بنیادی کتاب درجہ اولیٰ کے نصاب میں پڑھائی جاتی ہے وہ ''ارشاد صرف'' ہے لیکن اس سے استفادہ کرنا ابتدائی طلبہ کیلئے جو عدم مناسبت زبانی فارسی کے قدر دشوار تھا۔تو اس سلسلے میں علماء کرام نے اردو زبان میں ...... وغیرہ لکھی ہے اس سلسلے کی ایک کڑی زیر تبصرہ کتاب تحفۃ الطالبین بھی ہے جو کہ جامعہ فاروقیہ کے فاضل اور جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ایک جید استاد حضرت مولانا محمد بلال عابد پشاوری کی تصنیف ہے۔ان کا یہ مرتب کردہ کتاب کی ترتیب اور تسہیل انتہائی احسن انداز میں ہے جو ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے ایک بہترین اور نایاب چیز ہے اور طلبہ اس سے اپنا مستقبل سنوار سکتے ہیں ۔اللہ مصنف کو مزید اس طرح کے علمی و تحقیقی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔۲۰۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد' اکوڑہ خٹک اور پشاور کے تمام کتب خانوں سے دستیاب ہے' قیمت درج نہیں۔

● **امیر عبدالقادر الجزائریؒ .... جان ڈبلیو کائرز**

انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں مسلم ممالک پر مغرب نے اپنے نت نئے حملوں کا آغاز کردیا' بہت سے مسلم ممالک کو قبضہ کرکے اپنے استعماری تسلط کو برقرار رکھا۔

اس استعماری یلغار کے خلاف ان مسلم ممالک کے عوام الناس اور علماء و کرام نے مزاحمت کا پرچم بلند کیا۔اپنی جرات واستقلال عزیمت واستقامت حوصلہ اور تدبر کی داستانیں تاریخ میں ثبت کی اوران کی قربانیوں کوان کے دشمنوں نے بھی سراہا ہے۔ جب ۱۸۳۰ء میں فرانس نے مسلمانوں کے ریاست الجزائر پر تسلط قائم کرنے کی کوشش

کی، جس کی مزاحمت میں اسوقت کے عظیم مجاہد شیخ محی الدینؒ نے فرانسیسوں کے خلاف جہادی تنظیم منظم کی۔ اس کے دیرپا ثمرات مرتب ہونے پر اس نے اپنے جوانسال بیٹے عبدالقادر کو امیر بنا کر باقاعدہ جدوجہد کا آغاز کیا اور رفتہ رفتہ ایک بڑی تحریک کی شکل اختیار کرگئی۔ امیر عبدالقادر جوان، توانا، باہمت اور پرعزم ہونے کے ساتھ ساتھ جذبات کی رو میں بہنے والی شخصیت نہیں تھے بلکہ ہر قدم کو غور و تدبر اور اپنی جماعت مجاہدین کی وسیع تر مفاد کی بنیاد پر اٹھاتے رہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس عظیم مجاہد کی طویل جدوجہد پر مبنی عزیمت و جہاد کی لمبی داستان ہے جو آج کے ہر نوجوان، ہر عالم دین اور ہر مجاہد کے لئے مشعل راہ ہے۔ کتاب کے پیش لفظ میں نامور سکالر علامہ زاہد الراشدی صاحب لکھتے ہیں۔ ''امیر عبدالقادر الجزائری'' مغربی استعمار کے تسلط کے خلاف مسلمانوں کے جذبہ حریت اور جوش و مزاحمت کی علامت تھے اور وہ اپنی جدوجہد میں جہاد کے شرعی و اخلاقی اصولوں کی پاس داری اور اپنے اعلیٰ کردار کے حوالے سے امت مسلمہ کے محسنین میں سے ہیں۔ ان کے سوانح وافکار اور عملی جدوجہد کے بارے میں جان کائزز کی یہ تصنیف نئی پود کو ان کی شخصیت اور جدوجہد سے واقف کرانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی۔ ایسی شخصیات کے ساتھ نئی نسل کا تعارف اور ان کے کردار اور افکار و تعلیمات سے آگاہی استعماری تسلط اور یلغار کے آج کے تازہ عالمی منظر میں مسلم امہ کے لئے راہنمائی کا ذریعہ ہے اور اس سمت میں کوئی بھی مثبت پیش رفت ہمارے لئے ملی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔

بدقسمتی سے معاصر مذہبی رسائل میں امیر عبدالقادر کی بہت کردار کشی کی گئی، انہیں نقلی اور جعلی مجاہد جیسے القابات سے یاد کیا گیا۔ لیکن بنیادی طور پر ایک نقطہ سب کی نظروں سے اوجھل رہا وہ یہ کہ کتاب ایک انگریز مصنف جان کائزز کی تصنیف ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں جو اس نے اپنی طرف سے شامل کی ہیں، ان کا امیرؒ سے کچھ تعلق ہے یا نہیں؟ ہمیں ان مسائل کا تجزیہ کرنا چاہیے تھا، ہمیں بڑی خوشی ہوتی کہ کوئی مسلمان مصنف اور مورخ اردو یا عربی ان کی سوانح لکھتا۔ لیکن افسوس ہم اپنوں کی قدر نہ کر سکے۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب نے امیر عبدالقادر کی تشبیہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے دے کر بہت سے مسائل کو سلجھا دیا ہے۔ کاش مولانا سندھیؒ کے تحریک کا ادراک ہم کرتے ہیں اور یہ عقدہ بڑی آسانی سے حل ہوتا۔

امیر عبدالقادر کو عرب دنیا خصوصاً الجزائر وغیرہ اب بھی وہی حیثیت حاصل ہے، جس طرح پاکستان وافغانستان میں اسلامی دنیا خصوصاً شیخ اسامہ بن لادن و ملا عمر صاحب مدظلہ کو۔ بہرحال کتاب ظاہری و معنوی ہر اعتبار سے مرصع ہے۔ البتہ ترجمہ کو مزید سلیس، رواں اور آسان بنانے کی ضرورت ہے۔

۴۵۴ صفحات پر مشتمل یہ تاریخی دستاویز مکتبہ امام اہل سنت مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ سے دستیاب ہے۔ 0333-4458256

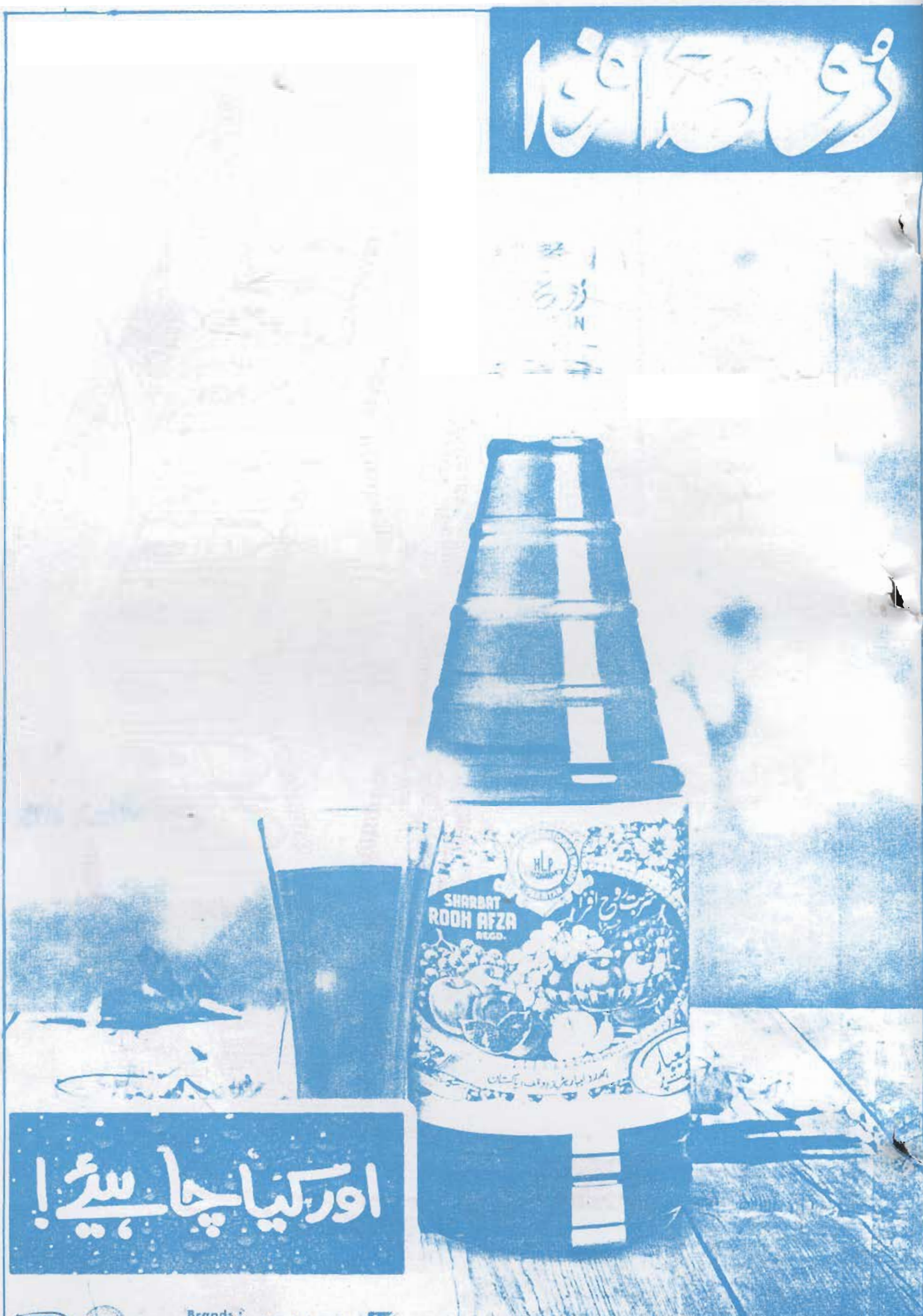
روح افزا
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
اور کیا چاہیئے!
Brands
Award

Regd No. P-90 Monthly "AL-HAQ" Akora Khattak

(پرشکوہ مجوزہ ماڈل) عظیم الشان تعمیری منصوبہ
جامع مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

1 لاکھ فٹ کورڈ ایریا۔ 3 منزلہ مسجد۔ کشادہ ہال۔ گیلریاں
وسیع صحن۔ تین اطراف سے برآمدے۔ بیسمنٹ میں دارالحفظ والتجوید کا قیام۔
الگ سیکشن برائے نماز خواتین

تخمینہ لاگت 20 تا 25 کروڑ

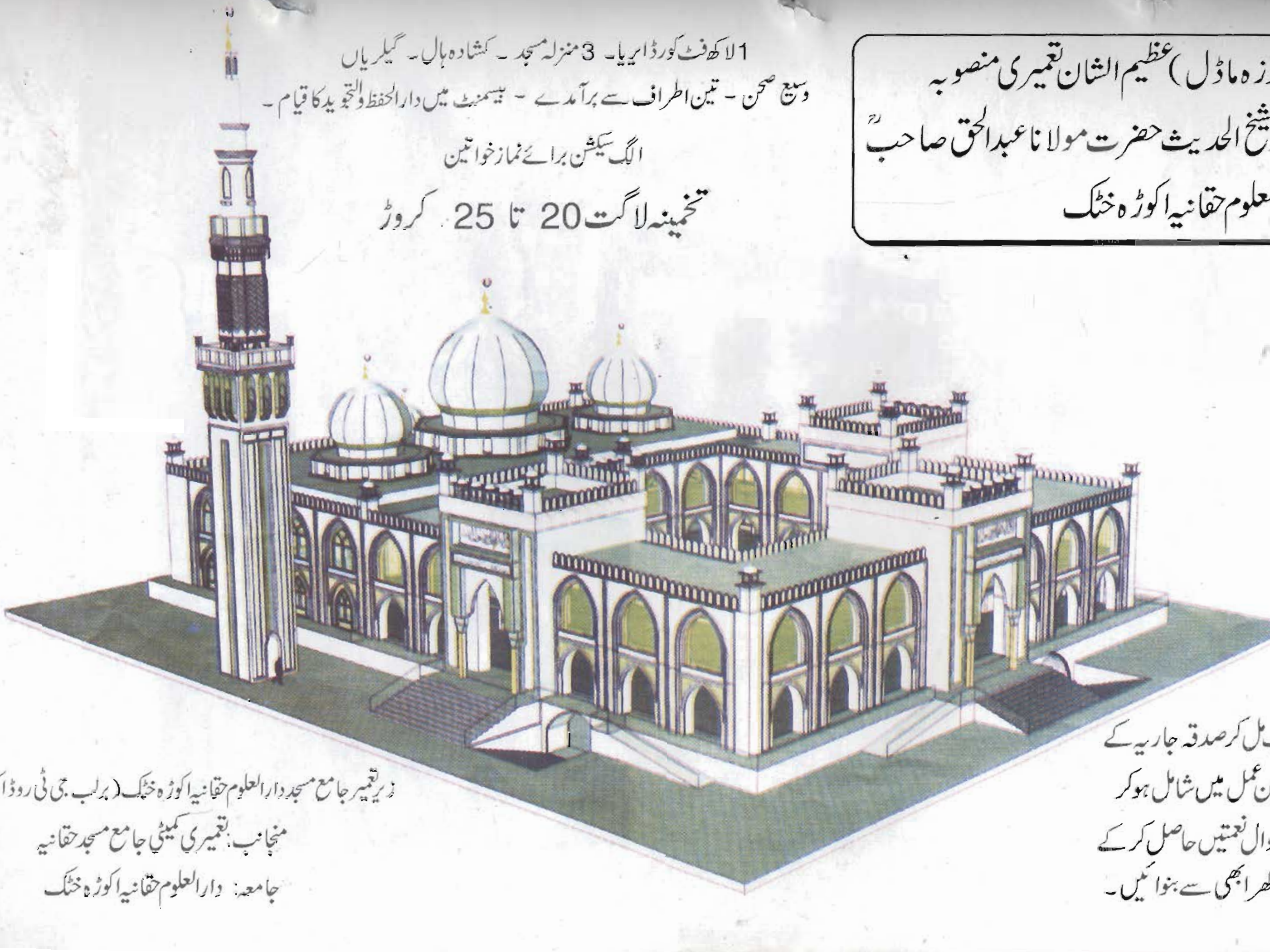

زیر تعمیر جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (برلب جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک)
منجانب: تعمیری کمیٹی جامع مسجد حقانیہ
جامعہ: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

آئیں ہم سب مل کر صدقہ جاریہ کے
اس عظیم الشان عمل میں شامل ہو کر
آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کر کے
جنت میں اپنا گھر ابھی سے بنوائیں۔